ی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یارسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

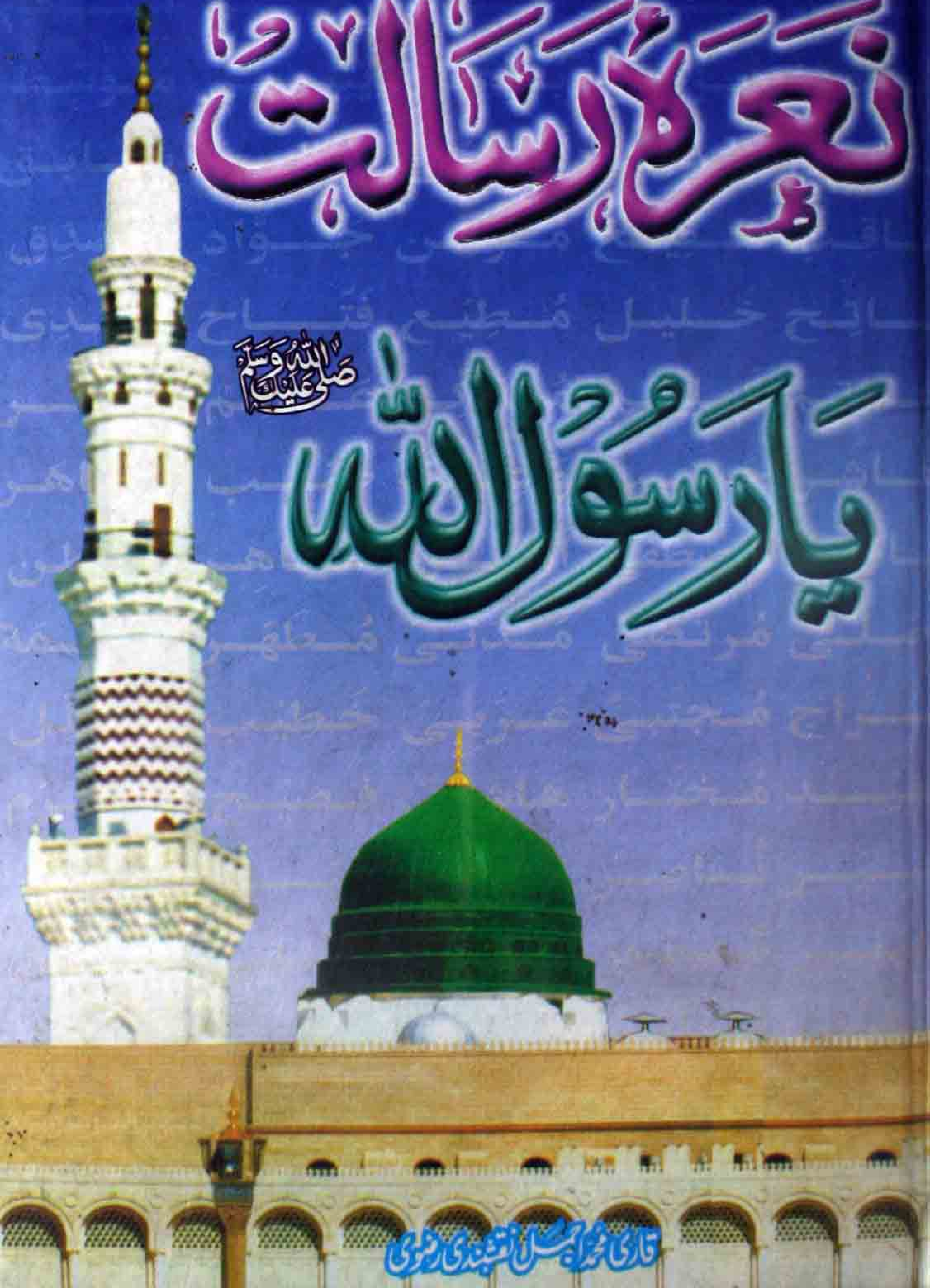

قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

نعرۂ رسالت

خادم اہلسنت قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی

ظیم اینڈ سنز پبلشرز بک سیلرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 7231806

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

2003ء

محمد عظیم بٹ نے سائبر پریس سے

چھپوا کر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور سے شائع کی۔

100 روپے

فہرست

تقریظ	فقیہ ابونعمن پیرزادہ محمد اکرم رضا	۹
تقریظ	سید محمد عرفان مشہدی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان بھکی شریف	۱۱
تقریظ	فقیہ باب غوثیہ محمد افضل قادری	۱۵
دعائیہ کلمات		۱۶
تقریظ	حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی نقشبندی سیفی	۲۱
تقریظ	حافظ نذیر حسین نقشبندی	۲۲
تقریظ	ابوفضل محمد صدیق قادری رضوی آف ڈسکہ	۲۳
تقریظ	سید شمس الدین بخاری مہروی	۲۴
الاہداء		۲۶
نذرِ عقیدت		۲۶
حرف اعتراف		۲۸
نعت رسول مقبول	مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فاضل	۳۰
نعت رسول مقبول	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	۳۱
ترانہ اہل سنت		۳۲
نعرہ رسالتؐ	قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی	۳۴
چیلنج		۴۱
حضرت عثمان بن حنیف کا عقیدہ		۴۴
حوالہ جات		۴۵
دیگر حوالہ جات		۴۶
اہل سنت و جماعت کا عقیدہ		۵۲
حاشیہ ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی		۵۳
تفسیر جلالین		۵۳
تفسیر جمل		۵۳

marfat.com

تفسیر بیضاوی	۵۳
تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی	۵۳
تفسیر جامع البیان	۵۴
صاحب تفسیر صاوی کی تشریح	۵۴
بحث النداء	۵۵
ضروری ابحاث	۵۶
فائدہ	۵۶
ندا کے منکرین کی تردید	۵۷
اولیاء سے استمداد کی دلیل از حدیث	۵۷
ملاعلی قاریؒ حرز ثمین میں رقم طراز ہیں	۵۸
فائدہ	۵۸
علامہ تفتازانی شرح عقائد	۵۹
امام ابوصیری قصیدہ بردہ شریف	۶۱
حضرت نابغہ جعدی	۶۱
امام زین العابدین	۶۲
مولانا جامی کی ندا	۶۲
امام اعظم ابوحنیفہ کی ندا	۶۳
حضرت بلالؓ کی ندا	۶۳
صحابی رسولؐ نے تکلیف میں پکارا	۶۴
حضرت خالد بن ولید کی ندا	۶۵
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے کو کہا	۶۶
مسیلمۃ الکذاب کی جنگ میں	۶۶
حضرت علیؓ کا فرمان	۶۷
کوئی چیز گم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے امداد	۶۸
نماز میں حضور اکرمؐ کو خاطب کرنا	۶۹

marfat.com

تعارف شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ غیر مقلدین کی نظر میں	۷۲
حضرت علقمہؓ کی ندا گھر میں داخل ہوتے وقت	۷۴
شفا شریف بے نظیر ہونے کی تصدیق غیر مقلدین کی نظر میں	۷۴
شاہ عبدالعزیز محدث کا بیان	۷۵
امام غزالی کا بیان	۷۷
نواب صدیق حسن خان بھوپالی کا بیان	۷۷
اعینوا نی یا عباد اللہ	۷۸
سبق	۷۹
السلام علیک ایہا النبی	۸۰
شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی کا بیان	۸۱
حضرت عیسیٰ کا یا محمدؐ پکارنا	۸۳
اللہ تعالیٰ کے فرشتے کا یا محمدؐ پکارنا	۸۵
محدث سیوطی اور ابن جوزی	۸۵
تعارف محدث سیوطی اور ابن جوزی دیوبندیوں کی زبانی	۸۶
مدینہ منورہ کے لوگوں کا یا محمدؐ یا رسولؐ اللہ کے نعرے لگانا	۸۸
محدث سخاویؒ کا بیان	۸۹
تعارف محدث سخاویؒ	۹۰
حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں قبر شریف سے توسل وندا	۹۸
حدیث پر بحث	۱۰۰
اہم نکات	۱۰۹
حضرت ابن عمرؓ کا طریقہ کار	۱۱۴

marfat.com

حضرت بلال بن حارثؓ کا طریقہ	۱۱۵
حضرت صفیہ کی ندا	۱۱۶
امام غزالی حجۃ الاسلام کا عقیدہ	۱۱۶
علامہ ابن تیمیہ کا عقیدہ یا ایہا النبی پکارنا	۱۱۷
مفسر قرآن محمد اسماعیل حقیؒ کا بیان	۱۱۸
ہرنی نے مشکل میں یا رسول اللہ پکارا	۱۱۸
شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ قصیدہ اطیب النعم میں فرماتے ہیں	۱۲۲
ندائے یا محمدؐ کا جواز اور بحث ونظر	۱۲۵
انبیاءؑ کا رسول اللہؐ یا محمد کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا	۱۴۲
ابن قیم اور قاضی سلیمان منصور پوری	۱۴۷
ابن قیم و قاضی سلیمان کا مرتبہ غیر مقلدین کے نزدیک	۱۴۷
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا بیان	۱۴۸
حضرت زینبؓ کی ندا	۱۵۰
حضرت امام زین العابدینؒ کی ندا	۱۵۱
حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ندا	۱۵۲
امام بوصیریؒ کی ندا	۱۵۳
حضرت مولانا شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی ندا	۱۵۳
شاہ عبد العزیزؒ کا نظریہ	۱۵۴
شاہ عبد العزیزؒ محدث دہلوی کی ندا	۱۵۵
حضرت مولانا شاہ عبد الحقؒ کی ندا	۱۵۵
مولوی محمد قاسم نانوتوی کی ندا	۱۵۶
مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی ندا	۱۵۶
اشرف علی تھانوی کا نظریہ	۱۵۷

marfat.com

نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کی ندا	۱۵۷
حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ کا نظریہ	۱۵۸
مولوی سرفراز گھکھڑوی دیوبندی کا اعتراف	۱۵۹
نداو توسل بعد از وصال کے متعلق	۱۶۰
غیر مقلد عالم وحید الزمان کا نظریہ	
ندائے یا محمدؐ اور توسل میں علماء دیوبند کا موقف	۱۶۴
سید المفسرین عبداللہ بن عباسؓ اور امام فخر الدین رازی کا عقیدہ	۱۷۴
درخت نے یارسول اللہؐ پکارا	۱۷۴
حضرت علامہ امام ابن حجر عسقلانی کی ندا	۱۷۶
حسین احمد مدنی کا نظریہ	۱۷۶
مولوی محمد زکریا کا نظریہ	۱۷۶
ولادت با سعادت سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے یارسول اللہؐ کو پکارا	۱۷۷
اونٹ نے یارسول اللہؐ پکارا	۱۸۳
شیر خوار بچے کی ندا	۱۸۵
اعرابی کی ندا اور عدل رسالتؐ	۱۸۷
دریا بردلڑکی زندہ ندا یارسول اللہؐ	۱۸۸
میت نے یارسول اللہؐ پکارا	۱۸۹
فاطمہ بنت اسد نے فوتگی کے بعد یارسول اللہؐ پکارا	۱۹۰
درود پاک کی برکت	۱۹۵
یاایہاالنبیؐ کا وظیفہ	۱۹۹
دلائل الخیرات میں ندا کے اشعار	۲۰۱
دلائل الخیرات علماء دیوبند وہابیوں کے نزدیک	۲۰۲
اشرف علی تھانوی کا نظریہ	۲۰۳

marfat.com

مولوی اشرف علی تھانوی اور ندا	۲۰۳
درس ہدایت	۲۰۶
مردوں کو پکارنا	۲۰۶
دلائل الخیرات کو جلانا' مزارات کی جگہ بیت الخلاء بنانا' اذان کے بعد درود شریف پڑھنے والے کو قتل کرنا	۲۰۷
محمد بن الوہاب نجدیؒ کا خود اعتراف	۲۰۸
محمد بن عبدالوہاب نجدی کون تھا؟	۲۰۹
کیا محمد بن عبدالوہابؒ کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں؟	۲۱۱
وہابی فتنہ کے متعلق مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا بیان	۲۱۲
اذان میں حضورؐ کا نام سن کر انگوٹھے چومنا اور یارسولؐ کہنا	۲۱۲
شرح نقایہ	۲۱۴
ندا یارسول اللہؐ پر اعتراضات و جواب	۲۱۵
ندائے یارسول اللہؐ ندائے یارسول اللہؐ کا منفی پہلو	۲۲۹
ندائے یارسول اللہؐ کا اثباتی پہلو	۲۳۰
علماء دیوبند سے چند سوالات	۲۳۲
حفظ الایمان کا سرسری تنقیدی جائزہ	۲۳۳
پہلی تاویل	۲۳۳
دوسری تاویل	۲۳۵
حب مصطفیٰؐ	۲۳۶
معیار محبت	۲۴۱
ماخذ	۲۴۸

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

العبد الفقیر پیرزاده محمد اکرم رضا فاضل جامعة صدام للعلوم الاسلامیة عراق فاضل جامعة مستنصریة بغداد عراق درست هذا کتاب مسمی به حتف رسالة یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم من بعض الاقتباسات ووجدت فیه دلائل کثیرة من کتب المشاهیره و مزین بالعلم المولف قاری علامه محمد اجمل نقشبندی رضوی واقول هذا کتاب من اعظم الکتب فی موضوع هذا وسیکون مفید للعامة الناس وخاصة للطلاب دینیة فی المدارس العربیة

فقیر ابو نعیمن پیرزاده محمد اکرم رضا

٢٠-٦-٢٠٠٢

marfat.com

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على من كان نبيا و آدم بين الماء الطين وعلىٰ آله وصحبه وحزبه وعترته اجمعين اما بعد حتف رسالة "يا رسول الله" صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم من بعض الاقتباسات فوجدته اجل برهان ساطع و اقوى حسام قاطع لظهور المتحر دين و ادل دليل راغما انوف الملحدين وكل ما جاء به المولف الفاضل قارى محمد اجمل نقشبندى رضوى المنقد المميز فى هذالكتاب من النصوص فهو حق وصدق صارم جج اللصوص ومن ناظر المولف المنيف فى جميع ما كتبه فهو لحجوج ومرقوع لما لا مزير عليه وجزى الله المصنفٌ وان يجعل سعيه مشكوراً وينتفع العياد به نفعا كثيراً وان يكون تاليفه المبارك ذخيرة للمغفرة من الله وتعالىٰ ليوالحسنات جز الله تعالىٰ احسن الخير

marfat.com

شہنشاہ خطابت ضیغم اسلام پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی
آف بھکی شریف

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی کی تصنیف ''نعرہ رسالت'' کو چیدہ مقامات سے ملاحظہ کیا۔ عوام اہل اسلام کے لیے بہت مفید ہے۔ خواص کے لیے بھی باعث سرور ہے۔ انشاءاللہ اللہ جل شانہ کرے زور قلم اور زیادہ

راقم

سید محمد عرفان مشہدی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

بھکی شریف

marfat.com

تقریظ

مجاہد ملت' نازش اہل سنت

حضرت علامہ الحاج پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ العالیٰ
مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

توحید کو اگرچہ درجہ میں رسالت سمیت تمام عقائد اسلامیہ پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ لیکن رسالت کو توحید سمیت تمام عقائد واحکام اسلامیہ کے لیے دلیل کی حیثیت حاصل ہے۔

شرع شریف میں ''رسالت'' لغوی معنی کے اعتبار سے محض سفارت اور پیغام رسانی کا نام نہیں' بلکہ مخلوقات میں سب سے قوی اور بلند ترین منصب اور

marfat.com

بے شمار فضائل و کمالات کا نام ہے اور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے وہ ممتاز رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف تمام انبیاء و رسل کی عظمتوں اور فضیلتوں کا مجموعہ بنا دیا ہے بلکہ اس پر مستزاد بے شمار امتیازی شانیں عطا فرمائی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات رسالت میں سے ایک شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اقویٰ نورانیت اور ایسی اعلیٰ روحانیت عطا فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری کائنات کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور اپنی امت کے ایک ایک عمل بلکہ دل کے مخفی ارادوں سے بھی واقف اور باخبر ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''انا ارسلناک شاھدا'' (''القران'' سورہ فتح ۸ پارہ ۲۶)

''ہم نے آپ کو شاہد (کائنات کا مشاہدہ کرنے والا یعنی حاضر و ناظر) بنا کر بھیجا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

''النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم'' (''القرآن' سورہ احزاب ۶' پارہ:۲۱

''یہ نبی مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اور ارشاد نبوی ہے:

''ان اللہ تعالیٰ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والیٰ ماھو کائن

marfat.com

فیھا الیٰ یوم القیامة کانی انظر الیٰ کفی ھذہ" (طبرانی)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات کو میرے سامنے رکھ دیا ہے تو میں کائنات اور کائنات میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے' کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ نماز میں دنیا بھر کے مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر "السلام علیک ایہا النبی" کے الفاظ سے سلام عرض کرتے ہیں اور عہد نبوی و دور صحابہ سے لے کر آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی کے اظہار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد حاصل کرنے کی غرض سے نعرہ رسالت (یا رسول اللہ) امت کا معمول ہے۔

دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف سب سے خطرناک سازش یہ کی کہ مقامات رسالت کی نفی اور انکار پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا' تا کہ مقام مصطفیٰ کو لوگوں کی نگاہوں میں حقیر سے حقیر کر کے "آیۃ اللہ الکبریٰ" اور "دلیل اسلام" کو کمزور سے کمزور کر دیا جائے۔ چنانچہ نجدی وہابی گروہ جسے مقامات رسالت کی نفی کے لیے ہی پیدا کیا گیا تھا' نے دیگر مقامات رسالت کے انکار و نفی کے ساتھ ساتھ حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حاضر و ناظر کا بھی انکار کیا اور اس انگریزی عقیدہ کے ضمن میں نعرہ رسالت کا نہ صرف انکار کیا بلکہ صحابہ کرام اور امت مسلمہ کے اس مبارک و مسنون نعرہ کو کفر و شرک سے تعبیر کیا۔

میں فاضل نوجوان حضرت مولانا قاری محمد اجمل نقشبندی کو خراج تحسین پیش

marfat.com

کرتا ہوں کہ انہوں نے نعرہ رسالت کے اثبات کے لیے یہ کتاب تصنیف کر کے عقیدہ نبوت و رسالت کی شاندار خدمت انجام دی ہے' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مبارک فرمائے - آمین!

بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل التحیۃ والتسلیم

فقیر باب غوثیہ: محمد افضل قادری

امیر عالمی تنظیم اہل سنت و خادم جامعہ قادریہ عالمیہ

marfat.com

دعائیہ کلمات

حضور قبلہ عالم پیر طریقت' رہبر شریعت' حضرت پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ) کی پرسوز دعا جو آپ نے فرمائی۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وبارک وسلم وصل علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ ملآئکتک المقربین و علیٰ عبادک الصالحین وعلیٰ اھل طاعتک اجمعین و رحمنا معھم برحمتک یا ارحم الرحمین ٥ اللھم یا رب بجاہ نبیک المصطفی وحبیبک المرتضٰی طھر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتک ومحبتک وامتنا علیٰ السنة والجماعة والشوق الیٰ لقائک یا ذالجلال والاکرام

ترجمہ: یا اللہ رحمتیں اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما تمام نبیوں و رسولوں پر' مقرب فرشتوں پر' نیک بندوں پر اور تمام تابع فرمان بندوں پر اور اے سب سے زیادہ رحم

marfat.com

فرمانے والے ان تمام کے ساتھ ہم پر بھی اپنی تمام رحمتیں نازل فرما۔ (آمین)

اے اللہ، ہمارے پروردگار! اپنے برگزیدہ اور پسندیدہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمارے دلوں کو ان تمام کاموں سے پاک کر دے جو تیرے دیدار اور محبت سے دور کرنے والے ہیں اور اے جلال و عزت والے پروردگار! ہمیں عقیدہ اہل سنت و جماعت پر اپنی ملاقات کے شوق سے لبریز دل کے ساتھ وفات دے۔

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسولؐ　　　　بدر دِ محمدؐ مرا کن قبول

اے خدائے پاک! ہمیں رسول پاک کی ذات کا شوق عطا فرما اور آپ کے صدقے ہمیں قبول فرما۔

شب و روز در عشق حضرت بدار　　　　ہمہ عمر در وصل احمد گزار

دن رات ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مشغول رکھ اور ہمیں تمام عمر آپ کی قربت نصیب فرما۔

نداریم غیر از تو فریاد رس　　　　توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

ہماری فریاد کو سننے والا آپ کی ذات پاک کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے صرف اور صرف آپ ہی ہمارے قصور معاف فرمانے والے ہیں۔

نگہدار مارا ز راہ خطا　　　　خطا در گزار و صوابم نما

غلط راستے پر چلنے سے ہماری حفاظت فرما اور ہماری غلطیوں کو معاف فرما کر ہمیں نیک اجر عطا فرما۔

marfat.com

اے خاصہء خاصان رسل وقت دعا ہے   امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اے تمام نبیوں سے برگزیدہ اور جید رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دعا کرنے کا وقت ہے۔ آپ کی امت پر عجیب وقت آ گیا ہے۔

زمہجوری برآمد جان عالم   ترحم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترحم

آپ کی جدائی میں دنیا کی جاں نکل رہی ہے، رحم فرمائیں۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر رحم فرمائیں۔

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے   کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

آپ رحمت حق کا بادل ہیں، ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ کبھی کبھی ہم پیاسوں پر برسیں۔

ہمہ انبیاء در پناہ تو اند   مقیم در بارگاہ تو اند

تمام کے تمام نبی آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ کے دربار میں حاضر ہیں

تو مہر منیری ہمہ اختر اند   تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند

آپ سب کو روشن کرنے والے چاند اور تمام انبیاء ستارے ہیں۔ آپ خدا کی خدائی کے شہنشاہ ہیں اور باقی سب آپ کے غلام ہیں۔

وکل ولی لہٗ قدم ؐوانی   علیٰ قدم النبی بدر الکمال

یہ قصیدہ غوثیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر ولی کسی نہ کسی کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور میں براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پر چل رہا ہوں۔

marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا　　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں جو تمام دنیا کو فیض پہنچا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے مظہر ہیں' نامکمل سالکوں کے رہنما اور مکمل سالکوں کے لیے بھی راہنما ہیں۔

وز برائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی　　　آنکہ چوں خضر است پیر کامل مرد جلی

اور حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل کے صدقے میں جو حضرت خضر علیہ السلام کی مانند کامل پیر اور بڑے بزرگ ہیں۔

وز برائے حضرت شیر محمد بدر عید　　　آنکہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں جو عید کا چاند ہیں' کہ جس کو بھی دیکھتے ہیں' اپنی محبت بھری نظر سے گھائل کر دیتے ہیں۔

وز برائے حضرت خواجہ ما سید محمد اسماعیل شاہ　　　در دو عالم ہست ذات پاک او ما را پناہ

اور حضرت خواجہ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں کہ دونوں جہاں میں ان کی ذات پاک ہے جو ہم کو پناہ دینے والی ہے۔

نور چشم مصطفیٰ و سید عالی مقام　　　می نوازد خلق را از لطف خاص و فیض عام

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور چشم اور اونچے مرتبے کے سردار ہیں اور مخلوق کو خاص الخاص مہربانی اور فیض عام سے مستفید فرماتے ہیں۔

ظاہر باطن ہو برائے خدا　　　چاہیں خدا سے نہ سوائے خدا

ہمارا ظاہر و باطن خدا کے لیے ہو اور ہم خدا کی ذات کے علاوہ کچھ نہیں

marfat.com

چاہتے۔

دیدہ بینا ہو ہر اک موئے تن　　محو تجلی رہے روح و بدن

ہماری روح اور ہمارا جسم ہر بال کے ذریعے اس تجلی کے دیدار میں مشغول ہو

اے مرے مولا مرے والی ولی　　کر عطا مجھ کو بہ طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جو مسلمان بھائی ہیں میرے　　ان کو بھی تو اپنے فضل سے رتبہ دے

صلوات الله وملئكه وانبيآء ورسله وحملة عرشه وجميع امته علىٰ سيدنا ومولانا وشفيعنا وحبيبنا محمد وعلىٰ اله اصحابه وازواجه واهل بيته وعترته وعشيرته اجمعين وعترته برحمتك يا ارحم الرحمين٥

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کے رسولوں اور اس کے عرش کے اٹھانے والوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے صلوٰۃ و سلام ہوں ہمارے سردار، مولا اور شفیع و حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہ اور ازواج اور آپ کے اہل بیت اور آپ کے جمیع خاندان اور آپ کی اولاد پر۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! تیری رحمت کے سبب ہی نجات ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن والحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی نقشبندی سیفی صاحب

تقریظ:

بندہ ناچیز غلام فرید رضوی سیفی ہزاروی سعیدی نے آج حضرت مولانا قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی کی کتاب نعرہ رسالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مقامات سے پڑھا- باوجود اس کے کہ آنکھوں پر بوجھ محسوس کر رہا تھا اور باوجود عدیم الفرصت ہونے مولانا کی حوصلہ افزائی کی خاطر اور دل شکنی سے بچنے کی خاطر ماشہ حوالہ جات کا بے بہا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے- عوام الناس اور طلباء کرام کے لیے نہایت مفید ہے-

بندہ کی دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کے علم و عمل میں مزید برکت فرمائے اور اس کتاب کو قارئین کے لیے باعث ہدایت اور مصنف کے لیے باعث نجات بنائے- آمین

یا رب العالمین بجاہ حبیبہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین

غلام فرید جامعہ فاروقیہ فاروق گنج، گوجرانوالہ

۲۰۰۲-۱-۲۵

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ العلماء حضرت جناب مولانا حافظ نذیر حسین نقشبندی صاحب آف سیالکوٹ

تقریظ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمدہ تعالیٰ میں نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اس موضوع پر اس سے قبل اتنی دقیق کتاب مطالعہ سے نہیں گزری۔ جناب قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی صاحب نے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لیے جو عرق ریزی کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔

اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کا صدقہ اس میدان میں مزید کام کرنے کی توفیق دے۔

آمین بجاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ نذیر حسین نقشبندی

مدرس دار العلوم جامعہ حنفیہ

دو دروازہ سیالکوٹ

marfat.com

عالم بے نظیر استاذ العلماء پاسبان مسلک رضا
ابو فضل محمد صدیق قادری رضوی صاحب آف ڈسکہ

تقریظ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' نصلی علیٰ رسولہ الکریم' میں نے اس کتاب کو جو کہ نعرہ رسالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دلائل نقلیہ سے مزین ہے نیز معاندین کے شکوک و شبہات کا جواب شافی' کافی دیا گیا ہے۔ نہایت مفید پایا اور بالاستیعاب منظر نظر سے گزارا۔ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولف عزیز کو مزید خدمت دین کرنے کی توفیق رفیق عنایت فرما کر ذریعہ نجات دارین فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اللہ بس باقی ہوس دنیا روزہ چند

فقیر ابوالفضل محمد صدیق قادری رضوی امام مرکزی جامع نور مسجد اہل سنت وجماعت مدرس مرکزی دار العلوم جامعہ نقشبندیہ مجددیہ رضویہ' جماعتیہ کالج روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

marfat.com

فقیہہ عصر عاشق رسول امیر اہل سنت

پیر سید شمس الدین بخاری مہروی صاحب آف لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اپنے ان بندوں پر جنہیں اپنی وحدانیت' یکتائی' ربوبیت' صمدیت اور عبودیت کا قائل بنایا اور اپنے حبیب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر دل سے ایمان لانے کی سعادت نصیب فرمائی۔

وہ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اپنی الوہیت' ربوبیت' سموحیت' قدوسیت' رحمانیت رحیمیت' غرضیکہ اپنی ذات وصفات کے لیے برحان بنا کر بھیجا۔ اپنی ذات وصفات کا مظہر کامل بنایا۔ اسی لیے ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ ان کی بیعت کو اپنی بیعت ان کی رمی کو اپنی رمی ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت ان کے نطق کو اپنا نطق ان کی محبت کو اپنی محبت ان کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔ جن کو ''رحمتہ للعالمین'' کی صفت عظمیٰ عطا فرمائی رحمتہ اللعالمین ہونا متقاضی ہے۔ ان صفات کا کہ وہ زندہ ہو اور اول الخلق بھی ہو اور حاضر وناظر بھی' وہ غیب دان بھی ہو اور مختار کل بھی' وہ فریاد رس بھی ہو اور مشکل کشا بھی۔ جب ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ وبارک وسلم رحمتہ للعالمین ہیں تو ماننا پڑے گا۔ آپ ان تمام صفات سے متصف ہیں۔

marfat.com

جب یہ ثابت ہو گیا کہ آپ تمام مذکورہ صفات سے متصف ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم اور عطا سے متصف ہیں۔ جب یہ شان و عظمت حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت ہے تو پھر کوئی جاہل ہی آپ کی بارگاہ میں استغاثہ اور نداء کا منکر ہو سکتا ہے۔ قلب سلیم والد تو لازماً اس پاک عقیدہ کا قائل ہی ہوگا۔

فاضل نوجوان حضرت علامہ قاری محمد اجمل صاحب نقشبندی رضوی نے اس پرفتن دور کے تقاضے کے مطابق بڑی محنت اور کوشش سے ''نعرہ رسالت'' کے موضوع پر انتہائی تفصیل و توضیح کے ساتھ یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ بندہ کو مختلف مقامات کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ دل کی گہرائیوں سے بارگاہ لم یزل میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمتوں کا صدقہ قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

اور اپنے شیخ کامل جگر گوشہ گنج کرم مخدوم اہل سنت محسن ملت پیر طریقت منبع ولایت السید میر طیب علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کے زیر سایہ مزید مسلک حق اہل سنت و جماعت کی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اور اس کتاب کو صحیح العقیدہ اہل سنت کو اپنے مسلک حق پر استقامت اور منکرین کے لیے ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ادنیٰ خادم عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سید شمس الدین بخاری مہروی

امیر جماعت اہل سنت پاکستان ضلع لاہور

marfat.com

اَلاِھْدَاء

تاجدار دو جہاں، سید کون و مکاں، حضور سید المرسلین
امام اولین و آخرین، مالک کوثر، قسیم جنت
صاحب تاج و معراج، شہریار مملکت حسن و جمال
آئینہ حق نما، مظہر ذات خدا، سرور انبیاء، حبیب کبریا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نذر عقیدت

بحضور مرشد حقانی، عکس میاں صاحب شیر ربانی، معدن انوار مخزن اسرار شمس العارفین، سراج السالکین، پیر طریقت، رہبر شریعت، سیدنا و مرشدنا حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف حضرت کرمانوالے
جن کی نگاہ فیض نے ہزاروں قلوب کو حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متاع بے کراں بخشی۔

پیر طریقت، رہبر شریعت، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین
سیدی و مرشدی و مولائی
حضرت پیر سید طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم عالیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ)
جن کی نگاہ فیض نے ہزاروں قلوب میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا

marfat.com

گر قبول افتد زہے عزو شرف

گدائے کوچہ کرامانوالہ شریف

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر نائب محدث اعظم

مولانا الحاج ابو محمد محمد عبد الرشید حنفی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

آف سمندری

شیخ القرآن والتفسیر، مبلغ اسلام حضرت علامہ

مفتی محمد اشرف قادری صاحب محدث نیک آبادی

دارالافتاء ضلع گجرات

استاذ العلماء، پاسبان مذہب حق اہل سنت و جماعت

حضرت علامہ حافظ محمد خان چشتی صاحب ایم اے علوم اسلامیہ گوہد پور،

سیالکوٹ

marfat.com

حرف اعتراف

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
حضورؐ کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ بندہ ناچیز جس کی معاشرے میں کوئی عزت نہ تھی جسے کوئی پہچانتا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے گندگی سے اٹھا کر اچھی جگہ رکھ دیا- پھر خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے، قرآن حکیم اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بکھرے ہوئے بے شمار جواہرات میں سے علم کے چند موتی اٹھا کر میری جھولی میں ڈال دیئے-

میں کیا ہوں؟ میری حقیقت کیا ہے؟ میں کچھ بھی نہیں-

حیرت میں مبتلا ہوں کہ میرے سینے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیکھنے کے لیے کیسے چن لیا-

سوچ و وچار کے بعد ایک ہی خیال ذہن میں یقین بن کر ابھرتا ہے کہ یہ سب کچھ

میرے والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے
میرے والد گرامی کی آرزوؤں کا ثمر ہے
میری والدہ معظمہ کی تمناؤں کا پھل

marfat.com

اور میرے پیر و مرشد کی نگاہ کرم ہے (دامت برکاتہم)

جو مجھے مل رہا ہے اور یہ میرے کریم والدین کی تربیت کا اثر ہے اور کرم نوازی ہے۔ مجھے بچپن سے علماء کرام' استاذہ کرام' اولیاء کرام عظام' نیک بندوں' پیروں' فقیروں کے پاس بیٹھنے اور ان کی خدمت کرنے کا شوق تھا۔ وہ گھڑی کتنی سہانی تھی جب ان حضرات نے مجھ جیسے حقیر پتھر کو تراش کر نگینہ بنایا۔

یہ سب ان کا کرم ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور نبی اکرم شفیع معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیض ہے۔

سب کچھ ادب سے ملتا ہے مگر میں تو ادب کا حق بھی ادا نہ کر سکا۔ بس یہی کہہ سکتا ہوں برتن اپنا ہے خیرات **کسی** کی ہے۔ دامن اپنا ہے سوغات کسی کی ہے۔ جھولی اپنی ہے پھل کسی اور نے ڈال دیا۔ شمع اپنی تھی روشنی کوئی اور دے گیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے زندگی ادب والی' احترام و عقیدت والی عطا فرمائے۔

تاکہ میں اولیاء عظام و اساتذہ کے انوار و تجلیات کو حاصل کرتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے ہر استاد پر نظر کرم فرمائے جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا۔ آمین

دعا کا طلبگار

قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی

marfat.com

نعت رسول مقبولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فضو
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
سورج سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی
اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی
اک ساعت میں دہل جائیں گنہگاروں کے جرم
جوش پر آ جائے رحمت رسول اللہ کی
اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فاضل (علیہ الرحمتہ)

marfat.com

نعت رسول مقبولؐ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم' وسیلہ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارے پہ لگاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں نا قابل واں کے پر امید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

marfat.com

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمتہ از کلیات امدادیہ گلزار معرفت ص ۴)

ترانہ اہل سنت

نبیؐ کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پہ چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یا رسول اللہ
عاشق ہیں جو پاک نبی کے ان کو لے کر ساتھ چلو
پیارے آقا کے متوالو ہاتھ میں ڈالے ہاتھ چلو
حب نبی کے ہر دل میں تم جا کر دیپ جلاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یا رسول اللہ
قریہ قریہ بستی بستی ذکر نبی کا عام کرو
نبی کی عظمت کے گن گاؤ ورد یہ صبح و شام کرو
نبی کا جھنڈا اونچا رہے گا نعرہ یہی لگاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یا رسول اللہ

marfat.com

دشمن ہیں جو دین نبی کے ان کو مار کے دور کرو
صنم کدے از موں فرقوں کے سارے چکنا چور کرو
تعلیمات مصطفوی کے یارو نور پھیلاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یا رسول اللہ
چھوڑو رنگ برنگے جھنڈے تھام لو گنبد والا
ہم سب پر راضی ہو جائے گا پیاری زلفوں والا
اس جھنڈے کے سائے تلے تم مل کر قدم بڑھاؤ
نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا گھر گھر پر لہراؤ پکارو یا رسول اللہ
ابن علی نے کرب و بلا میں تم کو یہ پیغام دیا
یاد رکھو پیارے آقا نے تم کو پاک نظام دیا
توڑ دو طاغوتی قوت کو ظلم کے ایواں ڈھاؤ

marfat.com

نعرہ رسالت

الحمد لله الذی کفیٰ وسلام علیٰ خیر الوریٰ عباده الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الوریٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صدر العلیٰ نور الهدیٰ کهف الوریٰ دافع البلاء والوباء منبع الجودِ والعطاءِ عالم الارض والسماء خاتم الانبیاء الذی کان نبیاً و ادم بین الطین والماء وعلیٰ اله واصحابه وازواجه وبنته وذریته و اولیاء امته ذوی الدرجات والعلیٰ اما بعد—

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیمo بسم الله الرحمن الرحیمo اهد نا الصراط المستقیم o صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضآلینo

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سرور کائنات' مفخر موجودات' باعث تخلیق کائنات منبع برکات' اصل کائنات' روح کائنات' جان کائنات' مبداء کائنات' وجہ کائنات' صدر

marfat.com

بزم کائنات، حضور پرنور نور علیٰ نور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی امت سے پیدا فرمایا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اہل سنت و جماعت بنا دیا ہے کہ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسی مسلک پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

مادیت کے اس دور میں کم فہموں کی طرف سے ہر اس نیک کام پر جس میں عشق رسول واحترام مصطفیٰ علیک الصلوٰۃ والسلام کا رنگ ہو۔ محض اپنی جہالت اور بغض باطن کی وجہ سے شرک و بدعت کا فتویٰ لگایا جا رہا ہے اور امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روکنے کے درپے ہیں۔ ان کی بدعقیدگی کی انتہا ہے کہ ان کے ناپاک کان آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سننے سے عاری ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ ''نعرہ رسالت'' علیک الصلوٰۃ والسلام پر شرک و بدعت کا فتویٰ لگا کر اسے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں۔

حالانکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے۔ کتب احادیث اور تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر ''نعرہ رسالت'' علیک الصلوٰۃ والسلام بدعت ہے تو بھیئت کذائیہ نعرہ تکبیر بھی بدعت ہے۔ کیونکہ زمانہ نبوی علیک الصلوٰۃ والسلام میں تو کجا بلکہ حضور پرنور نور علی نور کی ظاہری حیات کے صدیوں بعد تک اس نعرہ کا کہیں پتہ تک نہیں چلتا کہ کسی مقرر کی تقریر، معزز شخصیت کی آمد یا دوسرے معاملات کے وقت ایک شخص زور سے ''نعرہ تکبیر'' پکارے اور دوسرے

marfat.com

اس کے جواب میں ''اللہ اکبر'' عزوجل کہیں۔

البتہ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم علیک الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیات کے بعد کے زمانہ میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ کسی خوش کن امر یا حیران کن بات یا عظمت الٰہی عزوجل پر دال فعل دیکھ کر یا سن کر حضور اکرم آمنہ کے لال پیکر حسن جمال علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''اللہ اکبر'' فرماتے۔

اکثر تو سامعین میں سے کوئی بھی ''اللہ اکبر'' عزوجل نہ کہتا۔ ہاں البتہ شاذ ونادر ہی ایک دو صحابی ''اللہ اکبر'' عزوجل کہہ دیتے۔ لیکن وہ بھی زوردار آواز سے نہیں بلکہ عام آواز سے تو نعرہ تکبیر میں درج ذیل بدعات ثابت ہوئیں۔

اسے نعرہ تکبری سے تعبیر کرنا' جب کوئی نعرہ تکبیر کہے تو دوسروں کا ''اللہ اکبر'' عزوجل کہنا۔ نعرہ تکبیر کہنے والے کا چلا کر کہنا۔ جواب دینے والوں کا چلا کر کہنا۔ تقاریر کے درمیان وقفوں میں یہ نعرہ لگانا۔ معززین کے استقبال میں یہ نعرہ بلند کرنا۔

جب اتنی بدعات کے باوجود نعرہ تکبیر بدعت نہیں تو ''نعرہ رسالت'' علیک الصلوٰۃ والسلام یا دوسرے نعروں پر شرک و بدعت کا فتویٰ کیوں؟

اسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے اپنے علماء اکرم' مناظر اسلام' مفتیان اعظم کی لکھی ہوئی کتابوں سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ تاکہ ''یارسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام کے منکر اس کو پڑھ کر اپنے غلط اور باطل عقائد کو چھوڑ کر تجدید ایمان کے

marfat.com

بعد مذہب حق اہل سنت و جماعت میں شامل ہوسکیں اور اہل سنت و جماعت کے کہلوانے کے حق دار بن سکیں- دعا کرتا ہوں کہ اے رب دو جہاں مالک ارض و سماءعز وجل اپنے پیارے محبوب سید الانبیاء سید المرسلین علیک الصلوٰۃ والسلام کے صدقے سے اس ہدیہ کو قبول فرما کر ہر مسلمان کے لیے ہدایت بنا دے اور تمام مسلمانوں کو ان مذہبی بہروپیوں سے محفوظ رکھ اور مسلک حق اہلسنت و جماعت پر قائم رکھنے کی توفیق عطا فرما اور بروز محشر حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے- آمین ثم آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ اصحابہ اجمعین

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
جو کرم مجھ پر میرے نبیؐ نے کر دیا

قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحا بک یا حبیب اللہ

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہؐ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے
کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجیے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے

(حدائق بخشش)

ملکی سطح پر ایک ایسا دین دشمن اور گستاخ نبی غیب دان علیک الصلوٰۃ والسلام گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جن کے عمل، قول اور نام نہاد تبلیغ کا دارومدار اور مرکزی نقطہ

marfat.com

ہی یہ ہے کہ لوگ مسجدوں پر ''یارسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام نہ لکھیں- نیز یہ کہ کسی کتاب کے ورق پر' اشتہار پر' گھروں میں' قطعوں پر عشاق سرکار مدینہ سلطان باقرینہ' قرار قلب وسینہ' فیض گنجینہ' صاحب معطر پسینہ' باعث نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینوں پر ''یارسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ دیکھتے ہی اور نوجوانوں کی زبان سے ''یارسول اللہ'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ سنتے ہی وہ اس طرح بھاگتے ہیں جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے-

وہ ان الفاظ کے متعلق بکنا شروع کر دیتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں یہی بدبخت لوگ مسجدوں اور مختلف جگہوں سے ''یا محمد'' یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سے ''یا'' کا حرف مٹاتے ہوئے پکڑے گئے ہیں-

ہم تمام کلمہ گو اہل ایمان کو پکا کرنے اور ناسمجھوں کو سمجھانے کے لیے بتانا چاہتے ہیں کہ ''یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کا مطلقاً انکار کفر ہے کیوں؟

اس لیے کہ ''یا'' حرف قرآن پاک ہے اور ''رسول'' علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حرف قرآن ہے اور قرآن کے کسی ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے-

''رسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام کے حرف پر تو کسی کو اعتراض نہیں یہ کلمے کا جز بھی ہے اور صریحاً قرآن پاک کی ان آیات میں شامل ہیں-

آیت نمبر ا: محمد رسول اللہ والذین معہ (الفتح ۲۹)

آیت نمبر ۲: قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

marfat.com

باقی رہا "یا" کے ساتھ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کرنا تو یہ بھی قرآن پاک سے ثابت ہے- آیات کریمہ ملاحظہ ہوں-

یاایھا النبی انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیراً (الاحزاب نمبر ۴۶)

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (المائدہ نمبر ۶۷)

یا ایھا المزمل (سورۃ المزمل)

یا ایھا المدثر (سورہ المدثر)

لہٰذا "یا" کے الفاظ سے حضور نبی پاک صاحب لولاک علیک الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرنا خدا تعالیٰ کا دستور ہے-

ہاں دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے نام سے پکارا-

یا آدم، یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا یحییٰ، یا عیسیٰ، علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ مگر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیارے پیارے القاب سے ندا فرمائی-

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب
یاایھاالنبی خطاب محمد است علیہم الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

چیلنج

اس کے برعکس منکرین یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام قیامت تک ایک آیت ہی دکھا دیں- جس میں لکھا ہو کہ "یا محمد" یا نبی' یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام نہیں کہنا چاہیے-

بلکہ قرآن کریم نے عام مسلمانوں کو بھی پکارا یا ایھا الذین امنو اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پکارو مگر اچھے القاب سے فرمایا

لا تجعلو دعآء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً (پارہ ۱۸' سورہ نور)

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے-(کنزالایمان)

اس میں حضور انور مقصود کائنات علیک الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے سے نہیں روکا گیا- بلکہ فرمایا گیا ہے اوروں کی طرح نہ پکارو قرآن نے فرمایا- ادعوھم لاباءھم

ان کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارو- اس آیت میں اجازت ہے کہ زید ابن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارو- مگر ان کو ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو ابن رسول علیک الصلوٰۃ والسلام نہ کہو- اسی طرح کفار کو اجازت دی گئی کہ وہ

marfat.com

اپنے مددگاروں کو اپنی امداد کے لیے بلالیں۔

وادعوا شھدآء کم من دون الله ان کنتم صدقین (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲)

مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیک الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔

یا محمد اخبرنی عن الاسلام (مشکوٰۃ باب وفات النبی الصلوٰۃ والسلام)

میں ہے کہ بوقت وفات ملک الموت نے عرض کیا یا محمد ان للہ ارسلنی الیک ندا پائی گئی۔

ابن ماجہ باب الصلوٰۃ الحاجہ میں حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا بارگاہ رسالت ماب علیک الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوکر طالب دعا ہوئے ان کو یہ دعا ارشاد ہوئی۔

اللھم انی اسئلک واتوجه الیک بمحمد النبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بک الیٰ ربی فی حاجتی ھٰذہ لتقضیٰ لی اللھم فشفعه فی قال ابو اسحاق ھٰذا حدیث صحیح (ترمذی جلد ۲ ص نمبر ۱۹۸، ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۰۰، نسائی عمل الیوم ۴۱۸، حاکم جلد ا ص ۳۱۳، ابن خزیمہ جلد ۲ ص نمبر ۲۲۵، طبرانی وغیرہم) مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۸، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۴۷۳، فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۳

marfat.com

ص ۲۷۶ امام بخاری نے التاریخ الکبیر ۶:۱۰-۲۰۹

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں اور تیری طرف حضور علیک الصلوٰۃ والسلام نبی الرحمۃ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں- یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے آپ کے ذریعے سے اپنے رب عزوجل کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کی- تاکہ حاجب پوری ہو- اے اللہ عزوجل میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما-

ابواسحاق نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے-

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو آنکھیں عطا کر دیں- ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی اندھا ہی نہ تھے- (معجم طبرانی)

اس حدیث مبارکہ کے تین حصے ہیں اور تین ہی مسئلے ثابت ہو رہے ہیں-

۱- حضور اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ مبارک سے دعا کرنا-

۲- حضور انور علیک الصلوٰۃ والسلام کو بحرف ندا ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کر عرض کرنا-

۳- رب دو جہاں مالک ارض وسماء سے عرض کرنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت قبول فرما-

اب ان مولویوں سے پوچھو کہ سرکار مدینہ سلطان باقرینہ' قرار قلب وسینہ'

marfat.com

فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا، مانگنا اور ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کہہ کر پکارنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفیع ماننا اگر شرک و بدعت ہے تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شرک و بدعت کی تعلیم دی؟

اور کیا وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان شرک و بدعت کے مرتکب ہوئے؟ اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کیا یہ دیوبندی وہابی اہل سنت جماعت ہیں یا کہ باغی سنت؟

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیبؐ
ایسے برے مذہب پہ لعنت کیجیے
(حدائق بخشش)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

روی ان رجلا کان یختلف الیٰ عثمان بن عفان رضی الله عنه فی حاجة له و کان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فشکی ذالک الیه فقال له عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه آیت المیضاة فتوضا ثم ات المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللهم انی اسئلک و اتوجه الیک نبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الیٰ ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتک ورح الی حتیٰ اروح

marfat.com

معک فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان رضی الله تعالیٰ عنه فجاء البواب حتیٰ اخذه بیده فادخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علیٰ لطنفسه وقال حاجتک فذکر حاجته فقضا هاثم قال ماذکرت حاجتک حتیٰ کانت هذه الساعة وقال ما کان لک من حاجتنا فائتنا ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فقال له جزاک الله خیرا ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتیٰ کلمة فی فقال عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه والله ما کلمة ولکن شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم واتاه رجل ضریر فشکا الیه ذهاب ضره فقال له النبی علیه الصلوٰة والسلام ات المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتیٰ دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضرقط-

حوالہ جات:

(طبرانی شریف ص ۱۸۳ ج ۱' جامع ترمذی ص ۵۱۵' فتاویٰ ابن تیمۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶' مسند احمد ج ۴ ص ۱۳۸' مکتبہ اسلامی بیروت' المستدرک مع تلخیص جلد ۱

marfat.com

صفحہ ۳۱۳' سنن ابن ماجہ ص ۹۹' مجموعہ الفتاویٰ جلد ا صفحہ ۲۶۷' مسند احمد بن حنبل ۴' ۱۳۸' مطبوعہ بامر فہد بن عبدالعزیز' امام ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ ۴' ۵۵۹' امام سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں ۲: ۲۰۱' امام قسطلانی نے المواہب المدنیہ میں' ۴: ۵۹۴' امام زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ ۱۲: ۲-۲۲۱' التوسیل والا وسیلہ ص ۹۷)

دیگر حوالہ جات:

البخاری فی تاریخ الکبیر' ۴: ۲۰۹' ۲۱۰' البیقی فی دلائل النبوۃ' ۶: ۱۶۶' صحیح ابن خزیمہ' ۲: ۲۲۵' رقم: ۱۲۱۹' امام نسائی نے عمل الیوم واللیۃ میں ص: ۴۱۸ رقم ۶۶۰' علامہ سبکی نے شفاء السقام فی زیارۃ الانام' میں ص: ۴-۱۲۳' حافظ منذری نے الترغیب والترہیب میں ۱: ۴-۴۷۳) امام ابن النبی نے اس حدیث کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے روایت کیا ہے اور یہی الفاظ مذکور ہیں۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۲۰۲) مطبوعہ مجلس الدائرہ المعارف دکن علامہ نووی نے اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام ترمذی کے حوالوں سے بیان کیا اور اس میں "یا محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ علامہ نووی نے لکھا ہے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح لکھا ہے۔ امام نسائی نے اس حدیث کو (سنن کبریٰ جلد ۶ ص ۱۶۹) (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) میں روایت کیا ہے۔

امام محمد جزری نے اس حدیث کو امام ترمذی' امام حاکم اور امام نسائی کے

marfat.com

حوالوں سے ذکر کیا اور اس میں بھی ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کے الفاظ ہیں (الاذکار ص ۱۶۷ الفکر بیروت) قاضی شوکانی حصن حصین کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی' امام حاکم نے مستدرک میں اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ مصنف رحمتہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ امام طبرانی نے اس حدیث کی تمام اسانید بیان کرنے کے بعد کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ امام بن خزیمہ نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا۔ سوان آئمہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ البتہ نسائی کی روایت میں یہ تفرد ہے کہ اس میں یہ ذکر بھی ہے۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھی' اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنے کے جواز کی دلیل ہے۔ اس کے ساتھ یہ اعتقاد لازم ہے کہ حقیقۃً دینے والا اللہ تعالیٰ ہے جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ (تحفۃ الذاکرین ص ۱۳۸' ۱۳۷ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر) شیخ محمود سعید ممدوح اپنی کتاب رفع المنارہ (ص ۱۲۳) میں اس حدیث کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ھٰذا اسناد صحیح' وقد صحیحه غیر واحد من الحفاظ......

فیھم الترمذی' والطبرانی' وابن خزیمه' والحاکم' والذھبی

یہ تمام سندیں صحیح ہیں جن کو بہت سے حفاظ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے۔ جن میں سے امام ترمذی' امام طبرانی' ابن خزیمہ' امام حاکم اور امام ذہبی بھی ہیں۔

marfat.com

ترجمہ:

ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لیے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا- امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے- اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی- انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ- پھر دعا مانگ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی علیک الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں- یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روائی فرمایئے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں- حاجت مند نے یونہی کیا- پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور پکڑ کر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور لے گیا- امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان نہ کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو- یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے- امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے- یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری

marfat.com

سفارش کی- عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ بھی نہ کہا- مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے- پھر یہ دعا کرے-

خدا تعالیٰ کی قسم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا-

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہی اپنا حاجت روا سمجھ رہا ہے اور دست سوال بھی اسی کے آگے دراز کیا جا رہا ہے کہ وہی ناممکن کو ممکن کرنے کی قدرت رکھتا ہے- لیکن یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ دعا کے کلمات خود حضور پرنور شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس نے سکھلائے جن میں سوال اور توجہ بارگاہ الٰہی کو بنبیک محمد نبی الرحمۃ کے توسل سے قبولیت سوال کو یقینی بنانے کے لیے قرین کیا جا رہا ہے- توسل میں فقط آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو ہی وسیلہ نہیں بنایا گیا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کردہ شان رحمت للعالمینی کو بھی وسیلہ بنایا گیا ہے- گویا سائل یوں کہہ رہا ہے کہ باری تعالیٰ! میں تجھے تیرے سب سے زیادہ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رحمت للعالمین کا واسطہ دے کر تجھ سے مانگتا ہوں کہ میری ختم ہو جانے والی بینائی کو لوٹا دے اور

marfat.com

میری آنکھوں کی ختم ہو جانے والی روشنی کو دوبارہ بحال کر دے۔

دعا چونکہ وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگی گئی تھی اس لیے رب تعالیٰ کی رحمت کو یہ گوارا نہ ہوا کہ کوئی میرے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دے کر مجھ سے مانگے اور اس کی دعا قبول نہ ہو۔ حتیٰ کہ دعا کی قبولیت کے لیے زیادہ وقت اور عرصہ بھی صرف نہ ہوا اور نہ ہی عالم اسباب حائل ہوا۔ یہ توسل مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت تھی جس نے بینائی کو اس طرح فی الفور بحال کر دیا جیسے وہ گئی ہی نہیں تھی۔

تم ہی شفائے مرض خلق خدا خدا غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

قارئین کرام:

مندرجہ بالا روایت سے اظہر من الشمس ہے کہ صحابہ کرام علیہم رضوان اور تابعین علیہم الرضوان سرکار دو عالم فخر بنی آدم مقصود کائنات، اصل کائنات، علیک الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری انتقال کے بعد بھی ''یا محمد'' ''یارسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام کو جائز قرار دیتے تھے۔ بلکہ مشکل اور پریشانی کے عالم میں ''یا محمد'' یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ السلام پکارتے تھے اور پکارنے سے ان کی مشکلیں حل اور مصائب دور ہو جاتے تھے۔

marfat.com

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو' میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

عالمگیری جلد اول کتاب الحج آداب زیارت قبر نبی علیک الصلوٰۃ والسلام میں ہے۔

ثم یقول السلام علیک یا نبی الله اشهد انک رسول الله

اے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

پھر فرماتے ہیں

ویقول السلام علیک خلیفة رسول الله السلام علیک یا صاحب رسول الله فی الغار

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں سلام پیش کرے کہ آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین۔ آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غار کے ساتھی۔

پھر فرماتے ہیں

فیقول السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مظهر الاسلام السلام علیک یا مکسر الاصنام

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں سلام کرے آپ پر سلام ہو۔

marfat.com

اے مسلمانوں کے امیر آپ پر سلام ہو اے اسلام کو چمکانے والے آپ پر سلام ہو۔ اے بتوں کو توڑنے والے۔

اس میں حضور سرکار دو عالم علیک الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کے پہلو میں آرام فرمانے والے حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی لفظ ''یا'' سے پکارا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(نسیم الریاض، شرح شفاء شریف جلد ۳، صفحہ ۴۵۴)

دور ونزدیک سے پڑھنا جائز ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دور ونزدیک سے پکارنا جائز ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی میں اور وصال شریف کے بعد بھی خواہ ایک ہی شخص یا ایک جماعت مل کر ''نعرہ رسالت'' یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام لگائے ہر طرح جائز ہے۔ (آیت ۶۳ سورہ نور پارہ نمبر ۱۸)

دلائل:

لا تجعلو دعآء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا

ترجمہ: رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا

marfat.com

تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔(کنزالایمان)

حاشیہ ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی بحوالہ تفسیر کمالین شرح جلالین لکھتے ہیں
''حیات وممات یعنی آپ کے وصال شریف کے بعد بھی دوامی حکم ہے کہ آپ کو تعظیم وتکریم سے پکارو یعنی ''یارسول اللہ یا نبی اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہو۔''

تفسیر جلالین:

اسی آیت کے تحت بل قولو یا نبی الله یا رسول الله (علیک الصلوٰۃ والسلام)

تفسیر جمل:

اسی آیت کے تحت بل نادو وخاطبوہ بالتوقیر یا رسول الله یا نبی الله بلکہ آپ کو توقیر کے ساتھ نداء اور خطاب کرو یارسول اللہ یا نبی اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہو۔

تفسیر بیضاوی:

ولکن بلقبه المعظم مثل یا رسول الله یا نبی الله
یعنی معظم لقب کے ساتھ پکارو یارسول اللہ یا نبی اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی:

''تم رسول (علیک الصلوٰۃ والسلام) کو اس طرح نہ پکارو جس طرح ایک دوسرے کو فقط نام لے کر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارو۔

''یا رسول اللہ یا نبی اللہ'' (علیک الصلوٰۃ والسلام) اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید میں نام لے کر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے اوصاف کے ساتھ خطاب کیا۔

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بتانا مدنی مدینے والے

تفسیر جامع البیان:

لا ترفعوا باسمه كما يده بعضكم قولوا يا رسول الله يا نبی الله

یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ مت پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ بلکہ اس طرح پکارو یا رسول اللہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب تفسیر صاوی کی تشریح:

لا تنا د باسمه فتقوا يا محمد وبكنيته فتقولوا يا ابا القاسم

بل نادوه وخاطبوه بالتعظيم والتكريم والتوقير بان يقولوا يا

marfat.com

رسول الله یا نبی الله یا امام المسلمین (تفسیر صاوی ص۱۴۹ ج۳)

یعنی آپ کو آپ کے نام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی کنیت یا ابا القاسم کے ساتھ نہ پکارو بلکہ آپ کو تعظیم وتکریم اور توقیر کے ساتھ ندا کرو یعنی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام یا نبی اللہ یا امام المسلمین علیک الصلوٰۃ والسلام کہو۔

بحث النداء:

نمبر شمار	قاعدہ	مثال
۱	ندا اکثر امر و نہی کے ساتھ آتی ہے	یا عبادی فاتقون یا ایها الذین امنوا لا تقدموا الخ
۲	جملہ خبریہ کے ساتھ	یایها الناس ضرب مثل فاستمعوا له
۳	جملہ استفہامیہ کے ساتھ	یا ابت لم تعبد
۴	مد کی صورت مجازاً غیر ندایہ اعزاو تحذیر میں آئے گا	ناقته الله وسقیاها
۵	اختصاص کے لیے	رحمته الله وبرکاته علیکم اهل البیت
۶	تنبیہ کے لیے	الا یسجدوا
۷	تعجب کے لیے	یاحسرة علی العباد

marfat.com

۸ تحسر (اظہار حسرت) یلیتنی کنت تراباً

ضروری ابحاث:

حضرت امام جلال الدین قدس سرہ اتقان ج ۲ص میں لکھتے ہیں کہ ندا کی اصل بعید کے لیے ہے حقیقۃ یا حکماً اس قاعدہ پر اللہ تعالیٰ کے لیے ندا کیسی جب کہ وہ شہ رگ سے بھی قریب تر ہے تو پھر اس کے لیے مجازاً مستعمل ہوگا۔ اب جو لوگ ندا از بعید انبیاء و اولیاء کو شرک کہتے ہیں ان کو پہلے اللہ تعالیٰ کے لیے ندا للقریب کو حقیقت ثابت کرنا چاہیے۔ جب کہ حقیقۃ ندا بعید کے لیے ہوتی ہے۔ اسی لیے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لفظ یا کبھی قریب کی ندا کے لیے بھی آجاتا ہے اس میں کئی نکتے ہیں منجملہ ان کے مدعو کی بزرگی کا ظاہر کرنا ہے۔ جیسے یارب ورنہ وہ خود فرماتا ہے فانی قریب میں قریب ہوں۔

فائدہ:

قرآن مجید میں بہ نسبت دیگر حروف ندا کے یا ایہا زیادہ مستعمل ہے۔ اس میں کئی مبالغے ہیں (۱) یا میں تنبیہ و تاکید ہے۔ (۲) میں بھی تنبیہ ہے (۳) اسی میں ابہام سے توضیح کی جانب تدریجی ترقی پائی جاتی ہے۔ اس لیے اس کا زیادہ استعمال امر و نواہی، وعظ و نصیحت، زجر و توبیخ وعد و وعید اور گزشتہ اقوام کے قصص میں ہوا ہے۔

marfat.com

ندا کے منکرین کی تردید:

منکرین کے انکار کا اعتبار ہی کیا جب بہت بڑے دلائل قرآن واحادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ دور سے پکارنا' ندا کرنا' دور سے مدد کرنا' مدد لینا انسانوں کو لائق ہے انسے شرک کرنا پاگل پن ہے۔ کیونکہ اللہ کی شان نحن اقرب من حبل الورید ہے اور شرک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت سے غیر کو ذاتی طور پر موصوف کرنا اور غیر اللہ کے لیے ہوسکتا ہے کہ وہ دور ہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے دوری کیسی۔ ہاں ان کو دور سے سننے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی عطا ماننا ضروری ہے۔

اولیاء سے استمداد کی دلیل از حدیث:

دور یا قریب سے ندا کر کے مدد طلب کرنے کی دلیل درجہ ذیل ہے۔

عن زید بن علی عقبة بن غزوان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال اذا صنل احدکم شیئا اوارا دعوانا وهو بارض لیس بها انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان اللہ عباد لا نراهم رواہ الطبرانی و رواہ ابن السنی عن ابن مسعود مرفوعا و رواہ البزار عن ابن عباس مرفوعا کذا فی اذکار الدعوات الامام النووی وحرز التمین للعلی القاری وفی الحصن الحصین واذا ادادعونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی کذا فی نجوم الشهابیه

marfat.com

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حرز ثمین میں رقم طراز ہیں:

قال بعض العلماء حدیث حسن یحتاج الیہ اسافرون وروی عن المشائخ از مجرب قرن بدالنجاح ذکرہ میرک والمراد بعباد اللہ ھم الملائکتہ ادا لمسلمون من الجن و رجال الغیب المسلمون بالا بدال کذا فی شرح حصن حصین (الموسوم تحفۃ الذاکرین شوکانی)

فائدہ:

اس جگہ کلمہ او منع خلو کے لیے ہے۔ منع جمع یا شک کے لیے نہیں اس حدیث سے اولیاء سے استعانت اور انہیں پکارنے کا جواز ثابت ہے۔

ترجمہ:

حضرت زید بن علی عقبہ ابن غزوان سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا مدد کی ضرورت ہو اور وہاں کوئی دوست نہ ہو تو کہے یا عباد اللہ اعینو نی (اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) یہ الفاظ تین دفعہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے طبرانی نے اسے روایت کیا۔ ابن سنی نے ابن مسعود سے مرفوعا اور بزار نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا۔ اسی طرح امام نووی نے کتاب اذکار الدعوات اور ملا

marfat.com

علی قاری نے حرز ثمین بیان کیا- حصن حصین میں ہے کہ جب کوئی شخص مدد چاہتا ہوتو کہے یا عباد اللہ اعینو نی یا عباد اللہ اعینو نی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو-

ترجمہ ۲:

بعض علماء فرماتے ہیں- یہ حدیث حسن ہے مسافروں کو اس کی ضرورت پڑتی ہے- مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے اس سے کامیابی حاصل ہوتی ہے- عباد اللہ سے مراد فرشتے ہیں یا مسلمان جن اور رجال غیب جنہیں ابدال کہا جاتا ہے-۱۲ حرز میں-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کرامت ہے کہ آپ نے طویل ترین مسافت کے باوجود حضرت ساریہؓ کو ندا کی تو آپ نے سن لی-

علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں:

مثل روية عمر رضى الله عنه وهو على المنبر فى المدنيته وجيشه بنها وتد حتىٰ قال لا مير حبشيه يا سارية الجبل الجبل تحذير اله من وراء الجبل لمكر العد و هناك وسماع سارية كلامه مع بعد المسافة ا.لا

یہ ندا منبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بیٹھ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مجمع کثیر کے سامنے تھی- اس میں انکار کی گنجائش نہیں-

ارشاد باری تعالیٰ ہے ونادى اصحب الجنة اصحب النار (جنتی

marfat.com

دوزخیوں کو پکاریں گے) کے تحت فرماتے ہیں- وھذا انداء یکون بعد استقرار اھل الجنة فی الجنة واھل النار فی النار قالو افعم یعنی اھل النار مجیبین لا ھل الجنته نعم وجدنا ذالک حقا فان قلت اذا کان الجنته فی السماء والنار فی الارض فکیف یمکن ان یبلغ ھذا النداء ویصح ان یقع قلت ان اللہ تعالیٰ قادر علی ان یقوی الا صوات اوا لاسماع فیصیر البعید کا تقریب ا . لا (خازن)

جیسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیکھنا- آپ مدینہ منورہ میں منبر پر تشریف فرماتھے اور لشکر چودہ سومیل سے زیادہ فاصلہ پر) نہاوند میں تھا- آپ نے امیر لشکر کو پکارا ''یا ساریۃ الجبل اے ساریہ پہاڑ کی طرف توجہ کرو اور حضرت ساریہ کا طویل مسافت کے باوجود سن لینا (یہ سب کچھ کرامت ہے)

یہ ندا اس وقت ہوگی جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں قیام پذیر ہو جائیں گے- کافر کہیں گے ہاں ہم نے رب تعالیٰ کے فرمان کو حق پالیا- اگر تو کہے کہ جب جنت آسمانوں میں ہے اور دوزخ زمین پر تو پکارنا کس طرح صحیح ہوگا اور یہ ندا کس طرح پہنچے گی- میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ آواز میں قوت پیدا کردے یا کانوں کو طاقت دے دے کہ بعید قریب کی طرح ہو جائے-

(ف) جب اتنے فاصلہ سے پکارنا اور سننا ثابت تو پھر شرک کیسا اگرچہ یہ آخرت سے متعلق ہے لیکن شرک شرک ہے دنیا میں ہو یا آخرت میں- حوالہ

(احسن البیان ص ۱۰۰ تا ۱۰۴)

marfat.com

امام بوصیری علیہ الرحمۃ قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ سواک عند حلول الحادث العم

اے بہترین مخلوق آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں۔

حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار:

ہیثم بن عدی کہتے ہیں کہ بنو عامر نے بصرہ میں اپنے جانور کھیتی میں چرائے انہیں طلب کرنے کے لیے حضرت موسیٰ اشعری (حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف سے بھیجے گئے۔ بنو عامر نے بلند آواز سے اپنی قوم آل عامر کو بلایا تو حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) اپنے رشتہ داروں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے۔ انہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے پوچھا آپ کیوں نکلے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اپنی قوم کی پکار سنی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تازیانے لگائے۔ اس پر حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

فان تک لابن عفان امینا
فلم یبعث بک البد الامینا
ویاقبر النبی وصاحبیہ
الا یا غوثنا لو تسمعونا

marfat.com

ابن عبد البد النمر ی القرطبی (م ۴٦٣ھ) الاستیعاب علی الاصاحبہ (دار صادر ج ۳ ص ۵۸٦ بیروز)

اگر تو ابن عفان کا امین ہے تو انہوں نے تجھے احسان کرنے والا امین بنا کر نہیں بھیجا۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دو صاحبوں کی قبر! اے ہمارے فریاد رس۔

کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری فریاد سن لیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی نداء:

یا رحمة للعالمین ادرک الذین العابدین

محبوس ایدی الظمین فی موکب المذدھم

(قصیدہ زین العابدین)

یا رحمۃ للعالمین (علیک الصلوٰۃ والسلام) زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کریں وہ لوگوں کے ہجوم میں ظالموں کی قید میں ہے۔

مولانا جامی علیہ الرحمۃ کی ندا:

زمھجوری بر آمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمة للعالمینی زمحر و ماں چر فارغ نشینی

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے۔ رحم فرماؤ یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

وسلم رحم فرماؤ- کیا آپ رحمۃ للعالمین علیک الصلوٰۃ والسلام نہیں پھر مجرموں سے فارغ کیوں بیٹھے ہیں-

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی ندا:

یا سید السادات جئتک قاصداً

ارجوا رضاک واحتمی بحماک

واللہ یا خیر الخلائق ان لی

قلبا مسوتا لا یروم سواک

اے سیدوں کے سید پیشواؤں کے پیشوا میں دلی قصد سے آپ کے حضور علیک الصلوٰۃ والسلام میں آیا ہوں- آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی امید رکھتا ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں-

اللہ تعالیٰ کی قسم اے بہترین مخلوقات، تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کا بہت ہی شوق رکھتا ہے- سوائے آپ علیک الصلوٰۃ والسلام کے اور کسی شے سے اس کو الفت نہیں ہے-

ان اشعار میں حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کو ندا بھی ہے اور حضور علیک الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی اور یہ ندا دور سے بعد وفات شریف ہے-

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ۱۸ ہجری میں قحط پڑا-

marfat.com

اس قحط میں حضرت بلال ابن الحارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی قوم بنی مزنی نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے جب آپ نے بکری ذبح کی تو فقط سرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر حضربت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

فنادی یا محمداہ فاریٰ فی المنام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ فقال البشر (البدایہ والنہایہ ص ۹۱ ج ۷ الکامل، جلد ۲ ص ۳۹۰-۳۸۹ تاریخ ابن اثیر ص ۲۳۵ ج ۲)

ترجمہ: یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام اس کے بعد حضور نبی کریم علیک الصلوٰۃ والسلام خواب میں تشریف لائے اور بشارت سنائی۔

صحابی رسول علیک الصلوٰۃ والسلام نے تکلیف میں پکارا:

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی کا پاؤں سن ہو جائے تو کیا کہے؟ پھر حدیث نقل کرتے ہیں۔ عن عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدرت رجل ابن عمر فقال لہ رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد فانتشرت (ادب المفرد ۱۹۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں مبارک سن ہو گیا۔ ایک شخص نے کہا آپ اس کو یاد کریں جو لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو تو انہوں نے کہا یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام تو پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

اس کے علاوہ امام نووی شارح صحیح مسلم شریف فرماتے ہیں کہ حضرت

marfat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا - انہوں نے یا محمداہ کہا اسی وقت اچھا ہو گیا (کتاب اذکار صفحہ نمبر ٣٦)

گویا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے قیامت تک مسلمانوں کے لیے یہ قانون بنا دیا کہ جب بھی کسی کا پاؤں سن ہو جائے تو وہ یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام کہے تو پاؤں ٹھیک ہو جائے گا - کیونکہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا تو کیا امام بخاری علیہ رحمۃ کو شرک و بدعت کا علم نہیں تھا؟

بن عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار انہیں، نہیں آتی بخاری

حضرت خالد بن ولید کی ندا:

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ فوج کی تعداد ساٹھ ہزار تھی - جبکہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی - مقابلہ بہت شدید تھا - ایک وقت نوبت یہاں تک پہنچی کہ مسلمان مجاہدین کے پاؤں اکھڑنے لگے - حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپہ سالار تھے - انہوں نے یہ حالت دیکھی -

نادی بشعار المسلمین وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ

(البدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیر (مکتبہ المعارف، بیروت، جلد ٦ ص ٣٢٤

تو انہوں نے مسلمانوں کی علامت کے ساتھ ندا کی اس دن مسلمانوں کی علامت تھی یا محمداہ -

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے کو کہا:

مسیلمہ کذاب سے جنگ کے دوران ہم لباس اور ہم زبان ہونے کی بنا پر مسلمان اور مرتد فوجیوں میں امتیاز کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلم سپاہیوں کو یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام کہنا بطور کورڈ ورڈ حکم دیا۔ (البدایہ والنہایہ/ ج ٦، ص ٣٢٤)

مسیلمۃ الکذاب کی جنگ میں:

وصح ایضاً ان اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لما قاتلوا مسیلمۃ الکذاب کان شعارھم وامحمداہ وامحمداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (شواہد الحق ص ١٣٧)

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب مسیلمۃ الکذاب سے جنگ لڑتے تو ان کا شعار تھا کہتے "وامحمداہ وامحمداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وضاحت: اس روایت سے معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکار کر نعرہ لگانا صرف اور صرف مسلمانوں کی نشانی تھی ورنہ یہود و نصاریٰ بھی تو اللہ اکبر عزوجل کے قائل تھے۔ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کا امتیاز کرتا تھا کہ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کا نعرہ ہے اور صرف اللہ اکبر عزوجل (عیسائیوں وغیرہم) اور عربی میں شعار خصوصی عرب کو کہتے ہیں۔ چنانچہ (المنجد ص ٥٣٠، قاموس ص

marfat.com

۲۸۱'صراح ص ۱۸۷'لغات الحدیث ص ۸۵'اظہر اللغات ص ۳۷۵)

شعار اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک فوج والے آپس میں مقرر کر لیں۔ تا کہ دوست دشمن میں تمیز ہو جائے یعنی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مقرر کر لیا تھا کہ جو ''یا محمداہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام کہے۔ اسے مسلمان سمجھا جائے اور جو نہ کہے اسے کافر جانا جائے۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت علی باب العلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پتھروں کی آواز خود سنی کہ حضور اقدس مقصود کائنات علیک الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے۔ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۶۷۴)

السلام علیک یا رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(مشکوٰۃ شریف'البدایہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۶)

افسوس آج کے مسلمان پر کہ صحابہ اکرام علیہم الرضوان تو ہر وقت حتیٰ کہ جنگ میں بھی یا محمد'یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکاریں اور آج کے نام نہاد مسلمان شرک و بدعت کے فتوے لگائیں اور مٹائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ہدایت عطا فرمائے (آمین)

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

marfat.com

کوئی چیز گم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے امداد طلب کرتا:

حضرت عبداللہ بن مسعود اور بزاز عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

اذا انفلتت دابة احدكم بارض فلاة فلينا ديا عبادَ الله احبسوا فان لله تعالیٰ عبدا فی الارض تحبسه

(حصن حصین ص ۲۹۲ مشکوٰۃ فیصلہ ہفت اقسام ص ۳۶)

ترجمہ: جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہیے یوں ندا کرے اے اللہ تعالیٰ کے بندو روک لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ

فليقل يا عباد الله اعينونی يا عباد الله اعينونی

چاہیے کہ یوں کہے اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد کرو۔

امام طبرانی اور حافظ الہیثمی بیان کرتے ہیں سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید الانبیاء سید المرسلین علیک الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

اذا ضل احدكم شئيا و ارادعونا و هو بارض ليس بها انيس

marfat.com

فلیقل یا عبادَ اللہ اعینونی یا عبادَ اللہ اعینونی یا عبد اللہ اعینونی فان اللہ عبدا لا یراھم (رواہ الطبرانی) (المجمع الزوائد جلد ١٠ص١٣٢عربی بیروت)

ترجمہ: جب تم میں کوئی شخص سنسان جگہ میں بہکے بھولے یا کوئی چیز گم کرے اور مدد مانگنی چاہے تو یوں کہے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد کرو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

راوی فرماتے ہیں قد جربت ذالک بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی شرح میں کہ بعض علماء ثقات نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مسافروں کو اس کی بہت حاجت ہے اور مشائخ کرام علیہم الرحمۃ سے مروی ہے کہ یہ مجرب ہے اور اس سے حاجت روائی ہوئی ہے۔ (الحرز الثمین علی ہامش الدر الفالی صفحہ نمبر ٣٧٩) المیر یہ مکہ مکرمہ

مشکل جو سر پہ آپڑی آقا تیرے نام ہی سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام

نماز میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب کرنا:

تمام اہل اسلام میں

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پڑھتے ہیں جمہور

marfat.com

صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حیات اور بعد وصال شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ''السلام علیک ایها النبی'' پڑھتے تھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) میں ہے کہ تمام صحابہ اکرام علیہ الرضوان حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی السلام علیک ایها النبی پڑھتے رہے۔ تمام بڑے بڑے محدثین کرام مفسرین اکرام یہ فرماتے رہے ہیں۔ ''فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضراً'' یعنی جب نمازی دربار خداوندی عزوجل میں نظر اٹھاتا ہے تو حبیب خدا عزوجل کو حرم حبیب علیک الصلوٰۃ والسلام میں حاضر پاتا ہے۔ فوراً عرض کرتا ہے۔ السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبركاته اور ساتھ ہی بڑے بڑے علماء محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ السلام علیک ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واقعہ معراج کی حکایت کے طور پر نہ پڑھے۔ بلکہ انشاء کا ارادہ کر کے پڑھے یہی عبارت۔ (فتح الباری جلد دوم ص ۲۵۰، عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ششم ص ۱۱۱، زرقانی جلد ہفتم ص ۲۲۹، کتاب المیز ان جلد اول ص ۱۶۷ مواہب للدنیہ جلد دوم ص ۲۳۲) بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو التحیات میں ''السلام علیک ایہا النبی کے الفاظ سکھائے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۱۵، مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۴، کتب وہابیہ عون المعبود جلد اول ص ۳۶۵، کتب دیوبند او جز المسالک جلد اول ص ۲۶۵) اور معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام کہہ کر پکارا (مدارج النبوۃ ص ۳۰۵) اور اسی طرح معراج کی رات تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بیت المقدس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد پر کھڑے ہو کر ''السلام علیک یا اول، السلام علیک یا اخر السلام علیک یا حاشر'' پکارا (مدارج النبوۃ ص ۲۹۵) شیخ

marfat.com

عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''دے علیہ السلام بر احوال و اعمال امت مطلع است بر مقربان و خاصان درگاہ خود مفیض و حاضر و ناظر است''

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امت کے حالات و اعمال پر مطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض پہنچانے والے اور حاضر و ناظر ہیں۔ (مجمع البرکات)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب التشہد اور مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ نمبر ۱۳۵ ذکر فضائل باب پنجم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''وبعضے عرفا گفتہ اند کہ ایں بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در زرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نہ بود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور فائز گردد''

ترجمہ: بعض عارفین نے کہا ہے کہ التحیات میں یہ خطاب اس لیے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کیے ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کی ذات میں موجود حاضر ہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے نور اور

marfat.com

معرفت کے بھیدوں سے کامیاب ہو جائے۔

تعارف شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ غیر مقلدین کی نظر میں:

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی رقم طراز ہیں کہ ''شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہر و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۸)

وہابیہ نجدیہ کے مشہور رائٹر حکیم عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر نمبر لائل پور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصلی نورانیت کے جلو میں پھر سے ظاہر کریں۔ ان حضرات نے قرآن وسنت کے خشک ستونوں کو از سر نو جاری کر دیا۔

اسلام کے عقائد کو اس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ روحی علیک الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پیش کیے گئے تھے۔ علماء سو کو بے نقاب کیا گیا ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا اور واشگاف کیا گیا کہ ان کے اقوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن تین پاک باز نفوس نے انجام دیے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔

marfat.com

اول: حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

دوم: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی علیک الصلوٰۃ والسلام کے علوم کو عام کیا۔

سوم: شیخ احمد بن عبدالرحیم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے نام سے پکارتے ہیں

(الاعتصام ص ۵، ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء وہابیہ کی اہل حدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دریں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے نشر واشاعت قرآن وحدیث پر کافی توجہ فرمائی۔

اہل حدیث امرتسر ص ۴ - ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ "بعض اولیاء اللہ علیہ الرحمۃ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت بیداری میں روزمرہ ان کو دربار نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔ (افاضات الیومیہ ص ۶ جلد ۷ سطر نمبر ۱) اور مولوی محمد دہلوی نے شیخ علیہ الرحمۃ کو سیدی خاتم المحققین والمحدثین لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۷، ۱۵ جون ۱۹۴۳ء)

marfat.com

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا گھر میں داخل ہوتے وقت:

عن علقمة قال اذا دخلت المسجد اقول السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و بر کاته

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں کہ سلام ہو آپ پر اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات (شفاء شریف جلد دوم)

شفا شریف بے نظیر ہونے کی تصدیق غیر مقلدین کی نظر میں:

مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد وہابی نے شفا شریف کو بے نظیر کتاب قرار دیا ہے (سراجاً منیرا ص ۵۰) امرتسر ص ۶، ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ علیہ الرحمۃ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ، تفسیر، حدیث وسائر علوم کے امام تھے۔

سلیمان ندوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتاب شمائل میں سب سے زیادہ ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفاء فی حقوق المصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی علیہ الرحمۃ کی ہے۔ (رحمۃ اللعالمین ص ۳۵۰ جلد ۲، خطبات مدارس ص ۶۲)

marfat.com

شاہ عبدالعزیز محدث کا بیان:

لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زاد نے ایک روز اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت طاری ہو گئی تو ان کے چچا عیاض علیہ الرحمہ جو ان کی اس حالت کو تاڑ گئے تھے فرمانے لگے۔ اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳۰)

کدی وچ خواب دے ہووے نظارا یا رسول اللہ
چمک جاوے میری قسمت دا تارا یا رسول اللہ

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجاہد کا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکارنا:

سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سوار دے کر قنسرین سے لڑائی کے ارادہ سے بھیجا۔

کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی یوقنا سے ہوئی۔ اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے جب جنگ ہو رہی تھی تو یوقنا کے پانچ ہزار سپاہیوں نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج پر حملہ کر دیا تو اس وقت حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارتے تھے۔

marfat.com

یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل (فتوح شاہ ص ۲۹۱)

ترجمہ اے محمد! اے محمد علیک الصلوۃ والسلام اے اللہ تعالیٰ کی مدد نازل فرما کر تشریف لاؤ۔

امام علامہ شمس الدین محمد بن جزری شافعی یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

اذا انفلتت دابتہ فلیناد اعینوا یا عباد اللہ رحمکم اللہ عومص وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی وقد جرب ذالک (محمد بن محمد جذری امام الحصن الحصین (مطبع البابی حلبی مصر ص ۲۲)

جب کسی آدمی کی سواری گم ہو جائے تو ندا کرے۔ اے اللہ کے بندو امداد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے (مسند ابی عوانا' مصنف ابن ابی شیبہ) اور اگر امداد چاہے تو کہے اے اللہ کے بندو میری امداد کرو (تین بار اس طرح کہے) یہ عمل مجرب ہے۔ (معجم کبیر' امام طبرانی)

یاد رہے کہ حصن حصین دعاؤں کا وہ مجموعہ ہے جو علامہ جزری نے احادیث صحیحہ سے منتخب کیا ہے وہ خود فرماتے ہیں۔

واخرجتہ من الاحادیث الصحیحۃ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنے کو شرک قرار دیتے ہیں۔ ان کے مذہب کے مطابق لازم آئے گا کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی تعلیم دی ہو اور آئمہ دین شرک کی تعلیم دیتے رہے ہوں۔

marfat.com

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا بیان:

احیاء العلوم جلد اول باب چہارم فصل سوم نماز کی باطنی شرطوں میں امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واحضر نی قلبک النبی علیہ السلام وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ترجمہ: اور اپنے دل میں نبی علیک الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی ذات پاک کو حاضر جانو اور کہو **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

اور اسی طرح (مرقات باب التشہد) میں ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی کا بیان:

سردار وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی وہابیوں کا امام و پیر لکھتا ہے کہ التحیات نمازی کو چاہیے کہ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر جان کر سلام کرے۔ پھر یہ شعر لکھتے ہیں۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعامی فرستمت

ترجمہ: عشق کی راہ میں دور و قریب کی منزل نہیں ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ (مسک الختام ص ۲۴۳)

marfat.com

اعینونی یا عباد اللہ:

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی نے اپنی مارچ ۶۳ء کی اشاعت میں ''علماء امرتسر'' کے زیرِعنوان مولانا نوراحمد صاحب پسروری ثم امرتسری کے حالات لکھتے ہوئے مولانا کا ایک اپنا بیان کردہ یہ واقعہ بھی لکھا ہے۔

میں نے ایک دفعہ مکہ سے پیدل چل کر دربار نبوی علیک الصلوٰۃ والسلام میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اثنائے سفر ایک رات ایسی آئی کہ قیام کے لیے کوئی منزل نہ تھی۔ اس لیے بڑی پریشانی ہوئی۔ معاً مجھے یاد آیا کہ حضرت رسول خدا علیک الصلوٰۃ والسلام کی حدیث ہے کہ سفر میں راہ بھول جاؤ تو بلند آواز سے یا عباد اللہ اعینونی پکارا کرو میں نے اس پر عمل کرتے ہوئے تین بار پکارا پھر ایک بار چاروں طرف نظر دوڑائی تو قریب ہی ایک جھونپڑی نظر آئی اور میں اس طرف چلا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ چند بچے جھونپڑی کے باہر کھیل رہے ہیں اور یہ بچے مجھے دیکھتے ہوئے پکارے ''جاء صیف اللہ'' اللہ تعالیٰ کا مہمان آیا بچوں کی آواز سنتے ہی اندر سے ایک مرد نکلا اور اس نے میری بڑی خاطر و مدارت کی۔ کھانا کھلایا اور رات بسر کرنے کے لیے بستر وغیرہ دیا اور صبح کو مجھے راستے پر ڈال دیا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے قبل یعنی اعینونی یا عباد اللہ پکارنے سے قبل بقائمی ہوش و حواس اس علاقے میں کوئی جھونپڑی نہ دیکھی تھی۔

marfat.com

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اس نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
(حدائق بخشش)

سبق:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد برحق اور آپ کے ارشاد کے مطابق اس قسم کی مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں کو مدد کے لیے لفظ ''یا'' استعمال کرنا شرک نہیں ہے- ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی تعلیم کیوں دیتے؟ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سرکار دو عالم علیک الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ کے لیے گہری محبت اور سچی عقیدت درکار ہے اور اگر محبت و عقیدت ہی میں ضعف ہو تو پھر ایسی احادیث مبارکہ بھی ضعیف نظر آنے لگتی ہیں-

سلام بن لحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

رایت النبی علیک الصلوٰۃ والسلام فی النوم قلت ''یا رسول الله علیک الصلوٰۃ والسلام هولاء الذین یا تونک یسلمون علیک انفقه سلامهم قال نعم وارد علیهم (القول البدیع ص ۱۶۰)

ترجمہ: میں نے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی- میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ لوگ حاضر ہوتے

marfat.com

ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں کیا آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

السلام علیک ایہا النبی:

ابو معمر فرماتے ہیں

علمنی ابن مسعود التشهد وقال علمنیه رسول الله علیک الصلوٰة والسلام کما کان یعلمنا السوره من القرآن التحیات لله والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته (جلاء الافہام ص۲۱)

ترجمہ: مجھے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشہد سکھایا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام نے مجھے یہ تشہد ایسے سکھایا جیسے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ (اور وہ تشہد ہے)

التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته

مذکورہ حدیث میں جس تشہد کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اس میں

marfat.com

''السلام علیک ایھا النبی علیک الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہیں اوران میں صیغہ خطاب ہے ظاہر ہے کہ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری دور رسالت علیک الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک یہی تشہد صیغہ خطاب سے پڑھا جاتا حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات کی دلیل ہے جیسا کہ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں۔

هذا الخطاب والنداء الموجود يسمع (کتاب الروح ص۱۴)

یہ خطاب اور ندا ایسے وجود کے لیے درست ہے جو کہ سنتا ہو۔

شیخ یوسف بن اسماعیل علیہ الرحمۃ نبہانی کا بیان:

ويويد سماع النبى عليك الصلوٰة والسلام سلامه من يسلم عليه من قريب و بعيد مشروعية السلام عليه فى التشهد فى الصلوٰة بصيغه الخطاب اذ يقول المصلى السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته فلو لم يكن عليك الصلوٰة والسلام حيا يسمع جميع المصلين اينما كانوا باسماع الله له ذالك لما كان لهٰذا الخطاب معنى بل كان صدوره من المصلين اشبه بكلام المجانين منه بكلام العقلاء فانك اذا سمعت متكلما يخاطب انسانا ميتا من عصوره كثيرة اوحيا ولكنه فى بلاد بعيدة تظن ان ذلك المتكلم اختلط عقله فاذن لم تشرع لنا مغاطة اا۔

marfat.com

علیک الصلوٰۃ والسلام فی الصلوٰۃ بھٰذا الخطاب الا وھو یسمعھا فی حیاتہ وبعد مماتہ علیک الصلوٰۃ والسلام حتیٰ ان بعض الاولیاء سمعوا علی سبیل الکرامۃ ردہ السلام علیھم عند قولھم۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولا استحالہ فی ذالک لان الذی اطلعہ علی الغیب واسمعہ کلام من یخاطبہ من بعید و قریب وھو اللہ تعالیٰ ولا فوق عندہ تعالیٰ بین ان یکون ذالک فی حیاتہ وبعد مماتہ علیک الصلوٰۃ والسلام فقد صح انہ حیی فی قبرہ (شواہد الحق ص ۲۲۷)

ترجمہ: نماز کے دوران تشہد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کا مشروع ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دور ونزدیک سے سلام پڑھنے والوں کے سلام کو سننے کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ نمازی کہتا ہے اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات ہوں۔ پس اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح زندہ نہ ہوں کہ نمازیوں کے سلام کو اللہ تعالیٰ کے سنانے سے بھی نہ سن سکیں تو اس خطاب کا کیا معنیٰ؟ بلکہ نمازیوں سے سلام کا اس طرح صیغہ خطاب کے ساتھ صادر ہونا عقلاء کے کلام کی نسبت بھانڈوں کے کلام سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ کیوں کہ جب تو کسی انسان کو دیکھتا ہے کہ وہ کسی مردہ یا زندہ کو پکار رہا ہے جب کہ مخاطب کہیں دور دراز رہتا ہے تو یہی گمان

marfat.com

کرے گا کہ اس کی عقل ماری گئی ہے- پس ہمارے لیے نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کو نماز ہی اس خطاب کے ساتھ مشروع نہیں کیا گیا مگر اس حال میں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے اپنی ظاہری حیات اور اس کے بعد حیات برزخی میں سنتے ہوں- یہاں تک کہ بعض اولیاء نے کرامۃ نبی کریم علیک الصلوٰۃ والسلام کا ان کے قول السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے جواب میں جواب دینا سنا اور یہ چیز محال نہیں ہے- کیونکہ وہ ذات جس نے آپ علیک الصلوٰۃ والسلام کو غیب پر مطلع کیا اور ہر اس آدمی کا کلام سننے کی طاقت عطا فرمائی کہ جو دور و نزدیک سے آپ سے مخاطب ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ یہ بات (کلام کا سننا وغیرہ) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیات میں ہو یا موت کے بعد- تحقیق یہ بات درست ہے کہ آپ علیک الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں زندہ جاوید ہیں-

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کا "یا محمد" علیہ الصلوٰۃ والسلام پکارنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سمعت رسول الله علیک الصلوٰة والسلام یقول والذی نفسی بیده لینزلن عیسیٰ ابن مریم علیه الصلوٰة والسلام ثم لئن قام علی قبری فقال "یا محمد" لا حبیبنه (الحاوی للفتاوی جلد۲ص ۱۴۸)

marfat.com

ترجمہ: میں نے رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں ضرور تشریف لائیں گے۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کر یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں تو میں ضرور جواب دوں گا۔ (حضور اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درود پیش کرنے والے فرشتوں کی قوت سماعت اور یا احمد علیک الصلوٰۃ والسلام پکارنا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ عزو جل اعطی ملکا من الملائکۃ اسماع الخلائق فھو قائم علی قبری حتیٰ تقوم الساعۃ فلیس احد من امتی یصلی علی صلوٰۃ الا قال "یا احمد" فلاں ابن فلاں باسمہ ابیہ صلی علیک بکذا و کذا (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱۳)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو پوری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ پس وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس میری امت میں سے جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے اے احمد علیک الصلوٰۃ والسلام فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے۔ (اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہتا ہے) نے آپ پر ان الفاظ کے ساتھ درود بھیجا۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فرشتے کا ''یا محمد'' علیہ الصلوٰۃ والسلام پکارنا:

ان اللہ تبارک وتعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق فھو قائم علی قبری اذا مت فلیس احد یصلی علی صلوٰۃ الاقال یا محمد صلی علیک فلاں ابن فلاں (جلاء الافہام ص ۵۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو پوری کائنات کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے- وہ میری قبر پر کھڑا ہے جب میں ظاہری حیات سے پردہ کر جاؤں گا تو پھر جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتہ کہتا ہے- اے محمد علیک الصلوٰۃ والسلام فلاں شخص فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود پڑھا-

محدث سیوطی اور ابن جوزی علیہما الرحمۃ:

محدث جلال الدین سیوطی اور امام ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے تین مجاہدین کا ایک واقعہ اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے- جو درج کیا جاتا ہے-

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے ''عیون الحکایات'' میں ابوعلی نہریر سے روایت کی ہے کہ ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے- کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے- شاہ روم نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور کہا اگر تم لوگ دین نصاریٰ قبول کرو تو میں اپنا ملک تمہیں دے دوں گا اور اپنی لڑکیوں کی شادی تم سے کر دوں گا فابو وقالوا یا محمداہ (شرح الصدور ص ۸۱)

ترجمہ: پس ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا ''یا محمداہ ہماری مدد کیجیے-

marfat.com

موت آ جائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دل نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

(مولانا حسن رضا بریلوی)

تعارف محدث سیوطی اور ابن جوزی علیہ الرحمۃ دیو بندیوں کی زبانی:

علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم نور مجسم فخر بنی آدم علیک الصلوٰۃ والسلام کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچھتر مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ ص ۴۴) مطبوعہ مصر۔

دیو بندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔ (طریقہ مولود ص ۱۱)

دیو بندوں اور غیر مقلدوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے اور بہت سے فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا ہے۔ خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند شاید ہی کوئی تصنیف ہو اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے گئے ہیں۔ ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے اور لکھنے میں کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی اور ہر فن میں لوگوں کی تصنیفات سے آپ کی

marfat.com

تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۶، ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء)

حافظ ابن ذہبی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، دقائق تواریخی وغیرہ حدیث اور علوم حدیث کی معرفت اور صحیح وضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب)

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ بوستان ص ۱۸۰)

علامہ ذہبی نے تذکرہ (الحفاظ جلد ۴) میں لکھا ہے کہ

کان من الاعیان وفی الحدیث من الحفاظ ما علمت ان احداً من العلماء صنف ما صنف ھذا الرجل

آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں کسی کی ہوں۔ وہابیہ کے ماہنامہ ''السلام دہلی'' میں ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا شمار چھٹی صدی کے اکابر داعیان میں ایک عظیم وجلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست ایک لاکھ سے زیادہ انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں (الاسلام دہلی ص ۱۳، ۱۴ فروری ۱۹۵۶)

marfat.com

مدینہ منورہ کے لوگوں کا ''یا محمد'' یارسول اللہ کے نعرے لگانا

صحیح مسلم شریف میں سرکار سیدنا امام المحدثین امام مسلم علیہ الرحمۃ نے باب الہجرۃ میں حضرت برار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ جب سرور کائنات، مفخر موجودات باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات جناب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔

فسعد الرجال والنساء فوق البیوت وتغرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول الله، یا محمد یا رسول الله (صحیح مسلم شریف ص۴۱۹ جلد۲)

ترجمہ: پس چڑھ گئے مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر پھیل گئے بچے اور غلام گلی کوچوں میں پکارتے تھے یارسول اللہ یا محمد یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع

ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔ ثنیات الوداع سے

وجب الشکر علینا
ما دعی للہ داعی

ہم پر شکر واجب ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

marfat.com

ایہا المبعوث فینا

جئت بالامر المطاع

اے ہم میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو کر آنے والے آپ اطاعت یافتہ امر کے ساتھ آئے۔

محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کا بیان:

محدث سخاوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مستطاب القول البدیع میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر محمد عمر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو کابر بن مجاہد علیہ الرحمۃ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ آئے اور حضرت ابو بکر علیہ الرحمۃ کھڑے ہو گئے۔ معانقہ کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا میں نے کہا اے میرے سردار آپ شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ میں نے وہ سلوک کیا جو نبی پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے کہ میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ سامنے آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں۔ فرمایا یہ نماز کے بعد **لقد جآء کم رسول من انفسکم** آخر تک پڑھتا ہے اور پھر مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔

marfat.com

دوسری روایت میں ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی- لیکن اس کے آخر میں لقد جآء کم رسول من انفسکم پڑھا اور تین دفعہ صلی اللہ علیک یا محمد (علیک الصلوٰۃ والسلام) پڑھا- حضرت ابوبکر محمد بن عمر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کے پاس گیا اور پوچھا کہ نماز کے بعد کیا ذکر کیا کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان فرمایا (القول البدیع ص ۱۷۳)

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
(حدائق بخشش)

تعارف محدث سخاوی علیہ الرحمۃ:

محدث سخاوی علیہ الرحمۃ امام المحدثین حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے استاد بھائی تھے- شوکانی نے سخاوی کو امام کبیر تسلیم کیا ہے- عبدالوہاب عبداللطیف مدرس جامعۃ الازہر نے امام سخاوی علیہ الرحمۃ کے بارے میں مندرجہ القاب لکھے ہیں- وارث علوم الانبیاء الفرد الفرید (مقدمہ المقاسد الحسنہ)

القول البدیع محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی وہ کتاب جس کے اکثر حوالہ جات دیوبندیوں تبلیغیوں کے مولوی زکریا سہارنپوری نے اپنی کتاب فضائل درود

marfat.com

شریف میں درج کیے ہیں۔

روز قیامت حضور علیک الصلوٰۃ والسلام سے توسل اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارنا:

قیامت کے دن بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس بخشش ومغفرت کا وسیلہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامة ○ انک لا تخلف المیعاد (آل عمران ۳، ۱۹۴)

ترجمہ: اے رب ہمارے اور ہمیں دے جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ (کنزالایمان)

اس آیت کی روشنی میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کیا گیا وعدہ الٰہی توسل کو ظاہر کرتا ہے۔ انعامات واحسانات کے وہ تمام وعدے جو دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیے گئے۔ وہ حضور نبی کریم علیک الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے حق میں خصوصی انفرادیت رکھتے ہیں۔ روز قیامت جملہ ذریت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن کی گرمی وتپش سے تنگ آکر سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوگی۔ ہر کوئی یہ کہے گا۔

اذھبوا الیٰ غیری آج کے روز کسی اور پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہو۔ **بالآخر** ساری انسانیت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی در اقدس پر آجائے

marfat.com

گی۔ (اصل عبارت پیش کی جاتی ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے۔

حدثنا محمد علیه الصلوٰة والسلام قال اذا کان یوم القیامة ماج الناس بعضهم الیٰ بعض' فیاتون آدم فیقولون– اشفع لی ربک فیقول: لست لها ولکن علیکم بابراهیم فانه خلیل الرحمن فیاتون ابراهیم فقول: لست لها' ولکن علیکم بموسیٰ فانه کلیم الله' فیاتون موسیٰ' فیقول لست لها' ولکن علیکم بعیسیٰ' فانه روح الله وکلمته' فیاتون عیسیٰ' فیقول لست لها' ولٰکن علیکم بمحمد علیک الصلوٰة والسلام' فیاتوننی فاقول انا لها' فاستاذن علیٰ ربی' فیوذن لی' ویلهمنی محامد احمده بها لا تحضرنی الان فاحمده بتلک المحامد' واخرله ساجداً' فیقال یا محمد ارفع راسک وقل یسمع لک' وسل تعطه' واشفع تشفع' فاقول یا رب! امتی امتی فیقال انطلق فاخرج منها من کان فی قلبه مثقال شعیرة من ایمان' فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتلک المحامد' ثم اخر له ساجداً فیقال یا محمد ارفع راسک وقل یسمع لک وسل تعطه واشفع تشفع ماقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج منها من کان فی قلبه مثقال ذرة او خردلة من ایمان فانطلق فافعل' ثم اعود

marfat.com

فاحمده بتلک المحامد، ثم اخرله ساجداً فیقال یا محمد ارفع راسک، وقل یسمع لک، وسل تعطه واشفع تشفع فاقول: یا رب: امتی امتی فیقول انطلق فاخرج منها من کان فی قلبه ادنی ادنی ادنی مثقال حبة من خردلة من ایمان فاخرجه من النار من النار من النار فانطلق فافعل وقال: ثم اعود الرابعة فاحمده بتلک المحامد، ثم اخرله ساجداً فیقال یا محمد! ارفع راسک وقل یسمع وسل تعطه، واشفع تشمع فاقول: یا رب! ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله فیقول وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منها من قال لا اله الا الله۔

حوالہ:

(صحیح البخاری، ۲:۲۰-۱۱۱۸، ۱۱۰۸، ۲-۱۱۰۱، ۹۷۱، ۶۴۲) (صحیح بخاری ۱:۴۷۰) (الصحیح المسلم ۱:۹-۱۰۸) (جامع الترمذی ۲:۶۶) (سنن الدارمی ۲:۵-۲۳۴ رقم ۲۸۰۷) (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱:۴۵۱-۴۴۴ رقم: ۳، ۱۱۷۲۰) (صحیح ابن حبان ۱۴:۹-۳۷۷ رقم ۶۴۶۴) (مسند ابوداؤد الطیالسی: ۹-۲۶۸ رقم: ۲۰۱۰) (مسند ابوعوانہ ۱:۴-۱۸۳، ۴-۱۷۱) (مسند ابویعلی ۱:۹-۵۶، رقم: ۵۹) (موارد الظمان: ۶۴۲، رقم: ۲۵۸۹) (مجمع الزوائد، ۱۰:۴-۳۷۳) (شرح السنۃ للبغوی، ۱۵:۶۰-۱۵۷ رقم: ۴۳۳۳ علاوہ ازیں امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی

marfat.com

مسند میں چھ مقامات پر روایت بیان کی ہے- تمام اسناد صحیح ہیں-

جلد اول صفحہ نمبر ۴ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی-

اسی جلد صفحہ ۲۸۱ پر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی-

پھر ۲: ۴۳۵ پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی-

پھر ۳: ۲۴۷، ۲۴۴، ۱۱۴ پر سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی-

فقط اتنا سبب ہے انعقا بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی
(حدائق بخشش)

ترجمہ:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا- جب قیامت کا دن ہوگا لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے- سب سے پہلے وہ حضرت آدم علیک الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے- آپ (ہمارے لیے) اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کریں- وہ فرمائیں گے کہ آج یہ منصب میرا نہیں- البتہ تم حضرت ابراہیم علیک الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں- پس لوگ حضرت ابراہیم علیک الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئیں گے وہ بھی فرمائیں گے- میں اس کا اہل نہیں ہوں- البتہ تم

marfat.com

حضرت موسیٰ علیک الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جاؤ اس لیے کہ وہ کلیم اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ علیک الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جاؤ۔ وہ روح اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) ہیں اور اس کا کلمہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے آج میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں۔ البتہ تم حبیب خدا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ ساری انسانیت میرے پاس آ جائے گی۔ میں کہوں گا ہاں اس منصب شفاعت کا اہل (آج) میں ہی ہوں۔ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ مجھے اس وقت محامد (حمدوں) کا الہام کیا جائے گا جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا جنہیں میں اس وقت بیان نہیں کرسکتا۔ (غرضیکہ میں ان محامد کے ساتھ رب تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھے کہا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اپنا سر انور اٹھایئے بولیے آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا' اے رب تعالیٰ میری امت میری امت' پس حکم ہوگا کہ جایئے اور جہنم سے اسے نکال لیجیے جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہے۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا (اور ایسے تمام افراد کو جہنم سے نکال لوں گا) پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا کروں گا اور اس کے

marfat.com

حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا- پس فرمایا جائے گا- اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اپنا سر انور اٹھایئے اور فرمایئے سنا جائے گا اور سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ میری امت میری امت، پس فرمایا جائے گا کہ جایئے اور جہنم سے اسے بھی نکال لیجیے جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہے- پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا- پھر واپس آ کر ان ہی محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا- پس فرمایا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر انور اٹھایئے اور بیان کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا اے رب تعالیٰ میری امت، میری امت- پس فرمایا جائے گا کہ جایئے اسے بھی جہنم سے نکال لیجیے- جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم، بہت کم اور بہت ہی کم ایمان ہے- پس ایسے شخص کو بھی جہنم کی آگ، آگ، آگ سے نکال لیجیے چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا-

حضرت حسن علیہ الرحمۃ ہی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہی ان لفاظ کو بھی بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چوتھی مرتبہ پھر واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد وثنا کروں گا- پھر اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا- پس فرمایا جائے گا- اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اپنا سر انور اٹھایئے اور بیان کیجیے سنا جائے گا اور سوال کیجیے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے- آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی- اس وقت میں عرض کروں گا

marfat.com

کہ اے رب تعالیٰ! مجھے اس شخص کو جہنم سے نکالنے کی اجازت دیجیے جس نے (ایک مرتبہ بھی صدق دل سے) کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے۔ باری تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی، اپنے جلال کی، اپنی کبریائی وعظمت کی، میں ضرور دوزخ سے اسے بھی آزاد کروں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔''

گویا اس حدیث مبارکہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ میدان حشر میں حساب وکتاب کا سلسلہ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم علیک الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ لم یزل میں خصوصی حمد وثنا اور التجا و دعا کے توسل سے ہی شروع ہوگا اور سب سے پہلے حضور نبی کریم روف الرحیم علیک الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے امت مصطفوی کا حساب وکتاب شروع ہوگا تاکہ یہ حشر کی گرمی میں زیادہ دیر مبتلا نہ رہے اور یہ بھی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کل قیامت کے دن بھی ''یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام'' ہی پکارا جائے گا۔ لیکن شان محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ اعتراف کر بھی لیا تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اسی لیے تو اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

کسی شاعر نے یوں قیامت کا نقشہ کھینچا ہے۔

گنہگار جب محشر میں فریاد کریں گے
آیا ہوں میں آیا ہوں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں گے

marfat.com

سر سجدے میں ہوگا کھل جائیں گی زلفیں
گنہگاروں کی بخشش کا جب اصرار کریں گے
یہ قہر و غضب میرا تیرے دشمن کے لیے ہے
تیرے چاہنے والوں سے تو ہم پیار کریں گے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں قبر شریف سے توسل ونِدا

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اصاب الناس قحط فی زمن عمر، فجآء رجل الی قبر النبی علیک الصلوٰة والسلام فقال: یا رسول اللہ! استسق لامتک فانھم قد ھلکوا، فاتی الرجل فی المنام فقیل له: ائت عمر فاقرئه السلام و اخبره اتکم مسقیون وقل له، علیک الکیس! علیک ایکس! فاتی عمر فاخبره فبکی عمر، ثم قال: یا رب! لا الو الا ما عجزت عنه

ابن عبدالبر النمری القرطبی (الاستیعاب (دار صادر، بیروت) ج۲ص۴۶۴)

خشثمة کما فی "الاصابة" ۳: ۴۸۴، والبیھقی فی واخرجه من ھٰذا الوجه ابن ابی "الدلائل، ۷: ۴۷" والخلیلی فی الارشاد ۱: ۳۱۳-۳۱۴ وابن عبدالبر فی "الاستیعاب" ۲: ۴۶۴، وقال الحافظ فی "الفتح" ۲: ۴۹۰، وقد روی

marfat.com

سیف فی الفتوح ان الذی رای المنام المذکور ھو بلال بن الحارث المذنی احد' الصحابة خلت اسنادہ صحیح' وقد صححه الحافظان ابن کثیر فی البدایة (۷/۱۰۱) وابن جحر فی "الفتح" (۲/۴۹۰) وقال ابن کثیر فی جامع المسانیه مسند- عمر- (۱/۲۲۳) اسنادہ جید قوی واقدا بن تیمیة بثبوته فی اقتضاء الصراط المستقیم (ص ۳۷۳) وقد سفی بعضھم لتفعین ھذا الاثر الصحیح القوی جداً (رفع المنارہ' ۲۶۳)

اس حدیث کو اس سند کے ساتھ ابن ابی خثیمہ نے روایت کیا جیسا کہ الاصابہ (۳:۴۸۴) میں ہے اور بیہقی نے الدلائل (۷:۴۷) میں خلیلی نے الارشاد (۱:۳۱۳:۳۱۴) میں ابن عبدالبر نے الاستیعاب (۲:۲۶۴) میں حافظ ابن حجر نے الفتح (۲:۴۹۰) میں روایت کیا ہے- سیف نے فتوح میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ خواب دیکھنے والے صحابیؓ حضرت بلال بن حارث المذنی میں (صاحب رفع المندہ) کہتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جس کو دو حفاظ حدیث ابن کثیر نے البدایہ (۷:۱۰۱) اور ابن جحد نے الفتح (۲:۴۹۰) میں روایت کیا ہے- حافظ ابن کثیر نے جامع المسانیہ میں مسند عمر کے تحت (۱:۲۲۳) میں اس کی سند کو جید قوی قرار دیا ہے- جبکہ ابن تیمیہ نے اپنی تصنیف اقتضاء الصراط المستقیم (ص ۳۷۳) پر اس کی تائید کی ہے-

marfat.com

حوالہ:

مصنف ابن ابی شیبہ کراچی ۱۲: ۳۲-۳۱، دلائل النبوۃ للبیہقی ۷: ۴۷ کنزل العمال ۸: ۴۳۱، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام ۱۳۰ کتاب الارشاد فی معرف علماء الحدیث، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (للخلیلی ۱: ۴-۳۱۳ بحوالہ رفع المنارۃ)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے- پھر ایک صحابی نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کی قبر اطہر پر آئے اور عرض کیا "یا رسول اللہ" علیک الصلوٰۃ والسلام آپ (اللہ پاک سے) اپنی امت کے لیے سیرابی مانگیے کیونکہ وہ ہلاک ہوگئی- پھر خواب میں نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام اس کے پاس آئے اور فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر اُسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دو کہ عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو- پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے- فرمایا اے اللہ عزوجل میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں-

حدیث پر بحث

حیرت ہے کہ بعض لوگوں نے اس صحیح الاسناد قوی حدیث کو بھی ضعیف قرار دینے کی کوشش کی ہے- انہوں نے مندرجہ ذیل اعتراض کیے ہیں-

marfat.com

اعتراض:

اس کا ایک راوی اعمش مدلس ہے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ اعمش اگرچہ مدلس ہے لیکن اس کی یہ روایت درج ذیل دو وجوہات کی بنا پر مقبول ہیں۔ چاہے اس کا ثابت ہو یا نہ ہو۔

(۱) اعمش کا ذکر دوسرے درجے کے مدلسین میں کیا گیا ہے اور یہ وہ مدلسین ہیں جن سے ائمہ نے اپنی صحیح کتب میں روایات لی ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اعمش کی یہ روایت مقبول ہے۔

(۲) دوسرا یہ کہ اگر ہم اعمش کا سماع ثابت ہونے پر ہی یہ روایت قبول کریں جیسا کہ تیسرے یا اس سے نچلے مدارج کے مدلسین کے معاملے میں کیا جاتا ہے تو اعمش کی یہ روایت مقبول ہوگئی کیونکہ اس نے ابو صالح ذکوان سمان سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں ''جب اعمش لفظ عن کے ساتھ روایت کرے تو اس میں احتمال تدلیس ہوتا ہے مگر جب اپنے بہت سارے شیوخ مثلاً ابراہیم، ابن ابو وائل، ابو صالح سمان وغیرہ سے روایت کرے تو ان کو اتصال پر محمول کیا جائے گا۔ (میزان الاعتدال ۴-۲۲۴)

علاوہ ازیں امام ذہبی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

marfat.com

دوسرا اعتراض:

علامہ ناصر الدین البانی اپنی کتاب التوسل احکامہ وانواعہ میں لکھتے ہیں ''ہم اس واقعے کو مستند نہیں مانتے کیونکہ مالک دار کی ثقاہت اور ضبط معروف نہیں اور اصول حدیث میں کسی راوی کے مستند ہونے کے لیے یہی دو بنیادی اصول ہیں۔ امام ابن ابی حاتم رازی نے کتاب الجرح والتعدیل (۴:۲۱۳) میں مالک دار کو بیان کرتے ہوئے ابو صالح کے علاوہ کسی اور راوی کا ذکر نہیں کیا جس نے اس سے روایت لی ہو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مجہول ہے۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوئی ہے۔ ابن حاتم جو خود شیخ الاسلام اور حافظ الحدیث ہیں' نے کسی ایک کا بھی ذکر نہیں کیا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو۔ اسی طرح حافظ منذری نے مالک دار کے بارے میں کہا ہے کہ میں اسے نہیں جانتا جبکہ امام ابن حجر ہیثمی نے بھی مجمع الزوائد میں ایسا ہی کیا ہے......''

جواب:

اس اعتراض کو بطلان مالک دار کے اس سوانحی تذکرے سے ثابت ہے جس کو ابن سعد نے مدنی تابعین کے دوسرے طبقے میں بیان کرتے ہوئے کچھ یوں لکھا ہے کہ مالک دار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات لے کر بیان کیں اس سے ابو صالح سمان نے روایات کیں وہ معروف

marfat.com

تھا۔ (الطبقات الکبریٰ ۵:۱۲)

مزید برآں یہ اعتراض حافظ خلیلی (م: ۴۴۵ھ) کے مالک دار پر تبصرے سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ ''مالک دار (کی ثقاہت) متفق علیہ ہے اور تابعین کی جماعت اس کی بہت تعریف کی ہے۔

(کتاب الارشاد فی معرفۃ علما اہل حدیث بحوالہ ارغام المبتدی الغبی بجواز التوسل بالنبی للبخاری ۹)

اس کے علاوہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے مالک دار کا جو سوانحی خاکہ بیان کیا ہے اس سے بھی یہ اعتراض رد ہوتا ہے۔

مالک بن عیاض، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام، اسے مالک دار کہا جاتا تھا اس نے نبی علیک الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا اور اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثیں سنی ہیں۔ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاذ، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات لی ہیں۔ اس سے ابو صالح سمان اور اس (مالک دار) کے دو بیٹوں عون اور عبداللہ نے روایات لی ہیں۔

امام بخاری علیہ الرحمتہ نے ''کتاب التاریخ الکبیر (۷:۵-۳۰۴) میں مالک دار سے بحوالہ ابو صالح ذکوان یہ روایت لی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ قحط میں کہا۔ ''اے پروردگار! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔

ابن ابی خیثمہ نے انہی الفاظ کے ساتھ ایک طویل روایت نقل کی ہے جس پر

marfat.com

ہم بحث کر رہے ہیں اور ہم نے فوائد داؤد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الضبی جیسے امام بغوی نے جمع کیا ہے۔ میں مالک دار سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن سعید بن یر بوع مخزومی روایت نقل ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن مجھے بلایا' ان کے ہاتھ میں سونے کا بٹوہ تھا جس میں چار سو دینار تھے اور مجھے حکم دیا کہ اسے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے جاؤں اور پھر اس نے بقیہ واقعہ بیان کیا۔

ابن سعد نے مالک دار کو اہل مدینہ تابعین کے پہلے طبقہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت لی ہیں اور وہ معروف تھا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے عیال کا نگران مقرر کیا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے اسے وزیر خزانہ بنا دیا اور اسی لیے اس کا نام مالک دار (گھر کا مالک) پڑ گیا۔

''اسماعیل قاضی نے علی بن مدینی سے روایت کیا ہے کہ مالک دار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خزانچی تھے۔''

ابن حبان نے الثقات (۵:۳۸۴) میں مالک دار کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (رفع المنارہ:۲۶۶)

اب اگر حافظ منذری اور امام ابن حجر ہیثمی نے مالک دار کے بارے میں کہا ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اسے ثقہ یا غیر ثقہ

marfat.com

کچھ بھی نہیں کہا- تاہم امام بخاری' ابن سعد' علی بن مدینی' ابن حبان اور حافظ ابن حجر عسقلانی جیسے دوسرے اجل محدثین بھی ہیں جو اسے جانتے ہیں- حافظ عسقلانی نے اس کا ذکر'' تہذیب التہذیب (۷:۲۲۶' ۸:۲۱۷) میں بھی کیا ہے مقام حیرت ہے کہ علامہ ناصر الدین البانی ان کے قول کو قبول و منتخب کرتے ہیں جو مالک دار کا معاملہ نہیں جانتے اور اسے ان لوگوں کے قول پر ترجیح دیتے ہیں جو اسے جانتے ہیں- علامہ البانی نے مالک بن عیاض حوالدار کے لقب سے مشہور ہے' کی روایات رد کی ہیں جبکہ کبارِ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں اپنا وزیر بنایا اور وزارت خزانہ جیسے اہم محکمے کی ذمہ داریاں تفویض کیں- علامہ البانی اس کے برعکس مالک دار کی نسبت کم مرتبے کے حامل لوگوں کی روایت قبول کرتے ہیں- ذیل میں اسی کی چند مثالیں دی جاتی ہیں-

(۱) انہوں نے یحییٰ بن عریان ہروی کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱:۴۹) میں حسن قرار دیا ہے- ان کی دلیل حافظ خطیب بغدادی کا' تاریخ بغداد (۱۴:۱۶۱) میں وہ قول ہے جس میں وہ یحییٰ بن عریان ہروی کو بغداد کا ایک محدث قرار دیتے ہیں- (ببغداد محدثا (وہ بغداد کا ایک محدث تھا)

یہ بیان بالکل واضح ہے- حافظ خطیب بغدادی نے یحییٰ بن عریان ہروی پر کوئی جرح و تعدیل کی' نہ ہی یہ ظاہر کیا کہ وہ کتنے بلند پائے کا محدث تھا یا اس کی روایات صحیح یا حسن تھیں' لیکن پھر بھی علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے-

(۲) ابو سعید غفاری کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲:۲۹۸) میں حسن کہا گیا

marfat.com

ہے- یہ بیان کرنے کے بعد کہ وہ مجہول نہیں رہا چونکہ اس سے روایت لینے والے دو راوی ہیں وہ لکھتے ہیں ''پس وہ تابعی ہے- حفاظ کی ایک جماعت نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے- لہٰذا حافظ عراقی کا (اس سے مروی روایت کی) اسناد کو جید کہنے میں کوئی حرج نہیں- اسی بات سے مجھے انشراح صدر حاصل ہوا اور میرا نفس اس پر مطمئن ہوا-''

سوال یہ ہے کہ ابو سعید غفاری اور مالک دار کے درمیان فرق کیوں؟

(۳) صالح بن خوات کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲:۶:۴۳۶) میں حسن قرار دیا ہے- کیونکہ ایک جماعت نے اس سے روایات لی ہیں اور ابن حبان نے ''الثقات'' میں اس کا ذکر کیا ہے-

جبکہ ہماری تحقیق کے مطابق حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے (تقریب التہذیب) (۱:۳۵۹) میں اسے مقبول کہا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ آٹھویں طبقہ میں سے تھا-

تو کیا پہلے طبقے کا راوی مالک دار حسن نہیں ہوگا؟

لہٰذا امام ابن ابی حاتم رازی کا سکوت مالک دار کے مجہول ہونے پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ وہ اس لیے سکوت اختیار کرتے ہیں کہ وہ راوی کے بارے میں جرح و تعدیل نہیں پاتے- پس عدم جرح و تعدیل سے مراد راوی کی جہالت نہیں کیونکہ جہالت جرح ہے جس کی سکوت سے صراحت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے- بلکہ حقیقت میں اس طرح سے راوی کا جہل ثابت کرنے کی

marfat.com

مخالفت کی جاتی ہے۔ کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن کے متعلق ابن حاتم رازی خاموش رہتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے ائمہ نے ان راویوں پر جرح و تعدیل کی ہے۔ کتب اسماء الرجال اس طرح کی مثالوں سے بھری پڑی ہیں۔

تیسرا اعتراض:

ابوصالح ذکوان سمان اور مالک دار کے درمیان انقطاع کا گمان ہے۔

جواب:

یہ گمان باطل ہے جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے بطلان کے لیے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ابوصالح بھی مالک دار کی طرح مدنی تھا اور اس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے حدیثیں روایت کی ہیں لہٰذا وہ مدلس نہیں۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ کسی سند کے اتصال کے لیے صرف معاصرت کافی ہے جیسا کہ امام مسلم نے ''الصحیح'' کے مقدمہ میں اس بات پر اجماع کا ذکر کیا ہے۔

چوتھا اعتراض:

اس روایت کا صحیح ہونا حجت نہیں کیونکہ اس کا دارومدار ایک ایسے شخص پر ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ صرف سیف بن عمر تمیمی کی بیان کردہ روایت میں اس کا نام بلال بیان کیا گیا ہے اور سیف نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

marfat.com

جواب:

یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ حجت کا دارومدار بلال پر نہیں بلکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل پر ہے۔ انہوں نے بلال کو اس کے فعل سے روکا نہیں بلکہ اسے تسلیم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی رو دیے اور فرمایا ''اے میرے پروردگار میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔''

لہٰذا قبر شریف پر آنے والا شخص خواہ وہ صحابی ہو یا تابعی اس کا عدم ذکر اس روایت کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

اس بحث کا ماحصل یہ ہے کہ مالک دار کی بیان کردہ روایت صحیح ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابتدا میں بیان کیا۔ شیخ محمد بن علوی مالکی لکھتے ہیں۔

''وہ حضرات جنہوں نے اس حدیث کا ذکر کیا یا روایت کیا ہے اور کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ یہ گمراہی و کفر ہے اور نہ انہوں نے متن حدیث پر کسی قسم کا اعتراض کیا۔ اس حدیث کا حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر صاحب علم نے حوالہ دیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ حفاظ حدیث میں ان کا جو مقام و مرتبہ اور علم و فضل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔''
(مفاہیم یجب ان تصحح: ۱۵۱)

marfat.com

اہم نکات

اس روایت سے مندرجہ ذیل اہم نکات مستنبط ہوتے ہیں۔

۱۔ توسل اور استمداد کی نیت سے زیارتِ قبور کے لیے جانا۔

۲۔ ابتلاء آزمائش کے وقت کسی فوت شدہ نیک ہستی کی قبر پر جاکر توسل کرنا اور اس سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اگر یہ فعل ناجائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کو ضرور منع فرماتے۔

۳۔ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کا قبر شریف پر آنے والے شخص کے خواب میں آکر اسے بشارت دینا اس بات پر دلیل ہے کہ غیر اللہ عزوجل اور فوت شدگان سے استعانت جائز ہے۔ کیونکہ اگر ایسا کرنا جائز نہ ہوتا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام اس شخص کو منع نہ فرماتے۔

۴۔ بعد از وصال مبارک ندائے یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) کا اثبات

۵۔ ندا استمداد اور توسل کا عمل خیر القرون سے چلا آ رہا ہے۔

۶۔ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس بعد از وصال بھی رشد وہدایت کا منبع ہے۔

marfat.com

سلطنت کا سربراہ انتظامی معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرورِ انبیاء علیک الصلوٰۃ والسلام ہونے کے باوجود ریاستی چینل کو نہیں توڑا اور درحقیقت نظم و نسق کی پاسداری کا سبق دیتے ہوئے قبر شریف پر آنے والے شخص کو سربراہ ریاست کے پاس جانے کا حکم فرمایا-

۸- قبر شریف پر آنے والے شخص نے حضور نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کو امت کا واسطہ دیا جس سے حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کے ساتھ بے پایاں محبت ظاہر ہوتی ہے-

۹- امت کو وسیلہ بنانے کا جواز-

۱۰- نبی علیک الصلوٰۃ والسلام کے سامنے غیر نبی علیک الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ بنانے کا جواز-

۱۱- جو شخص بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق استوار کرے اور اس نسبت کو پختہ کرے تو آقائے نامدار علیک الصلوٰۃ والسلام اپنے اس غلام کو ضرور اپنے دیدار سے مشرف فرماتے ہیں اور اپنی عطاؤں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے نام محمد علیک الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا پٹہ ڈالنے والے کو فیوض و برکات سے نوازتے ہیں-

۱۲- حضور نبی اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کو بعد از وصال بھی اپنی

marfat.com

امت یا اس کے کسی حکمران کی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے اور آپ علیک الصلوٰۃ والسلام ان کمزوریوں کا علم ہوتا ہے اور آپ علیک الصلوٰۃ والسلام ان کمزوریوں کو رفع کرنے کے لیے مختلف احکامات صادر فرماتے ہیں۔

١٣۔ عظیم اور اہل اللہ عزوجل ہستیوں سے ان کے وصال کے بعد راہنمائی طلب کرنا۔

١٤۔ آقائے دو جہاں علیک الصلوٰۃ والسلام کے بعد از وصال ملنے والے احکامات کو صحابہ اکرام علیہم الرضوان کا حق و سچ ماننا۔

١٥۔ خواب میں ملنے والے احکامات کا دوسروں پر نفاذ۔

١٦۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے موحد کے سامنے توسل و استمداد کی بات کی گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ سن کر رو پڑے اور اسے حق جان کر جواب دیا۔

١٧۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرور دو جہاں سے عشق کہ محبوب خدا علیک اصلوٰۃ والسلام کا ذکر سنتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رقت طاری ہوگئی۔

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی وصیت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔

لما مرض ابی اوصی ان یوتی بہ الی قبر النبی علیک الصلوٰۃ والسلام ویستاذن لہ ویقال ھذا ابو بکرؓ یدفن عندک "یا رسول اللہ" فان اذن لکم فادفنونی وان لم یوذن لکم فاذھبوابی الی البقیع فاتی بہ الی الباب فقیل ھذا ابو بکر قد استھی ان یدفن عند رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام وقد اوصانا فان اذن لنا دخلنا وان لم یوذن لنا انصرفنا فنودینا ادخلوا و کرامۃ سمعنا کلاما ولم نرا احدا

ترجمہ: جب میرے والد بیمار ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کے پاس لے جانا اور (اجازت) طلب کرنا اور کہنا یہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ "یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس دفن کر دیں اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے جنت البقیع میں لے جانا بس آپ کو حجرہ مبارک کے دروازے پر لے جایا گیا اور کہا گیا یہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کے پاس دفن کی خواہش رکھتے ہیں اور انہوں نے ہمیں وصیت کی کہ اگر آپ ہمیں اجازت دے دیں تو ہم داخل ہو جائیں اور اگر اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں۔ پس ہمیں آواز دی گئی کہ تم داخل کر دو۔ ہم نے کلام سنا اور کسی کو دیکھا نہیں۔ (حوالہ الخصائص الکبریٰ)

marfat.com

سبز گنبد دے اندر جو بج دی سی تھاں
مصطفیٰ دے یاراں دے کم آ گئی

دوسری روایت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رایت الباب قد فتح فسمعت قائلا یقول ادخلو الحبیب الی حبیبہ فان الحبیب الی الحبیب مشتاق (الخصائص الکبریٰ ۲:۲۸۱-۲۸۲)

ترجمہ: میں نے دروازہ دیکھا کہ وہ کھل گیا اور میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا کہ دوست کو دوست کے ساتھ ملا دو۔ بے شک دوست دوست کے ساتھ ملنے کا مشتاق ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی امام رازی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کے سامنے دروازے پر لایا گیا اور آواز دی گئی ''السلام یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دروازے پر حاضر ہیں تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوسرے دوست کے ہاں داخل کر دو۔'' (جمال الاولیاء ۲۹)

ان روایات سے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ واضح ہو گیا کہ آپ وصیت فرما رہے ہیں کہ جا کر بارگاہ مصطفوی میں عرض کرنا اور اس کے بعد جو حکم

marfat.com

ہوگا اس پر عمل کرنا اور یہ بات اس وقت کہی جاتی ہے جب یقین ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور سنتے بھی ہیں اور اس کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے موقع پر بھی ان کا ایک عمل بھی ان کے اس عقیدہ کی تائید کرتا ہے اور لفظ ''یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) بھی ثابت ہوا

غلام احمد مختار یوں پہچانیں جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یارسول اللہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ کار:

انہ کان اذا قدم من سفر دخل المسجد ثم اتی الی القبر المقدس فقال یا رسول الله السلام علیک

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد میں آتے پھر قبر اقدس (علیک الصلوٰۃ والسلام) پر حاضری دیتے اور کہتے ''اے اللہ تعالیٰ کے رسول علیک الصلوٰۃ والسلام آپ پر سلام ہو۔'' (مواہب اللدنیہ ۲:۳۸۷)

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں۔

marfat.com

ان السلام علی من لا یشعر ولا یعلم بالمسلم محال

ترجمہ: بے شک مسلمان کے لیے محال ہے کہ ایسے آدمی کو سلام کرے جو کہ عقل وشعور اور علم نہیں رکھتا ہو۔ (الروح:۱۴)

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ:

انہ جآء الیٰ قبر النبی (علیک الصلوٰۃ والسلام) وقال یا رسول اللہ استسق لا متک

ترجمہ: آپ حضور اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیے۔ (شواہد الحق:۱۳۸)

اس کے تحت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

ففیہ الندا لہ بعد وفاتہ والخطاب بالطلب منہ ان یستسقی لا متہ

ترجمہ: اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی ظاہر حیات کے بعد ندا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی امت کے لیے بارش کی دعا مانگنے کی طلب کے ساتھ خطاب ہے۔ (شواہد الحق:۱۳۸)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیتے ہیں در بے بہا دیے ہیں

marfat.com

ابن قیم کے نزدیک خطاب اور ندا قوت سماعت کے بغیر درست نہیں اور سماعت کی قوت کا ہونا حیات پر دلیل ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ندا:

حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی وفات کے بعد اشعار کی صورت میں مرثیہ لکھا عرض کرتی ہیں۔

الا یا رسول اللہ انت رجاء نا

ترجمہ: یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) آپ ہماری امید ہیں۔ (زرقانی علی لمواہب جلد ۸ ص ۲۸۴)

اس پر علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ففیھا النداء مع قولھا انت رجائنا وسمع تلک المرثیہ الصحابہ ولم ینکر احد قولھا: یا رسول اللہ انت رجاء نا

ترجمہ: ان کے قول میں نداء ہے اور اس مرثیہ کو تمام صحابہ اکرم علیہم الرضوان نے سنا لیکن کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔ (یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ ہماری امید ہیں۔ (شواہد النبوۃ: ۱۳۳)

مام غزالی حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کا عقیدہ:

واحضر قلبک النبی (علیک الصلوٰۃ والسلام) وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

marfat.com

ولیصدق املک حتیٰ بہ یبلغہ ویرد علیک ماھو او فی منہ

ترجمہ: پس تو اپنے دل میں حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو جلوہ گر مان کر عرض کرا ے نبی محترم! (علیک اصلوٰۃ والسلام) آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات کا نزول ہو اور اس بات پر یقین رکھ کر میرا سلام آپ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے اور آپ اسے اس سے بہتر جواب سے نوازتے ہیں۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۱۶۹)

علامہ ابن تیمیہ کا عقیدہ یا ایہا النبی پکارنا:

قد شرع لنا اذا دخلنا المسجد ان نقول السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کما نقول ذالک فی اخر صلاتنا بل قد استحب ذالک لکل من دخل مکانا لیس فیہ احد: ان یسلم علی النبی (علیک الصلوٰۃ والسلام) لما تقدم من ان السلام علیہ یبلغہ من کل موضع

ترجمہ: تحقیق ہمارے لیے مشروع کیا گیا کہ جب ہم مسجد میں داخل ہوں تو یہ کہیں ''السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ'' جیسے کہ ہم نماز کے آخر میں کہتے ہیں بلکہ اس طرح حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) پر سلام بھیجنا ہر اس آدمی کے لیے مستحب ہے جو کہ ایسی جگہ داخل ہو جہاں پر کوئی آدمی نہ ہو بسبب اس کے جو (احادیث) گزر چکی ہیں کہ نبی اکرم (علیک الصلوٰۃ والسلام) پر پڑھا جانے والا سلام ہر جگہ سے آپ تک پہنچ جاتا ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم: ۳۶۶)

marfat.com

مـولای صـل وسـلـم دائـمـاً ابداً
عـلـیٰ حبیبک خیـر الـخـلـق کلهم

مفسرقرآن محمداسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا بیان:

لا تـجـعلوا محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسمہ ولکن وقـروہ وعـظـمـوہ وقـولـو یـا رسـول اللہ ویا نبی اللہ ویا ابا القاسم

ترجمہ: حضوراکرم علیک الصلوٰۃ والسلام کو نام لے کر نہ پکارو بلکہ عزت وتعظیم سے پکارو اور کہو یارسول اللہ یا نبی اللہ یا ابا القاسم (علیک الصلوٰۃ والسلام) (تفسیر روح البیان جلداول ص۹۲۳)

ہرنی نے مشکل میں یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

عـن ام سـلـمـة کـان الـنـبـی صـلـی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صـحـرآء فـنـادتـہ ظبیہ یا رسول اللہ قال ما حاجتک قالت صـادنـی ھـٰذا الاعـرابـی ولـی خشـفـان فی ذالک الجبل فـاطلقنی حتیٰ اذھب فارضعھما وارجع قال او تفعلین قالت نـعـم فا طلقھا فذھبت ورجعت فاوثقھا فانتبہ الاعرابی وقال یا رسول اللہ لک حاجة قال تطلق ھٰذہ الظبیة

ہرن نے بھی مشکل کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ندا کی اور اس کو

marfat.com

کامیابی ہوئی اسی شفا شریف میں ہے۔

ما استقبله شجر ولا جبل الا قال له السلام علیک یا رسول الله

(شفا شریف جلد اول صفحہ نمبر ۲۵۹)

جو درخت یا پہاڑ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آتا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرتا یہ تو شجر و حجر ہیں کعبہ معظّمہ جو تمام عالم کے مسلمانوں کا قبلہ عبادت ہے۔ جس کی طرف ہم سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں وہ خود روضہ طاہرہ پر حاضر ہو کر یہ ندا اسلام عرض کرے گا۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث علیہ الرحمۃ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

''ابن مردویہ واصبہانی در ترغیب وترہیب و دیلمی بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما آوردہ اند کہ آنحضرت فرمودند کہ چوں روز قیامت شود کعبہ رامز شتہا مانند عروس بزیب و زینت آراستہ بحشر گاہ برند۔ در اثنائے راہ بر قبر من گزار افتد پس کعبہ بزبان فصیح بگوید کہ ''السلام علیک یا محمد در جواب بگوید کہ ''وعلیک السلام یا بیت اللہ با تو امت من چہ سلوک کرد تو با نہا چہ سلوک خواہی کرد کعبہ بگوید کہ ''یا محمد'' ہر کہ از امت تو بزیارت من آمد پس من او را کفایت کنم و شفیع او خواہم شد از طرف او خاطر خود را فارغ دار وہر کہ بزیارت من نرسید بس تو ارا کفایت کن و شفیع اوشو (تفسیر فتح العزیز پارہ الم ص ۵۷۴)

ترجمہ: یعنی ابن مردویہ واصبہانی ترغیب وترہیب میں اور دیلمی نے حضرت

marfat.com

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہو فرشتے کعبہ معظمہ کو دلہن کی طرح زیب و زینت سے سجا کر محشر میں لے جائیں گے۔ اثنائے راہ میں میری قبر مبارک پر گزر ہو تو کعبہ زبان فصیح سے عرض کرے ''السلام علیک یا محمد میں جواب میں فرماؤں'' وعلیک السلام یا بیت اللہ'' تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ کعبہ عرض کرے گا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا جو امتی میری زیارت کے لیے آیا میں اس کے لیے کفایت کروں گا اور اس کا شفیع ہوں گا۔ آپ اس کی طرف سے خاطر جمع رکھیں اور جو میری زیارت کو نہ پہنچا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے لیے کفایت کریں اور اس کے شفیع ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روضہ طاہر پر عرض سلام بہ ندا شرک نہیں ورنہ مولوی اسماعیل سردار وہابیہ کے عقیدہ پر کعبہ بھی مشرک ولاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کعبہ بھی شفاعت کرے گا اور حضور بھی شفاعت فرمائیں گے اور وہ شفاعت عاصیوں کی مغفرت کا ذریعہ ہوگی۔ والحمد للہ

امام علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ خلاصۃ الوفا میں فرماتے ہیں۔

حکاہ اصحابنا عن العتبی مستحسنین لہ کنت جالساً عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء اعرابی فقال السلام علیک یا رسول اللہ سمعت اللہ تعالیٰ یقول والو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفر واللہ الاتہ

marfat.com

وقد جئتک مستغفراً من ذنبی مستشعحاً بک الیٰ ربی ثم انشاء یقول (خلاصہ الوفا صفحہ ۵۸)

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

(خلاصہ الوفاء صفحہ ۵۸)

قال ثم انصرف فغلبتنی عینای فرایت النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فقال یا عنبی الحق الاعرابی فبشره بان الله قد غفر له

ترجمہ: یعنی ہمارے اصحاب نے مستحسن جان کر عتبی سے نقل کیا کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ طاہرہ میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو انھم الایۃ تو اے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آپ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنے اور پروردگار عالم کے حضور آپ کی شفاعت طلب کرنے حاضر ہوا ہوں۔

پھر وہ اعرابی یہ اشعار پڑھنے لگا۔

marfat.com

اے بہتر ان سب سے جو زیر زمین مدفون ہوں
ہو معطر ان کی خوشبوؤں سے گورستان کی خاک
میری جان اس قبر پر قربان کہ جس میں آپ ہیں
اس میں ہے جود وعفاف وموہبت اے جان پاک

اعرابی تو یہ عرض ومعروض کر کے روانہ ہوا اور مجھے نیند آئی حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ اے عتبی اس اعرابی سے مل کر اس کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمائی۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ قصیدہ اطیب النغم میں فرماتے ہیں

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ ویاخیر ما مول ویاخیر واھب

تم پر درود کبریا اے بہترین کائنات اے بہترین امید کہ اے بہترین صاحب عطا۔

ویاخیر من یرجی لکشف رزیۃ ومن جودہ فاق جود السحائب

اے بہترین ان جن دفع مصیبت کی امید فائق ہے جو دابر سے سرکار کی جود وسخا۔

فاشھد ان اللہ راحم خلقہ وانک مفتاح لکنز المواھب

marfat.com

شاہد ہوں میں اس پر کہ حق رحم ہے اپنے خلق پر اور ذات عالی آپ کی مفتاح گنج ہر عطا۔

وانک اعلیٰ المرسلین مکانةً وانت لهم شمس هم كا الثواقب

سب مرسلوں میں آپ کا اعلیٰ ہے بے شک مرتبہ مہر درخشاں آپ ہیں مثل کواکب انبیاء

وانت شفيع يوم لا ذو شفاعة بمغن كما اثنیٰ سواد بن قارب

اس روز شافع آپ ہیں جس دن کوئی شافع نہیں حاجت روا جیسا سواد ابن قارب نے کہا۔

وانت مجير من هجوم ملمة اذا انشب فی القلب شر المخالب

سختی کے حملوں سے تمہیں دو گے پناہ اے شاہ دین جب دل میں پنجے ڈال دے بدتر مصیبت کی بلا

فما انا اخشیٰ اذمة مد لهمة ولا انا من ريب الزمان براهب

اندیشہ پھر کیا ہو مجھے غم کے چہ تاریک سے اور کیسے خائف کر سکے ریب زمان بے وفا

فانی منکم فی قلاع حصينة وحد حديد من سيوف المحارب

marfat.com

ہوں میں پناہ گیر آپ کے محفوظ قلعوں میں شہا کیا کر سکے گی پھر مرا تیغ یل جنگ آزما۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدہ میں ندائیں بھی کیں۔ حضور علیک الصلوٰۃ والسلام سے مدد بھی چاہی آپ کو واہیں اور دافع بلا و مصیبت بھی مانا۔ آپ کو شفیع و حاجت روا بھی کہا آپ کی ذات پر بھروسہ بھی کیا۔ عطاؤں کی کنجیاں بھی آپ ہی کے ہاتھ میں بتائیں۔ دیکھیے مولوی اسماعیل دہلوی سردار وہابیہ کے ماننے والے شاہ صاحب پر بھی حکم شرک کرتے ہیں یا یہ حربہ دوسروں کے لیے ہی کام میں لایا جاتا ہے اور اپنوں کا کوئی فعل قابل گرفت نہں۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اے محمد گر قیامت را بر آری سر ز خاک
سر بر آور و دیں قیامت درمیان خلق بیں

فا طلقها فخرجت تعدوا فی الصحرآء وتقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس علیک الصلوٰۃ والسلام صحرا میں تھے۔ ایک ہرنی نے ندا کی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام فرمایا کیا حاجت ہے۔ عرض کیا مجھ کو اس اعرابی نے پکڑ لیا اور اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے بچے ہیں مجھے کھول دیجیے تاکہ میں جا کر ان کو دودھ پلا آؤں۔ فرمایا کیا ایسے کرے گی۔ عرض کی ہاں حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) نے اس کو

marfat.com

کھول دیا وہ چلی گئی اور واپس آ گئی- پس آپ نے اس کو باندھ دیا- اعرابی جاگ پڑا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کچھ حکم ہے- فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے- پس اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا- وہ جنگل میں دوڑتی ہوئی نکل گئی اور پڑھتی تھی-

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ (خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۴۰، شفاء شریف جلد اول ص ۲۵۵)

اس روایت نے ثابت کر دیا کہ جنگل کے جانور بھی مصیبت اور مشکل وقت میں یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکارتے ہیں- لیکن اس دور کے مسلمان کہلوانے والے بدعت وشرک کہتے ہیں- ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے-

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

ندائے یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواز اور بحث ونظر:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن ہم رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے-

یہ آنے والا شخص حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو پیکر انسانی میں آئے تھے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے جس شکل میں چاہیں متشکل ہو سکتے

marfat.com

ہیں۔فرشتوں کی حقیقت اور انسان اور فرشتہ میں باعتبار حقیقت کون افضل ہے۔

اس آنے والے نے کہا ''یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ کو اسلام کے متعلق بتلائیے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اس حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''یا محمد'' کے ساتھ ندا اور خطاب کیا ہے۔بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ فرشتوں کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''یا محمد'' کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا جائز ہے اور آپ کی امت کے لیے ناجائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لے کر آپ کو بلانا امت پر حرام کر دیا ہے۔اس لیے ''یا محمد'' کہنا ناجائز ہے۔البتہ ''یا رسول اللہ'' ''یا نبی'' کہنا چاہیے۔ان کا استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے ہے۔

لا تجعلوا دعآء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً (نور ۶۳)

ترجمہ: رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔(کنز الایمان)

مانعین کا استدلال اس وقت صحیح ہوگا جب دعا کا معنی بلانا اور پکارنا ہو اور دعا کی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اضافت' اضافت الی المفعول ہو یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح نہ بلاؤ جیسے ایک دوسرے کو بلاتے ہو اور اس آیت میں زیادہ ظاہر اور نظم قرآن مجید کے قریب۔یہ ترکیب ہے کہ یہ اضافت الی الفاعل ہے۔یعنی رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو ایسا نہ قرار دو جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو یا دعا کا معنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ہے۔**یعنی رسول اللہ**

marfat.com

تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض نہ کرو اور اپنے خلاف آپ کی دعا کو اپنی دعاؤں کی طرح نہ قرار دو۔

کیونکہ آپ کی دعا حتماً قبول ہوئی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

(۱) مبرد اور تفال نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جو حکم دیتے ہیں اور تم کو بلاتے ہیں' اسے تم آپس میں بلانے کی طرح نہ قرار دو کیونکہ آپ کا حکم دینا فرض اور لازم ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اس آیت کے بعد یہ ارشاد ہے۔

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیمO (نور ۶۳)

ترجمہ: تو وہ ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔ (کنزالایمان)

(۲) سعید بن جبیر نے یہ تفسیر کی ہے جس طرح تم (عامیانہ انداز سے) ایک دوسرے کو ندا کرتے ہو اس طرح آپ کو ندا نہ کرو بلکہ آپ کو تعظیم سے پکارو۔ یا محمدٗ یا ابا القاسم نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہو۔

(۳) آپ کو بلند آواز سے نہ بلاؤ کیونکہ قرآن مجید میں ان لوگوں کی مدح ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آواز پست رکھتے ہیں۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے اپنے خلاف رسول اللہ تعالیٰ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا (ضرر) سے ڈرو کیونکہ آپ کی دعا عام لوگوں کی طرح نہیں، اس کی قبولیت حتمی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۱۰) مطبوعہ دار الفکر بیروت

(ا) آپ کو "یا محمد" کے ساتھ ندا کرنا اس صورت میں منع ہے جب اس ندا سے آپ کو بلانا مقصود ہو، جیسے ہم نام لے کر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں مطلقاً "یا محمد" کہنا منع نہیں ہے۔

(ب) لفظ "محمد" کے دو اعتبار ہیں ایک لحاظ سے یہ آپ کا نام اور علم ہے جب اس لفظ سے آپ کا شخص کریم مراد ہو اور ایک اعتبار سے یہ آپ کی صفت ہے اور سعید بن جبیر کی تفسیر کے مطابق لفظ "محمد" سے آپ علم اور نام مراد لے کر "یا محمد" (علیہ السلام) کہنا منع ہے اور بہ حیثیت صفت کے "یا محمد" کہنا جائز ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کو "یا محمد" کہنا اسی صورت پر محمول ہے۔

علامہ ابن قیم جوزیہ لکھتے ہیں۔

ویقال احمد فھو محمد کما یقال علم فھو معلم وھٰذا علم وصفة اجتمع فیہ الامران فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (جلاء الافہام ص ۹۲) مطبوعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد۔

ترجمہ: کہا جاتا ہے اس کی حمد کی گئی تو وہ محمد ہے، جس طرح کہا جاتا ہے اس نے تعلیم دی تو وہ معلم ہے، لہٰذا یہ (لفظ محمد) علم (نام) بھی ہے اور صفت بھی اور آپ کے حق میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں۔

نیز علامہ ابن قیم لکھتے ہیں۔

marfat.com

"والوصفية فيهما لا تنافى العلمية وان معناهما مقصود"

(جلاء الافہام ص ۱۱۳)

ترجمہ: محمد اور احمد میں وصفیت علمیت (نام ہونے) کے منافی نہیں ہے اور ان دونوں معنوں کا قصد کیا جاتا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ الباری لکھتے ہیں:

"او قصد به المعنى الوصفى دون المعنى العلمى" (مرقات جلد اول ص ۵۱) مطبوعہ امدادیہ ملتان ۱۳۹۰ھ

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو "یا محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہا تو اس سے لفظ "محمد" کے وصفی معنیٰ کا ارادہ کیا اور علمی (نام کے) معنیٰ کا ارادہ نہیں کیا۔ مولوی شبیر احمد عثمانی نے بھی ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اس جواب کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الملہم جلد اول ص ۱۶۲) مطبوعہ مدینہ پریس بجنور۔

(ج) لفظ "محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے آپ کا علم اور نام ہی مقصود ہو۔ لیکن آپ کو بلانا مقصود نہ ہو صرف اظہار محبت اور ذوق وشوق سے محض آپ کے نام کا نعرہ لگانا مقصود ہو جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

امام مسلم حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں ہے کہ

فصعد الرجال والنساء فوق البيوت و تفرق الغلمان والخدم فى الطريق ينادون يا محمد، يا رسول الله، يا

marfat.com

محمد، یا رسول الله (صحیح مسلم جلد۲ص۴۱۹)

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام، راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے "یا محمد" "یا رسول، یا محمد، یا رسول- حافظ ابن کثیر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے احوال میں لکھتے ہیں-

وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ (البدایہ والنہایہ جلد۶ص۳۲۴) دار الفکر بیروت-

اس زمانہ میں مسلمانوں کا شعار "یا محمد" (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہنا تھا-

حافظ ابن اثیر نے بھی اسی طرح لکھا ہے- (الکامل فی التاریخ جلد۲ص۲۴۶) عربیہ بیروت

(د) لفظ "یا محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ذکر کرنا اور آپ کو یاد کرنا مقصود ہو پھر بھی "یا محمد" کہنا جائز ہے- امام بخاری علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں-

"عن عبدالرحمن بن سعد قال خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد" (الادب المفرد ص۲۵۰)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سن ہو گیا، ایک شخص نے کہا اس کو یاد کرو جو تم کو سب سے زیادہ محبوب ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا "یا محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

''یا محمد'' کہنے کے جواز پر سب سے واضح اور صریح دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا فرمائی جس میں ''یا محمد'' کے الفاظ موجود ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حافظ ابن تیمیہ نے اس حدیث کو جامع ترمذی، سنن نسائی اور متعدد کتب حدیث کے حوالوں سے نقل کیا ہے اور اس میں ''یا محمد'' کے الفاظ ہیں (مجموعہ الفتاویٰ جلد اول ص ۲۶۷)

غیر مقلدین کے مشہور عالم عبدالرحمٰن مبارک پوری نے اس حدیث کو امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام حاکم اور طبرانی کے حوالوں سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور اس میں ''یا محمد'' کے الفاظ ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۳۸۲) نشر السنۃ ملتان

اور امام ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول والذی نفس ابی القاسم بيده لينزلن عيسیٰ بن مريم اماماً مقسطاً وحكما عدلا فليكسرن الصليب وليقتلن الخنزير، وليصلحن ذات البين و ليذهبن الشحنا و ليعرضن عليه المال فلا يقبله ثم لئن قام علی قبری فقال يا محمد لا جبة (مسند ابو یعلیٰ جلد ۶ ص ۱۰۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔عیسیٰ بن مریم ضرور نازل ہوں گے۔ وہ منصف امام' اول عادل حاکم ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔خنزیر کو قتل کریں گے' لوگوں کی صلح کرائیں گے۔بغض کو دور کریں گے۔ ان پر مال پیش کیا جائے گا وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ پھر بہ خدا اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوکر ''یا محمد'' کہیں تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

اس حدیث کا حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے بھی ذکر کیا ہے' اور اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر میں حیات پر استدلال کیا ہے۔
(المطالب العالیہ جلد۴ص ۳۴۹) مطبوعہ مکہ مکرمہ

اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''یا محمد'' کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں۔

بیہقی' امام علقمہ و امام اسود اور ابونعیم' امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی ''**لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول الله یا نبی الله**''

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو یا نبی اللہ' یا رسول اللہ کہو' اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ لہٰذا علماء تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا

marfat.com

مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔ (تجلی الیقین ص ۲۶)

ہوسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے قرآن مجید میں سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے کر نہیں پکارا۔ وگرنہ احادیث قدسیہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بکثرت ''یا محمد'' کے ساتھ خطاب کیا ہے اور ندا کی ہے اور ہمارے نزدیک احادیث بھی حجت ہیں۔

امام بخاری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔

فقال الجبار یا محمد قال لبیک و سعدیک قال انه لا یبدل القول لدی کما فرضت علیک فی ام الکتاب فکل حسنة بعشر امثالها فهی خمسون فی ام الکتاب وهی خمس علیک (صحیح بخاری جلد۲ص ۱۱۲۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یا محمد'' آپ نے کہا میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں نے جس طرح آپ پر ام الکتاب میں (نمازیں) فرض کی ہیں۔ تو ہر نیکی دس گنی ہے۔ لہٰذا ام الکتاب میں پچاس نمازیں ہیں اور آپ پر پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔

امام مسلم' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث معراج روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔

فلم ارجع بین ربی وبین موسیٰ علیه السلام حتیٰ قال یا محمد

marfat.com

انهن خمس صلوات کل یوم ولیلة" (صحیح مسلم جلد اول ص۹۱)
میں اپنے رب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مسلسل آتا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یا محمد'' ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔

امام ترمذی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس میں ہے کہ:

فاذا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورة فقال یا محمد قلت ربی لبیک قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ الحدیث قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث صحیح سالت محمد بن اسماعیل عن هذا الحدیث فقال هذا صحیح (جامع ترمذی ص۴۶۶)

ترجمہ: اچانک میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یا محمد'' میں نے کہا اے میرے رب میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ملاء اعلیٰ کس چیز میں بحث کر رہے ہیں۔ الحدیث امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

نیز امام ترمذی علیہ الرحمۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔

قال اتانی ربی فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیک ربی وسعدیک (جامع ترمذی ص۴۶۶)

marfat.com

ترجمہ: میں نے (خواب میں) اپنے رب کو حسین ترین صورت میں دیکھا میرے رب نے کہا یا محمد! میں نے کہا اے میرے رب میں حاضر ہوں۔

یہ دونوں حدیثیں جامع ترمذی کے قدیم نسخوں کے متن میں درج ہیں۔ نور محمد نے اپنے ایڈیشن میں ان حدیثوں کو حاشیہ میں نسخہ کے عنوان سے درج کیا ہے۔ تحفۃ الاحوذی میں بھی یہ حدیثیں ترمذی کے متن میں درج ہیں۔ امام احمد علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے۔

اتانی ربی عزوجل اللیلۃ فی احسن صورۃ احسبہ یعنی فی النوم فقال یا محمد تدری فیما یختصم الملا الاعلیٰ الحدیث (مسند احمد جلد اول ص ۳۶۸) مطبوعہ اسلامی بیروت

ترجمہ: ایک رات کو یعنی خواب میں میرے پاس میرا رب عزوجل حسین ترین صورت میں آیا اور فرمایا ''یا محمد'' کیا آپ (ازخود) جانتے ہیں کہ ملا اعلیٰ کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟

امام احمد، عبدالرحمٰن بن عائش کی سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں اس میں ہے

اتانی ربی عزوجل اللیلۃ فی احسن صورۃ قال یا محمد

ترجمہ: آج رات میرے پاس میرا رب عزوجل بہترین صورت میں آیا اور فرمایا یا محمد (مسند احمد جلد ۴ ص ۶۶)

marfat.com

امام بن جوزی نے اس حدیث کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اس میں ہے۔

رایت ربی تعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد (العلل المتناہیر جلد اول ص ۱۶) مطبوعہ اثریہ فیصل آباد

ترجمہ: میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا اس نے فرمایا یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام ابن جوزی نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن عائش کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اس میں ہے کہ

یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلیٰ (الیٰ ان قال) یا محمد! اذا صلیت فقل اللھم انی اسئلک الطیبات وترک المنکرات وحب المساکین وان تتوب علی واذا اردت فتنه فی الناس فتر فنی غیر مفتون (العلل المتناہیر جلد اول ص ۱۹-۱۸)

ترجمہ: یا محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ملاء اعلیٰ کس چیز میں بحث کر رہے ہیں (اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا) یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آپ نماز پڑھیں تو یہ دعا کریں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اچھی چیزوں کے حصول اور بری چیزوں کے ترک کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں سے محبت کا اور میری توبہ کی قبولیت کا اور جب تو لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر فتنہ کے اٹھالینا

امام ابن جوزی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو

marfat.com

روایت کرتے ہیں اس میں ہے کہ

فاذا انا بربی عزو جل فی احسن صورۃ فقال یا محمد اندری فیما یختصم الملاء الاعلیٰ (العلل المتناہیر جلد اول ص ۱۹)

ترجمہ: پس اچانک میرے سامنے میرا رب عزوجل حسین ترین صورت میں تھا اس نے فرمایا یا محمد! کیا آپ جانتے ہیں ملاء اعلیٰ کس بات میں جھگڑا رہے ہیں

امام ابن جوزی علیہ الرحمۃ دیگر اسانید سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

علامہ زبیدی نے اس حدیث کو امام ترمذی' امام طبرانی اور امام حاکم کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین جلد ۵ ص ۷۸-۷۷) میمنہ مصر امام بخاری حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شفاعت کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔

فیقال یا محمد ارفع راسک وقل یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۱۸)

ترجمہ: پھر کہا جائے گا یا محمد اپنا سر اٹھایئے' کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم' امام ابن ماجہ' امام احمد علیہم الرحمۃ نے بھی روایت کیا ہے۔ (صحیح مسلم جلد اول ص ۱۰۹ سنن ابن ماجہ ص ۳۲۹' مسند احمد جلد اول ص ۱۹۸)

marfat.com

نیز امام بخاری حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت روایت کرتے ہیں (صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۱۰۸)

امام ابوعوانہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

حوالہ (مسند ابوعوانہ جلد اول ص ۱۷۷) التوزیع مکہ مکرمہ

امام ابو یعلی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ (مسند ابو یعلی الموصلی جلد ۳ ص ۲۶۹) ترات بیروت

امام ابو یعلی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ (مسند ابو یعلی الموصلی جلد ۳ ص ۱۸۸)

امام ابوالرزاق روایت کرتے ہیں

عن الحسن ان النبی صلی الله علیه وسلم اتخذ عسیبا یسکت به الناس فارحی الله الیه یا محمد لا تکسر قرون امتک فما رئی العسیب معه بعد'' (المصنف جلد ۳ ص ۱۸۵)

ترجمہ: حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاخ رکھی جس سے لوگوں کو خاموش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی ''یا محمد'' اپنی امت کے سروں کو نہ توڑیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس وہ شاخ نہیں دیکھی گئی۔

علامہ علی متقی ہندی ٔنرسی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

marfat.com

عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم عن الروح الامین جبرائیل عن الله عزوجل قال یا محمد اکثر من صنائع المعروف فانها تقی مصارع السوء الحدیث (کنزل العمال جلد۶ ص ۵۹۷)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا یا محمد! بہ کثرت نیک کام کیا کریں کیونکہ نیکیاں ناگہانی آفات سے بچاتی ہیں۔

امام بخاری نے کہا اس حدیث کی سند میں ایک راوی نصر بن باب ہے جس پر لوگ جھوٹ کی تہمت لگاتے ہیں۔ یعنی یہ حدیث ضعیف ہے۔ لیکن فضائل اعمال میں حدیث ضعیف معتبر ہوتی ہے۔

عن عیاض بن حمار المجاشعی ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم فی خطبة الا ربی او ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم علمنی یوم هٰذا فذکر الحدیث قال یا محمد انما بعثتک لا بتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتاباً لا یغسله الماء تقراه نائما ویقظان الحدیث (سنن کبریٰ جلد۹ ص۲۰)

ترجمہ: عیاض بن حمار مجاشعی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن دوران خطبہ فرمایا۔ سنو میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جو

marfat.com

چیزیں تم کو نہیں معلوم وہ تم کو بتلاؤں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے آج علم دیا ہے پھر فرمایا ''یا محمد'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں نے تم کو امتحان میں ڈالنے کے لیے مبعوث کیا ہے اور میں تمہاری وجہ سے (بھی) امتحان لوں گا اور میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس کو پانی نہیں دھو سکتا۔ تم اس کو نیند اور بیداری میں پڑھتے ہو۔ الحدیث

نیز امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں ندا کے الفاظ موجود ہیں۔

عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله عزوجل ذوی لی الارض حتیٰ رایت مشارقها ومغاربها واعطانی الکنزین الاحمر والابیض فان ملک امتی سیبلغ ما ذوی لی منها و انی سالت ربی عزوجل ان لا یهلکهم بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من غیرهم فیهلکهم وان لا یلبسهم شیعا ویذیق بعضهم باس بعض فقال ''یا محمد'' اذا اعطیت عطاء فلا مرد له انی اعطیتک لا متک ان لا یهلکوا بسنة عامة وان لا اسلط علیهم عدوا من غیرهم فیستبیحهم ولو اجتمع علیهم من اقطارها الحدیث

(سنن کبریٰ جلد ۹ ص ۱۸۱) نشر السنۃ ملتان

marfat.com

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے۔ حتیٰ کہ میں نے اس کے تمام مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیے ہیں' پس میری امت کی حکومت اس جگہ تک پہنچے گی جو مجھے دکھائی دی گئی اور میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ سوال کیا ہے کہ وہ میری امت کو عام قحط میں مبتلا نہ کرے اور ان کے اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ کرے جو ان کو ہلاک کر دے اور ان کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم نہ کرے کہ وہ ایک دوسرے سے لڑتے رہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یا محمد'' جب میں کوئی چیز دیتا ہوں تو اس کو کوئی واپس لینے والا نہیں ہے۔ میں نے آپ کی امت کے لیے یہ دعا قبول کر لی ہے کہ وہ عام قحط سے ہلاک نہیں ہوں گے اور میں ان پر کوئی دشمن جو ان کا غیر ہو' مسلط نہیں کروں گا جو ان سب کو ہلاک کر دے خواہ وہ تمام روئے زمین سے جمع ہوں۔ الحدیث

علامہ زبیدی' امام ابونعیم اور امام ابن عساکر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبرائیل قال اللہ عزوجل یا محمد من امن بی ولم یومن بالقدر خیرہ وشرہ فلیلتمس ربا غیری" (اتحاف السادۃ المتقین جلد ۹ ص ۶۵۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''یا محمد'' جو شخص مجھ پر ایمان لایا ہو اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا ہو وہ میرے

marfat.com

علاوہ کوئی اور رب تلاش کر لے۔

یہ بیس احادیث قدسیہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد کے ساتھ ندا خطاب کیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''یا محمد'' کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا:

امام بخاری علیہ الرحمۃ حدیث معراج میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔

''یا محمد واللہ قدر اودت بنی اسرائیل قومی علی ادنی من ھٰذا فضعفوا وترکوہ (صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۱۲۱) نور محمد کراچی۔

ترجمہ: یا محمد بہ خدا میں نے اپنی قوم بنو اسرائیل کا اس سے کم نمازوں میں تجربہ کیا ہے وہ کمزور ہو گئے اور انہوں نے ان نمازوں کو ترک کر دیا۔ علامہ علی متقی، امام ابو نعیم اور امام ابن النجار کے حوالوں سے حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں۔

فقال ابراھیم یا محمد مرامتک فلیکثروا من غراس الجنۃ فان ارضھا واسعۃ وتربتہ طیبۃ فقال محمد لابراھیم وما غراس الجنۃ فقال ابراھیم، لا حول ولا قوۃ الا باللہ (کنز العمال جلد دوم ص ۲۵۲)

marfat.com

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''یا محمد'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی امت کو حکم دیں کہ جنت کے درختوں میں اضافہ کریں کیونکہ اس کی زمین وسیع ہے اور اس کی مٹی پاکیزہ ہے۔ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا۔ جنت کے درخت کیا چیزیں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا **لا حول و لا قوة الا باللہ**

حافظ ابن حجر عسقلانی، امام ابویعلی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ذکر کرتے ہیں

ولئن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبنة (المطالب العالیہ جلد ۶ ص ۳۴۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر کھڑے ہو کر ندا کریں ''یا محمد'' تو میں اس کا جواب دوں گا۔

امام ابویعلی کی وہ روایت یہ ہے۔

عن ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول والذی نفس ابی القاسم بیده لینزلن عیسیٰ ابن مریم اماما مقسطا وحکما عدلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیصلحن ذات البین ولیذهبن الشحناء ولیعرضن علیه المال فلا یقبله ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لا جبته (مسند ابویعلی الموصلی جلد ۶ ص ۱۰۱)

marfat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے وہ انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم ہوں گے۔ وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑنے والوں میں صلح کرائیں گے اور بغض کو دور کریں گے۔ ان پر مال ضرور پیش کیا جائے گا اور وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کر کہیں ''یا محمد'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

ہم نے بیس مستند احادیث بیان کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ''یا محمد'' کے ساتھ ندا کی ہے اور پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں انبیاء علیہم السلام نے آپ کو ''یا محمد'' کے ساتھ ندا کی ہے اور صحابہ اکرم علیہم الرضوان اور عام مسلمانوں کے ''یا محمد'' کے ساتھ ندا کے حوالے ہم نے پہلے بیان کر دیے ہیں۔ اب ہم خود اعلیٰ حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مذکور کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''یا محمد'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ ندا کی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور

marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ما حلف اللہ بحیوٰۃ احد قط الا بحیوٰۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال تعالیٰ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون وحیاتک یا محمد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی، سوائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آپ لعمرک میں فرمایا مجھے تیری جان کی قسم اے محمد (تجلی الیقین ص ۲۸)

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۶ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا محمد کے ساتھ ندا کرنا حرام ہے۔ جسے اس کا مالک ومولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے۔ غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے اور صفحہ نمبر ۲۸ پر یہ روایت اور تسامح سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ احادیث اور آثار کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "یا محمد" کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے اور یہ ندا ادب واحترام کے خلاف نہیں ہے۔ اگر ندا کرنا ادب واحترام کے خلاف ہوتا تو یہ کہنا کہ یا اللہ بھی حرام ہوتا، ندا کا معنیٰ ہے منادی کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ ہم یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، ادب کے خلاف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام سے پکار کر بلایا جائے جیسے زید، عمرو کو نام لے کر بلاتے ہیں اور ایک تفسیر کے مطابق اس کی قرآن مجید میں ممانعت ہے۔

marfat.com

نیز ''محمد'' علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا نام بھی ہے اور آپ کی صفت بھی سو اگر اس لفظ سے آپ کی صفت کا قصد کر کے ندا کی جائے تو کوئی اشکال ہی نہیں ہے اور کبھی ندا کسی کو یاد کرنے کے لیے بھی کی جاتی ہیں۔ لہٰذا ''یا محمد'' اگر بہ طور ذکر کیا جائے یا اظہار مسرت کے لیے نعرہ لگاتے ہوئے ''یا محمد'' کہا جائے تو یہ بھی جائز ہے اور صحابہ اکرام علیہم الرضوان نے جو ''یا محمد'' علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ندا کی ہے وہ اسی معنی پر محمول ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ اکرام علیہ الرضوان نے جو ''یا محمد'' کہا تھا وہ سورہ نور کی آیت۔ لا تجعلوا دعاء الرسول (الخ:۶۳) سے منسوخ ہو گیا۔ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر ''یا محمد'' علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنے میں بے ادبی تھی تو کیا اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی العیاذ باللہ جائز تھی؟ جب کہ اس آیت کے نزول کے بعد بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی صحابہ اکرام اور تابعین عظام علیہم الرضوان یا محمد کے ساتھ ندا کرتے رہے ہیں۔

اس مسئلہ میں زیادہ تفصیل اور تحقیق اس لیے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''یا محمد'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ندا کرنے کو مسلمان حرام سمجھنے سے باز رہیں اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت' صحابہ کرام' تابعین عظام' سلف صالحین اور اخبار امت کی اتباع کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى اله واصحابه وازواجه اجمعين

marfat.com

یہ ساری عبارت (شرح صحیح مسلم جلد اول ص ۳۱۰) علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے لی ہے۔

ابن قیم اور قاضی سلیمان منصور پوری:

ابن قیم اور قاضی سلیمان منصور پوری جو کہ دیو بندی اور وہابی حضرات کی مقتدر شخصیتیں ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی اپنی کتاب جلاء الافہام ص ۲۵۸ مصری الصلوٰۃ والسلام اردو ص ۲۵۸، ۲۵۹ میں یہ واقعہ درج کیا ہے کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ ہر فرض نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر تک پڑھتے اور تین دفعہ صلی اللہ علیک یا محمد (علیک الصلوٰۃ والسلام) پڑھتے۔

ابن قیم و قاضی سلیمان کا مرتبہ غیر مقلدین کے نزدیک:

غیر مقلدین وہابیہ حضرات کے مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی)

مفسر الوہابیہ محمد دہلوی نے قاضی سلیمان منصور پوری کے بارے لکھا ہے کہ قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵، ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسری ص ۲ نومبر ۱۹۴۳ء)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی

marfat.com

بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ (الاعتصام لاہور ص ۳ یکم جولائی ۱۹۶۰ء)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کا بیان

ندا غیر اللہ:

اس میں تحقیق یہ ہے کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی محض شوق اظہار شوق، کبھی منادی کو سنانا، کبھی اس کو پیغام پہنچانا، سو مخلوق غائب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتا ہے اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتا ہے۔ اس میں تو کوئی گناہ نہیں۔ مجنوں کا قصہ مثنوی شریف میں مذکور ہے۔

دید مجنوں را کے صحرا نورد
در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم
می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں
می نویسی نامہ بہر کیست ایں
گفت مشق نام لیلیٰ
خاطر خود را تسلی می دہم

ترجمہ: کسی صحرا نورد نے مجنوں کو دیکھا کہ اپنے غم و حزن کی ویران دنیا میں تنہا

marfat.com

بیٹھا ہوا ہے۔ ریت کاغذ ہے اور انگلیاں قلم کسی کو خط لکھا رہا ہے۔ پوچھا گیا اے مجنوں شیدا! یہ سب کیا ہے کس کے لیے یہ خط نویسی ہو رہی ہے۔ کہنے لگا کہ میں تو لیلیٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں۔

ایسی ندا صحابہ کرام علیہ الرضوان سے بکثرت روایات میں منقول ہے۔

کما لا یخفی علی المتبحر المتسع النظر

اور اگر مخاطب کا اسماع یعنی سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر دیا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا۔ لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو یہ خبر پہنچ جائے گی اور ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے۔ مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس علیک الصلوٰۃ والسلام میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے۔ اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود' نہ پیغام پہنچانا مقصود ہو' نہ پیغام پہنچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو' وہ ندا ممنوع ہے۔ مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح اس کو سنانا منظور ہے اور روبرو نہیں' نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ ان کو کسی ذریعہ سے خبر پہنچے گی یا ذریعہ متعین کیا مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے مگر بے دھڑک اس کو کفر و شرک کہنا جرات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہنچا دے' ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں اگر چونکہ امکان کا وقوع لازم نہیں اس لیے ایسی ایسی ندا لا یعنی کی اجازت نہیں ہے۔

marfat.com

البتہ جوندانص میں وارد ہے۔مثلاًیا عبدا اللہ اعینونی

وہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لے گا۔ بیان کی حاجت نہیں یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ ''یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ'' کا لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو منجر الی الشرک ہے۔ ہاں اگر وسیلہ ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے۔ کچھ حرج نہیں یہ تحقیق ہے اس مسئلہ میں۔ اب بعض علماء اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے اس ندا سے منع کرتے ہیں ان کی نیت بھی اچھی ہے۔

انما الاعمال بالنیات (الحدیث)

مگر مصلحت یوں ہے کہ ندا کرنے والا سمجھ دار ہو تو اس پر حسن ظن کیا جائے اور جو محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جائے۔ اگر اس کے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کر دی جائے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو' بالکل روک دیا جائے لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ندا:

یا محمداہ یا محمداہ صلی علیک اللہ وملک السماہ ھٰذا حسین باعداہ مزمل بالدماہ مقطع الاعضاء یا محمداہ

marfat.com

وبناتك سبايا وزريتك مقتلة تسفى عليها ابعاء يا محمداه يا محمداه

ترجمہ: یا محمد یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام- اللہ تعالیٰ اور آسمان کے فرشتے آپ پر درود بھیجیں- یہ حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں جو دشمنوں کے درمیان خون سے لت پت پڑے ہیں- اعضا کٹ چکے ہیں یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام آپ کی بیٹیاں قید ہیں اور آپ کی اولاد قتل کر دی گئی ہے- ہوا نے ان پر خاک ڈال دی ہے- (البدایہ والنہایہ جلد ہشتم (۱۹۳) مطبوعہ المعارف بیروت

فریاد جو کرے امتی حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا:

ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
یا رحمة اللعالمین ادرک لذین العابدین
محبوس اید الظالمین فی المرکب والمزدهم

ترجمہ: اے صبا اگر تو مدینہ پاک پہنچے تو میرا سلام اس ذات سے کہنا جو گنبد خضریٰ میں آرام فرما ہیں- اے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر گیری فرمایئے وہ ظالمین کی قید میں مقید ہے-

marfat.com

انتباہ: بادصبا کو کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دور سے نہیں سنتے - یہ تو ایک عربی دستور ہے جو عموماً فصاحت و بلاغت کے طور پر ہوا کرتا ہے جسے جاہل تو ٹھکرا سکتا ہے اہل علم نہیں - ہاں مخالف کو اس سے لازمی طور پر ماننا ہوگا کہ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں اور امت کے حالات سنتے اور ان کی مشکلات باذن اللہ تعالیٰ حل فرماتے ہیں-

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی ندا:

یا اکرم الثقلین یا کنز الوری

جدنی بجودک وارضنی برضاک

انا طامع بالجود منک ولم یکن

لا بی حنیفۃ فی الانام سواک

یا سید السادات جئتک قاصدا

ارجو رضاک واحتمی بحماک

ترجمہ: اے ساری مخلوق سے بزرگ ترین! اے نعمت الٰہی کے خزانے اپنی سخاوت سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور اپنی رضا سے مجھ کو بھی پسند فرمایئے- میں آپ کی سخاوت کا طمع کرنے والا ہوں- کیونکہ سوائے آپ کے تمام مخلوق میں ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کوئی حامی و مددگار نہیں- یا سید السادات میں آپ کی بارگاہ میں

marfat.com

امام بوصیری علیہ الرحمۃ کی ندا:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

سواک عند حلول الحادث العم

ترجمہ: یا اکرم الخلق (مخلوق میں سب سے زیادہ کریم) مصیبت کے وقت آپ کے بغیر میرا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں۔

ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی

اذ الکریم تجلی باسم منتقم

ترجمہ: جب خداوند کریم قیامت کے روز منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا تو اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شفاعت کرنے میں آپ کا بلند مرتبہ کم نہ ہوگا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ محدث دہلوی کی ندا:

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ

ویا خیر مامول ویا خیر واھب

ویاخیر من یرجیٰ لکشف رزیۃ

ومن جوزہ قد فاق جود السحائب

انت مجیری من ھجوم ملمۃ

اذا نشبت فی القلب شر المخالب

marfat.com

ترجمہ: اے بہترین خلق خدا! اے امیدوں کے بہترین مرکز اور اے بہترین عطا فرمانے والے خدائے تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجے۔

اے بہترین ذات، جس کی امید رکھی جائے ازالۂ مصیبت کے لیے اور اے بہترین شخصیت جس کی سخاوت بادلوں کی بارش سے زیادہ ہے۔

جب مصیبت دل میں بدترین پنجہ مارے اس وقت مصیبتوں کے ہجوم سے آپ ہی مجھے پناہ دینے والے ہیں۔ (قصیدہ اطیب النعم فی مدح سید العرب والعجم)

شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کا نظریہ:

انا مریدی جامع لشتابة

اذا ما سا طا جور الزمان بنكبة

وان كنت فی ضيق و كرب و وحشة

فناد بيا زروق آن بسرعة

ترجمہ: احمد زروق فرماتے ہیں کہ میں اپنے مرید کی مشکلات کے لیے جامع ہوں جس وقت زمانہ اس پر ستم ظریفی کرے اور اگر تم تنگی و کرب اور وحشت میں مبتلا ہو جاؤ تو اس طرح ندا کرو "یا زروق" تو میں فوراً آ جاؤں گا۔ (بستان المحدثین)

marfat.com

شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ محدث دہلوی کی ندا:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: اے حسن و جمال والے اور اے بشروں کے سردار بے شک چاند آپ کے چہرہ کے نور سے منور ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ کی تعریف کما حقہ ہو سکے۔ سوا اس کے اور کیا کہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے برتر ہیں۔ (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ سورہ والضحیٰ)

حضرت مولانا شاہ عبدالحق علیہ الرحمۃ کی ندا:

ہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما بلطف خود بے سروسامان را جمع سروسامان کن

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حال میں ہم پر کرم فرمائیے۔ ہم بے سروسامان ہیں ہمارا سروسامان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لطف و کرم ہے۔ (اخبار الاخیار)

marfat.com

مولوی محمد قاسم نانوتوی کی ندا:

بہت دنوں سے تمنا ہے کیجیے عرض جاں
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
اگر جواب دیا بے کسوں کو تو نے بھی
تو کوئی اتنا نہیں کہ جو کرے کچھ استفسار
کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسنام
کرے گا یا نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا یہ میری پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
(قصائد قاسمی ص ٦)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی ندا:

یا شفیع العباد خذ بیدی
انت فی الاضطرار معتمدی
یا رسول الالٰہ بابک بی
من غمام الغموم ملتحری

ترجمہ: اے لوگوں کے شفیع میری دست گیری فرمایئے آپ ہی بوقت مصیبت میرے مددگار ہیں۔

marfat.com

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غموں کے بادلوں میں گھرا ہوا ہوں میری پناہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا دروازہ ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۹۴) تاج کمپنی۔

اشرف علی تھانوی کا نظریہ:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی ہیں۔

له الخلق ولا من عالم امر مقید بجهت وطرف وقرب و بعد وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جوار میں شک نہیں۔ (امداد المشتاق ۵۹ شمائم امدادیہ ص ۵۲)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کی ندا:

یا سیدی یا عروتی و وسیلتی

یا عدتی فی شدۃ ورخاء

ترجمہ: اے میرے سردار! اے میرے سہارے اور میرے وسیلے' اے میرے سختی' نرمی کی حالت کے ساز وسامان۔

قد جئت بابک ضارعاً متضرعاً

متاوھا بنفسی الصعداء

ترجمہ: میں عاجزی کرتا' فریادیں کرتا حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ

marfat.com

میں آیا میرا سانس پھولا ہوا ہے اور میں آہ وزاری کرتے ہوئے۔

مالی وررائق مستغاث فارحمن

یا رحمة اللعالمین بکائی

ترجمہ: میرے لیے حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی بارگاہ میں فریاد کی جا سکے تو اے رحمۃ اللعالمین علیک الصلوٰۃ والسلام میرے رونے پر ضرور رحم فرمائیے۔ (ہدیۃ المھد جلد اول ص ۲۰ حاشیہ پر)

حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا نظریہ:

محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

''ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد رادر راستا بگوئید و یا محمد در چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آن ست کہ یا محمد را در راست بگوید و چپا یا محمد و در دل وہم کند یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفے ذکر کند کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوئید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوئید کہ حرف ندا را از دل بکشد طرف راستا ہر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند (اخبار الاخیار) ص ۴۹۵ (شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ: یا احمد یا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارواح کشف کے ذریعہ ذکر کرنے کے

marfat.com

دو طریقہ ہیں۔

۱۔ یا احمد (علیک الصلوٰۃ والسلام) کو دائیں طرف اور بائیں طرف یا محمد (علیک الصلوٰۃ والسلام) کہے اور دل پر یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کی ضرب لگائے۔

۲۔ یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف کہے اور دل میں یا مصطفیٰ علیک الصلوٰۃ والسلام کا وہم کرے۔

اور یا محمد، یا محمد، یا علی، یا حسن، یا حسین، یا فاطمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کا چھ طرف ذکر کرے سارے ارواح کا کشف حاصل ہو جائے گا اور دوسرے ملائکہ مقرب کے اسماء بھی تاثیر رکھتے ہیں۔ یا جبرائیل، یا میکائیل، یا اسرافیل، یا عزرائیل چار ضربیں لگائے۔

اپنے شیخ کا بھی ذکر کرے یا شیخ، یا شیخ ہزار مرتبہ کہے حرف ندا کو دل سے کھینچے دائیں طرف پھر لفظ شیخ کا دل پر ضرب لگائے۔

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کا اعتراف:

اگر کوئی شخص محض عشق و محبت کے نشہ میں سرشار ہو کر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے تو بالکل جائز ہے اور صحیح ہے۔ ہم اور ہمارے اکابر اس کے قائل ہیں۔ (تبریز النواظر ص ۴۹)

مولوی مطیع الحق دیوبندی کا نظریہ:

marfat.com

علمائے دیوبند ندا رسول (علیک الصلوٰۃ والسلام) کو منع نہیں کرتے - یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر بلحاظ معنی بے ساختہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر مصیبت کے وقت لوگ ماں باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے- اگر درود شریف میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کہا جائے تو جائز ہے غلبہ عشق ومحبت اور وجد وجوش میں پکارا جائے تب بھی جائز ہے- اگر اس عقیدے سے پکارا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ندا کو حضور اکرم علیک الصلوٰۃ والسلام تک اپنے فضل وکرم سے پہنچا دے گا تو اس طرح بھی جائز ہے- (عقائد علماء دیوبند مطبوعہ دیوبند)

ندا وتوسل بعد از وصال کے متعلق غیر مقلد عالم وحید الزمان کا نظریہ:

اذا ثبت التوسل بغير الله فای دليل يخصه بالاحياء وليس فی اثر عمر ما يدل علی منع التوسل بالنبی وهو انما توسل بالعباس لا شراكه فی الدعاء مع الناس والانبياء احياء فی قبورهم وكذا الشهداء والصالحون وقد ادعیٰ ابن عطاء علی شيخنا ابن تيميه ثم لم يثبت منها شيئا غير هٰذا انه يقول لا تجوز الاستعانة بمعنی العبادة من رسول الله صلی الله عليه وسلم نعم يجوز التوسل به صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

marfat.com

وقد علم عثمان بن حنيف بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا كان يختلف الى عثمان فلا يلتفت اليه دعاء وفيه اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم نبى الرحمة الىٰ آخره اخرجه البيهقى باسناد متصل ورجاله ثقات وليت شعرى اذا جاز التوسل الىٰ الله الاعمال الصالحة بنص من الكتاب والسنة فيقاس عليها التوسل بالصالحين ايضا قال الجزرى فى الحصن فى آداب الدعاء منها ان يتوسل الىٰ اللّٰه تعالىٰ بالانبياء والصالحين من عباده و ورده فى حديث اخر يا محمد انى اتوجه بك الىٰ ربى قال السيدانه حديث حسن لا موضوع وقد صحيحه الترمذى الحافظ وورد فى حديث الدعاء بحمد نبيك وبموسىٰ ذكر ة ابن الاثير فى النهاية والفتنى فى المجمع وروى الحاكم واطبرانى والبيهقى حديث دعاء ادم وفيه يارب اسئلك بحق محمد و اخرجه ابن المنذر وفيه اللهم انى اسئلك بجاه محمد عندك وكرامة عليك قال السبكى يحسن التوسل والاستغاثة والتشفع زاد القسطلانى والتضرع والتجوه والتوجه بالنبى الىٰ ربه ولم ينكر ذلك احد من السلف والخلف حتىٰ جاء ابن تيميه فانكره (الىٰ قوله) قال شوكانى لا باس بالتوسل بنبى

marfat.com

من الانبياء او ولی من الاولياء او عالم من العلماء والذی جاء الی القبر زائرا او دعا الله وحده و توسل بذلک الميت کان يقول اللهم انی اسئلک ان تشفينی من کذا واتوسل اليک بهٰذا العبد الصالح فهٰذا لا تردد فی جوازه انتهی (ہدیۃ المہدی ص ۴۹-۴۷) مطبوعہ میور پریس دہلی ۱۳۲۵)

ترجمہ: جب دعا میں غیر اللہ کے وسیلہ کا جواز ثابت ہے تو اس کو زندوں کے ساتھ خاص کرنے پر کیا دلیل ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا کی تھی، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ممانعت پر دلیل نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے اس لیے دعا کی تاکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک کریں اور انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اسی طرح شہداء اور صالحین بھی زندہ ہیں۔

ابن عطا نے ہمارے شیخ ابن تیمیہ کے خلاف دعویٰ کیا پھر اس کے سوا اور کچھ ثابت نہیں کیا کہ بطور عبادت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو آپ کے وسیلہ سے دعا تعلیم کی جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف التفات نہیں کرتے

marfat.com

تھے-اس دعا میں یہ الفاظ تھے-

''اے اللہ عز و جل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہمارے نبی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں-اس حدیث کو امام بیہقی نے سند متصل کے ساتھ ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے-کاش میری عقل ان منکرین کے پاس ہوتی جب کتاب اور سنت کی تصریح سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال صالحہ کا وسیلہ پیش کرنا جائز ہے-تو صالحین کے وسیلہ کو بھی اس پر قیاس کیا جائے گا اور امام جزری نے حصن حصین کے آداب دعا میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء علیہم السلام اور صالحین کا وسیلہ پیش کرنا چاہیے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں-سید نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے موضوع نہیں ہے' امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے-ایک حدیث میں ہے میں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں' اس کو علامہ ابن اثیر نے نہایہ میں اور علامہ طاہر پٹنی نے مجمع بحار الانوار میں ذکر کیا ہے اور امام حاکم' امام طبرانی اور امام بیہقی نے ایک حدیث میں حضرت آدم علیہ السلام کی اس دعا کو روایت کیا ہے-

''اے اللہ! میں تجھ سے بحق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوال کرتا ہوں'' اور ابن منذر نے روایت کیا ہے اے اللہ ترے نزدیک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو وجاہت اور عزت ہے میں اس کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں-علامہ سبکی نے کہا

marfat.com

ہے کہ وسیلہ پیش کرنا مدد طلب کرنا اور شفاعت طلب کرنا مستحسن ہے۔ علامہ قسطلانی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آہ وزاری کرنے کا متقدمین اور متاخرین میں سے کسی نے انکار نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ ابن تیمیہ آیا اور اس نے انکار کیا۔ قاضی شوکانی نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی، اولیاء میں سے کسی ولی اور علماء میں سے کسی عالم کا بھی وسیلہ پیش کرنا جائز ہے جو شخص قبر پر جا کر زیارت کرے یا فقط اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس میت کے وسیلہ سے دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے فلاں بیماری سے شفا دے اور میں اس نیک بندے کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں تو اس دعا کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ قاضی شوکانی کا کلام ختم ہوا۔ (شرح صحیح مسلم) (ہدیۃ المہدی ص ۴۹-۴۷ پریس دہلی)

ندائے یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور توسل میں علماء دیوبند کا موقف:

شیخ رشید احمد گنگوہی ''یا رسول اللہ انظر حالنا' یا نبی اللہ اسمع قالنا کے جواز یا عدام کی بحث میں لکھتے ہیں:

یہ آپ کو خود معلوم ہے کہ ندا غیر اللہ تعالیٰ کو دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں۔ مثلاً یہ جانے کہ حق تعالیٰ ان کو مطلع فرما دیوے گا یا باذنہ تعالیٰ انکشاف ان کو ہو جائے گا یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیں گے۔ جیسا کہ درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو محبت میں یا عرض

marfat.com

حال محل تحسر و حرمان میں ایسے مواقع میں اگر چہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہر گز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ- پس ان ہی اقسام سے کلمات مناجات و اشعار بزرگان ہوتے ہیں کہ فی ذاتہ نہ شرک ہیں' نہ معصیت مگر ہاں بوجہ موہم ہونے کے ان کلمات کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ابہام بھی ہے- لہٰذا نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع ہے اور نہ اس کے مولف پر طعن ہو سکتا ہے (الی قولہ) مگر ایسی طرح پڑھنا اور پڑھوانا کہ اندیشہ عوام کا ہو بندہ پسند نہیں کہتا- گو اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا مگر خلاف مصلحت وقت کے جانتا ہے- (فتاویٰ رشید کامل ص ٦٨ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

گویا یا محمد' یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعروں سے علماء دیوبند کا منع کرنا ذاتی پسندیدگی کی وجہ سے ہے کوئی حکم شرعی نہیں ہے-

شیخ دیوبند گنگوہی سے سوال کیا گیا-

سوال: اشعار اس مضمون کے پڑھنے ''یا رسول کبریا فریاد ہے' یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے' مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے' کیسے ہیں؟

جواب: ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرما دے یا محض محبت سے بلا کسی خیال سے جائز ہیں اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریاد درس ہونے کے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقائد کو فاسد کرتے ہیں- لہٰذا مکروہ ہوں گے- (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ٩٥)

marfat.com

عام مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہیں سمجھتے - عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے- البتہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی صفت عطا فرمائی ہے جس سے آپ پر حقائق غیبیہ منکشف ہو جاتے ہیں- جس طرح ہم کو ایسی صفت عطا فرمائی ہے جس سے ہم پر عالم شہادت کے واقعات منکشف ہو جاتے ہیں- نہ ہم بذاتہ شہادت (عالم ظاہر) کے عالم ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذاتہ غیب کے عالم ہیں- ہم پر اللہ تعالیٰ نے عالم شہادت منکشف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل نے عالم غیب بھی منکشف کیا- یہی عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور شیخ گنگوہی کی تصریح کے مطابق یہ شرک اور معصیب نہیں ہے بلکہ جائز ہے- علماء اہل سنت اپنی تقاریر اور تصانیف میں عوام کو یہ فرق ہمیشہ سے ہر دور میں بتاتے رہے ہیں اور عام مسلمان اس فرق کو جانتے ہیں- اس لیے عوام کے جلسوں میں بھی اس قسم کے اشعار پڑھنا جائز ہیں- کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتا ہے اور اس کی عبادات بجالاتا ہے اس کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مستقبل سامع یا مستقل عالم گردانتا ہے- البتہ ذاتی ناپسندیدگی کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے-

شیخ رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں-

اور اولیاء کی نسبت بھی یہ عقیدہ ایمان ہے کہ حق تعالیٰ جس وقت چاہے ان کو علم و تصرف دے اور عین حالت تصرف میں حق تعالیٰ ہی مصرف ہے- اولیاء ظاہر

marfat.com

میں مصرف ہی معلوم ہوتے ہیں۔ عین حالت کرامت وتصرف میں حق تعالیٰ ہی ان کے واسطے سے کچھ کرتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴۹)

شیخ محمود الحسن ایاک نستعین کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔ (حاشیۃ القرآن الحکم ص ۲)

شیخ رشید احمد گنگوہی اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ دعا میں بحق رسول و ولی اللہ کہنا ثابت ہے یا نہیں۔ بعض فقہا محدثین منع کرتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟

بحق فلاں کہنا درست ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو تو نے اپنے احسان سے وعدہ فرمالیا ہے اس کے ذریعہ سے مانگتا ہوں مگر معتزلہ اور شیعہ کے نزدیک حق تعالیٰ پر حق لازم ہے اور وہ بحق فلاں کے یہی معنی مراد رکھتے ہیں۔ سو اس واسطے معنی موہم اور مشابہ معتزلہ ہو گئے تھے۔ لہٰذا فقہا نے اس لفظ کا بولنا منع کر دیا ہے تو بہتر ہے کہ ایسا لفظ نہ کہے جو رافضیوں کے ساتھ تشابہ ہو جائے فقط

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۴) محمد سعید اینڈ سنز کراچی

شیخ محمد سرفراز خاں صفدر لکھتے ہیں۔

یہاں ہم صرف المہند کی عبارت پر اکتفا کرتے ہیں جو علماء دیو بند کے

marfat.com

نزدیک ایک اجماعی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و اولیاء وصدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں یا بعد وفات کے بایں طور کہے کہ یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت روائی چاہتا ہوں۔ اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ہمارے شیخ مولانا شیخ احمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے پھر مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھ میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ نمبر ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جب جی چاہے دیکھ لے۔ (انتہی المہند ص ۱۲، ۱۳ تسکین الصدور ص ۴۱۳)

شیخ اشرف علی تھانوی، امام طبرانی اور امام بیہقی کے حوالوں سے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

(ف) اس سے توسل بعد الوفات بھی ثابت ہوا اور علاوہ ثبوت بالروایۃ کے درایۃً بھی ثابت ہے کیونکہ روایت اول کے ذیل میں توسل کا حاصل بیان کیا گیا ہے۔ وہ دونوں حالتوں میں مشترک ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۵۳) تاج کمپنی کراچی۔

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر بارش کی دعا کے لیے درخواست کی تھی اس کے متعلق شیخ محمد سرفراز خاں صفدر لکھتے ہیں۔

marfat.com

اس روایت کے سب راوی ثقہ ہیں اور حافظ ابن کثیر' حافظ ابن حجر اور علامہ سمہودی وغیرہ اس روایت کو صحیح کہتے ہیں۔

امام ابن جریر اور حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ۱۷ھ اور ۱۸ھ کی ابتدا کا ہے تاریخ طبری میں جلد ۴ ص ۹۸' البدایہ والنہایہ جلد' ۷ ص ۹۱ اور مورخ عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون المتوفی ۸۰۸ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ۱۸ھ کا ہے۔ (ابن خلدون جلد ۲ ص ۹۶۹)

یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات سے تقریباً ساٹھ سال بعد پیش آیا۔ اس وقت بکثرت حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے۔ خواب دیکھنے والے کوئی مجہول شخص نہیں تھے۔ بلکہ جلیل القدر صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی (متوفی ۶۷ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر طلب دعا اور سوال شفاعت شرک نہیں۔ ورنہ یہ جلیل القدر صحابی یہ کاروائی ہرگز نہ کرتے۔

یہ معاملہ نرے خواب کا نہیں بلکہ اس سچے خواب کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید و تصویب حاصل ہے اور اس کارروائی کا حکم پہلے تو "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفا الراشدین الحدیث کے تحت سنیت کا ہوگا ورنہ استحباب اور اقل درجہ جواز سے کیا کم ہوگا۔

یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیگر حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیان فرمایا تو انہوں نے صدق بلال فرما کر اس کی پرزور تائید و

marfat.com

تصدیق کی۔ لہٰذا اس واقعہ کو نرا خواب یا اعرابی اور جنگلی کا قصہ تصور کر کے گلو خلاصی چاہنا یا جلیل القدر اور معروف و مشہور صحابی کو مجہول العین و الحال کہنا دین سے خالص تمسخر اور تلعب ہے، حضرات صحابہ اکرام کے نقش قدم پر چلنا بمضمون حدیث ما انا علیہ واصحابی باعث نجات اور رشد و فلاح ہے۔ (تسکین الصدور ص ۳۴۹-۳۵۲) گوجرانوالہ

نیز محمد سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں متعدد کتابوں میں آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر طلب دعا کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ایک جماعت نے عتبی سے یہ مشہور حکایت نقل کی ہے جس جماعت میں شیخ ابو منصور الصباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں بیان کیا ہے کہ عتبی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے اور اگر بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور ان کے لیے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔ اس لیے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی پیش کرنے آیا ہوں۔ اس کے بعد اس نے درد دل سے چند اشعار پڑھے اور جذبہ محبت کے پھول نچھاور کر کے چلا گیا اور اسی واقعہ کی آخر میں مذکور ہے کہ خواب میں اس کو کامیابی کی بشارت بھی مل گئی۔

marfat.com

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عتبی جا کر اس اعرابی سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۵۲۰)

یہ واقعہ امام نووی نے کتاب الاذکار ص ۱۸۶ طبع مصر میں اور علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد النسفی الحنفی المتوفی ۷۱۰ھ نے اپنی کتاب تفسیر مدارک جلد اول ص ۳۹۹ میں اور علامہ تقی الدین سبکی نے شفاء السقام ص ۴۶ میں اور شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے جذب القلوب ص ۱۹۵ میں اور علامہ بحرالعلوم عبدالعلی نے رسائل الارکان ص ۲۷۰ طبع لکھنو میں نقل کیا ہے اور علامہ علی بن عبدالکافی السبکی اور علامہ سمہودی لکھتے ہیں کہ عتبی کی حکایت اس میں مشہور ہے اور تمام مذاہب کے مصنفین نے مناسک کی کتابوں میں اور مورخین نے اس کا ذکر کیا ہے اور سب نے اس کو مستحسن قرار دیا ہے۔ اسی طرح دیگر متعدد علماء کرام نے قدیماً وحدیثاً اس کو نقل کیا ہے اور تھانوی لکھتے ہیں کہ مواہب میں بسند امام ابومنصور صیاغ اور ابن النجار اور ابن عساکر اور ابن الجوزی رحمہم اللہ تعالیٰ نے محمد بن حرب ہلالی سے روایت کیا ہے کہ میں قبر مبارک کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا تھا کہ اعرابی آیا اور زیارت کر کے عرض کیا یا خیر الرسل اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی جس میں ارشاد ہے۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لو جدوا الله توا باً رحيماً

اور میں آپ کے پاس اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوا اپنے رب کے

marfat.com

حضور میں آپ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا آیا ہوں- پھر دو شعر پڑھے اور اس محمد بن حرب کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی ہے-اھ غرض زمانہ خیر القرون کا تھا اور کسی سے اس وقت نکیر منقول نہیں-بس حجۃ ہو گیا (نشر لطیب ص ۲۵۴) اور مولوی نانوتوی یہ آیت کریمہ لکھ کر فرماتے ہیں-

کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص نہیں- آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص ہو تو کیونکر ہو آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لیے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ قبر میں زندہ ہوں-اھ (آب حیات ص ۴۰) اور مولوی ظفر احمد عثمانی یہ سابق واقعہ ذکر کر کے آخر میں لکھتے ہیں کہ پس ثابت ہوا کہ اس آیت کریمہ کا حکم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی باقی ہے (اعلاء السنن جلد اول ص ۳۳۰) ان اکابر کے بیان سے معلوم ہوا کہ قبر پر حاضر ہو کر شفاعت مغفرت کی- درخواست کرنا قرآن کریم کی آیت کے عموم سے ثابت ہوا- بلکہ امام السبکی فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس معنی میں صریح ہے-(شفاء السقام ص ۱۲۸) اور خیر القرون میں یہ کارروائی ہوئی مگر کسی نے انکار نہیں کیا جو اس کے صحیح ہونے کی واضح دلیل ہے-(تسکین الصدور ص ۳۶۵-۳۶۲)

رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنے کو ناجائز ثابت کرنے کے لیے شیخ ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن الہادی وغیرہ کی ایک یہ دلیل ہے کہ حضرات صحابہ کرام' ائمہ دین اور سلف صالحین سے ایسی

marfat.com

کارروائی ثابت نہیں- اگر یہ جائز ہوتی تو وہ ضرور ایسا کرتے' اس کے جواب میں محمد سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں کہ یہ ان حضرات کا ایک علمی مغالطہ ہے کیونکہ قبر کے پاس حاضر ہو کر سفارش کرانا اور طلب دعا' نہ تو فرض و واجب ہے اور نہ سنت موکدہ تاکہ یہ حضرات اس پر خواہ مخواہ ضرور عمل کر کے دکھاتے اور اس کارروائی کے نہ کرنے پر وہ ملامت کیے جاتے- اس کارروائی کے مقر اس کو صرف جائز ہی کہتے ہیں اور جواز کے اثبات کے لیے حضرت بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل جس کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تائید کی ہے- کیا کم ہے؟ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی ہیں جنہوں نے ایسا نہیں کیا تو یقین جانیے کہ حضرت بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اس کارروائی کے مصدقین بھی صحابہ ہی ہیں- اگرچہ حافظ ابن تیمیہ یہ کارروائی تسلیم نہیں کرتے لیکن اس کا اقرار کرتے ہیں- یہ کارروائی بعض متاخرین سے ثابت ہے- (محصلہ قاعدہ جلیلہ ص ۲۷' تسکین الصدور ص ۳۵۴)

خلاصہ یہ ہے کہ تمام اکابر اور اصاغر علماء دیوبند کے نزدیک ''یارسول اللہ'' علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنا جائز ہے اور رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر مقربین کے وسیلہ سے دعا کرنا اور ان سے دعا کی درخواست کرنا بھی جائز ہے- بلکہ سنت اور مستحب ہے اور ہم بھی اس سے زیادہ نہیں کہتے-

marfat.com

سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ:

امام المفسرین، فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں

واذا قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ

آیہ کریمہ کے تحت سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت درج ہے کہ جو جنگل میں پھنس جائے تو کہے- اعینونی عباد اللہ یرحمکم اللہ

اللہ عزوجل کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا-

درخت نے یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پکارا:

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء شریف' بتعریف حقوق المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے ردالمختار میں علامہ فقیہ سمرقندی علیہ الرحمۃ نے تنبیہ الغافلین علامہ کروی اربلی علیہ الرحمۃ نے تنویر القلوب میں ایک روایت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک اعرابی نے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا- آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا-

قل لتلک الشجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوک

marfat.com

ترجمہ: اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاتے ہیں۔
حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ وہ درخت دائیں بائیں آگے اور پیچھے جھکا جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا خاک اڑاتا ہوا، اور آگے بڑھتا ہوا۔ بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ ''السلام علیک یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام'' اعرابی نے کہا اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم فرمایئے۔ تو نبی مختار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اسی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا۔ معجزہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کیا اذن لی اسجد لک مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلاشک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا۔

اء ذن لی ان اقبل یدیک و رجلیک فاذن له٥

مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دوں تو ہادی سبل، ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کی اجازت عنایت فرمادی۔ (شفاء شریف جلد اول ص ۱۹۶، تنبیہ الغافلین ص ۲۶۲، شامی شریف جلد نمبر ۵، تنویر القلوب لکروی ص ۱۹۹)

جاء ت لدعوته الاشجار ساجدةً

تمشی الیه علیٰ ساق بلا قدام

marfat.com

حضرت علامہ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی ندا:

یا سیدی یا رسول اللہ قد شرنت قصائدی بمدیح قد رصفاء

اے میرے سردار! اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی مدح وثنا سے میرے قصیدے عمدہ اور شرف والے ہوں گے۔

حسین احمد مدنی کا نظریہ:

وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرتیں اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں۔ مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۴۴)

ہے جب تک اہل سنت کا کوئی اک فرد بھی زندہ
فضاؤں میں سدا گونجے گا نعرہ یا رسول اللہ

مولوی محمد زکریا کا نظریہ:

بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) السلام یا

marfat.com

نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' الصلوٰۃ والسلام یا نبی اللہ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔
(تبلیغی نصاب موجودہ نام فضائل اعمال ص ۷۰۲)

نعرہ کیجیے یا رسول اللہ کا
مفلسوا سامان دولت کیجیے
(حدائق بخشش)

ولادت باسعادت سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

قالت آمنة لما حملت بحبيبی محمد صلی الله عليه وسلم فی اول شهر من حملی وهو شهر رجب الاصم بينما انا ذات ليلة فی لذة المنام' اذا دخل علی رجل مليح الوجه طيب الرائحة وانواره لائحة' وهو يقول مرحباً بک يا محمد قلت له من انت؟ قال انا آدم ابو البشر' قلت له ما تريد' قال البشری يا آمنة فقد حملت بسيد البشر و فخر ربيعة ومضر ٥ ولما كان الشهر الثانی دخل علی رجل وهو يقول السلام عليک يا رسول الله قلت له من انت قال انا شيث قلت له ما تريد قال ابشری يا آمنة فقد حملت بصاحب التاويل والحديث ٥ ولما كان الشهر الثالث دخل

marfat.com

علی رجل وهو یقول السلام علیک یا نبی الله قلت له من انت قال انا ادریس؟ قلت ما ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بالنبی الرئیس o ولما کان الشهر الرابع دخل علی رجل وهو یقول السلام علیک یا حبیب الله قلت له من انت قال انا نوح؟ قلت له ما ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بصاحب النصر والفتوح o ولما کان الشهر الخامس دخل علی رجل وهو یقول السلام علیک یا صفوة الله قلت له من انت قال انا هود؟ قلت ما ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بصاحب الشفاعة العظمی فی الیوم الموعود، ولما کان الشهر السادس دخل علی رجل وهو یقول السلام علیک یا رحمة الله قلت له من انت قال انا ابراهیم الخلیل o قلت له ما ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بالنبی الجلیل، ولما کان الشهر السابع دخل علی رجل وهو یقول السلام علیک یا من اختارة الله قلت له من انت قال انا اسماعیل الزبیح o قلت له منا ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بالنبی الرجیح الملیح، ولما کان الشهر الثامن دخل علی رجل وهو یقول السلام علیک یا خیرة الله، فقلت له من انت قال انا موسی بن عمران o قلت له ما ترید قال ابشری یا آمنة فقد حملت بمن ینزل علیه القرآن o

marfat.com

ولما کان الشھر التاسع دخل علی رجل وھو یقول السلام علیک یا خاتم رسل اللہ دنی القرب منک یا رسول اللہ قلت لہ من انت قال انا عیسیٰ ابن مریم' قلت لہ ما ترید قال ابشری یا آمنۃ فقد حملت بالنبی المکرم الرسول المعظم' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزال عنک البوس والعنا والسقم والالم○

ترجمہ: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی میرے بطن میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو رجب المرجب کا مہینہ تھا- ایک رات جب میں اپنے گھر میں سو رہی تھی- خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی- جسم سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی اور جس کے انوار پر سو ضیا بار تھے' میرے پاس آیا اور کہنے لگا' مرحبا یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں' کہا میں ابو البشر آدم (علیک الصلوٰۃ والسلام) ہوں- میں نے پوچھا آپ کس لیے تشریف لائے ہیں فرمایا اے آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بشارت ہو کہ تم سید البشر اور فخر ربیعہ ومضر سے بارور ہو-

جب دوسرا مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا- السلام علیک یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو) میں نے کہا- آپ کون ہیں؟ فرمایا میں شیث (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہوں' میں نے کہا- آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگے' اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم

marfat.com

صاحب تاویل وحدیث نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب تیسرا مہینہ آیا تو ایک اور صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔

السلام علیک یا نبی اللہ

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ادریس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہوں' میں نے کہا' آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بشارت ہو کہ تم نبی رئیس سے بارور ہو' یعنی ایسے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حمل سے جو سب کے سردار ہیں۔ جب چوتھا مہینہ ہوا تو حسب سابق ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔

السلام علیک یا حبیب اللہ

اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم اس نبی محترم سے بارور ہو' جو صاحب نصر وفتوح ہیں یعنی فتح ونصرت کے مالک ہیں۔ جب پانچواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔

السلام علیک یا صفوۃ اللہ

اے اللہ کے برگزیدہ رسول' آپ پر سلام ہو۔

marfat.com

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں- میں نے کہا- آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم اس نبی معظم سے بارور ہو- جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے-

جب چھٹا مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے-

السلام علیک یا رحمۃ اللہ

اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو-

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں- میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم نبی جلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو-

جب ساتواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے-

السلام علیک یا من اختارہ اللہ

اے اللہ کے منتخب رسول آپ پر سلام ہو-

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اسماعیل ذبیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں- میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم نبی رجیح وملیح یعنی افضل اور حسن نمک پاش والے نبی سے بارور ہو-

جب آٹھواں مہینہ ہوا تو حسب دستور ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے

marfat.com

السلام علیک یا خیرۃ اللہ

اے اللہ کے پسندیدہ رسول آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں میں نے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم اس نبی معظم سے بارور ہو جن پر قرآن پاک نازل ہوا۔

جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔

السلام علیک یا خاتم رسل اللہ

اے رسولان الٰہی کو ختم کرنے والے آپ پر سلام ہو۔

آپ کا وقت ظہور قریب ہے میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں عیسیٰ بن مریم ہوں علیہما الصلوٰۃ والسلام میں نے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری ہو کہ تم نبی مکرم اور رسول معظم سے بارور ہو۔تم سے ہر قسم کی تکلیف، درد، دکھ اور بیماری زائل ہو گئی ہے۔(نعمت کبریٰ ص ۴۴)

سب سے بالا اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
(حدائق بخشش)

marfat.com

فرشتوں کے سردار جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو کوہ احد اور دوسرے پہاڑوں کو آپ کے لیے سونا اور چاندی بنا دیا جائے مگر آپ نے فرمایا اے جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

الدنیا دار من لادار له ومال من لا مال له قید جمعها من لا عقل له

ترجمہ: دنیا اس کے لیے گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں دنیا اس کے لیے دولت ہے جس کے پاس کوئی دولت نہیں دنیا کے مال و دولت کو وہی جمع کرتا ہے جس کے پاس کوئی عقل نہیں۔ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا؟

ثبتک الله یا محمد بالقول الثابت

اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ نے قول صحیح سے بالکل سچ فرمایا ہے۔

(معارج النبوت ص ۵۷۶)

اونٹ نے یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پکارا:

ایک بار حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کو صدقہ کی تلقین فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا جس کے پاس بڑا خوبصورت اونٹ تھا۔ بڑا خوش رفتار اور

marfat.com

خوش وخرم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشارہ کیا کہ یہ اونٹ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا جائے- چنانچہ اسے ایک جگہ کھڑا کر دیا گیا- سحری کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے نکلے تو اونٹ نہایت فصیح و بلیغ انداز میں پڑھ رہا تھا-

''السلام علیک یا زین القیامۃ السلام علیک یا خیر البشر السلام علیک یا فاتح الجنان' السلام علیک یا شافع الامم' السلام علیک یا قائد المؤمنین فی القیامۃ الجنۃ السلام علیک یا رسول رب العالمین''

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات سنتے ہی اونٹ کی طرف توجہ فرمائی اور اس کا حال پوچھا تو کہنے لگا- ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس اعرابی کے پاس تھا وہ مجھے ایک سنسان جنگل میں باندھ دیا کرتا- رات کے وقت جنگل کے جانور میرے اردگرد جمع ہو جاتے اور کہتے ''لانوردوہا فانہ مرکب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' اسے نہ چھیڑنا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری ہے) میں اس دن سے آپ کے ہجر وفراق میں تھا- آج اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچا ہوں- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اونٹ سے یہ باتیں سنیں تو بڑے خوش ہوئے اور اس کی طرف زیادہ التفات فرمانے لگے اور اس کا نام ''غضبا'' رکھا- ایک روز غضبا نے کہا ''یا رسول اللہ'' علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک درخواست ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے یہ بات

marfat.com

منظور کروا لیجیے کہ جنت میں مجھے آپ کی ہی سواری بنایا جائے- دوسری بات یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف سے پہلے ہی موت آ جائے تا کہ میری پشت پر کوئی دوسرا سوار نہ ہو سکے- کیونکہ میں یہ برداشت نہ کرسکوں گا- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یقین دلایا کہ ایسا ہی ہوگا- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کا وقت قریب آیا تو آپ علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر وصیت کی کہ غضبا پر میرے بعد کوئی سواری نہ کرے- کیونکہ میں نے اس سے عہد کیا ہوا ہے بیٹی تم خود اس کی نگرانی کرنا اور دیکھ بھال کرنا- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اونٹ نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فراق وغم میں گم سم رہنے لگا- (معارج النبوت جلد۳ ص ۶۰۲)

نور الٰہی کیا ہے محبت حبیب کی

جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

(حدائق بخشش)

شیر خوار بچے کی ندا:

بریدہ بن الحصیب کہتے ہیں ایک بار ایک عورت اپنا دو ماہ کا بچہ کندھے پر اٹھائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزری، یہ عورت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیفیں دینے میں پیش پیش تھی- بچے کی نگاہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑیں تو کہنے لگا ''السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا محمد بن عبداللہ'' حضور

marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کے سلام کا جواب دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بچے تو کیسے جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں محمد بن عبداللہ ہوں۔ بچے نے عرض کی یہ معرفت مجھے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یہ دیکھیں جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچے کا نام پوچھا عرض کی ''عبدالعزیٰ'' لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عزیٰ سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ آپ میرا کوئی نام تجویز فرمائیں۔ حضور سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچے کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر بچے نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں بڑا ہو کر آپ کا غلام اور خادم بنوں اور بہشت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ نے اس بچے کے لیے دعا فرمائی۔ بچے نے پھر کہا وہ لوگ بڑے نیک بخت ہیں جو آپ پر ایمان لاتے ہیں اور وہ لوگ بڑے بد بخت ہیں جو آپ سے محروم رہتے ہیں اور پھر بچے نے نعرہ مارا اور جان دے دی۔ اس کی ماں نے کہا اس معجزہ کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے انکار کی کوئی گنجائش نہ رہی۔ کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ حضور علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی اور کہنے لگی اب مجھے عمر رفتہ پر حسرت ہے جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا رسانی میں گزری۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہیں مبارک ہو فرشتے تمہارے لیے جنت سے کفن لا رہے ہیں۔ عورت نے خوشی کے عالم میں ایک نعرہ مارا اور جان دے دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تجہیز و

marfat.com

تکفین کر کے اس عورت کی نماز جنازہ ادا کی جائے- ماں اور بچے کو ایک قبر میں دفن کر دیا گیا- (معارج النبوت جلد ۳ ص ۶۱۴)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

اعرابی کی ندا اور عدل رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے- تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جمع تھے' ہمارا گمان تھا کہ نماز ظہر بے وقت ادا کر رہے ہیں- ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا ابھی تک آپ لوگوں نے ظہر کی نماز ادا نہیں کی- ہم نے بتایا نہیں ابھی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر میں ہی تشریف فرما ہیں- وہ اٹھا اور زور سے کہنے لگا ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' اور آ کر خاموش بیٹھ رہا- ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غصے میں لاٹھی ہاتھ میں لیے تشریف لائے اور پوچھا کہ یہ کون شخص تھا جو آوازیں دے رہا تھا؟ اعرابی اٹھا اور کہنے لگا ''یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھا آپ نے لاٹھی سے اسے ادب سکھایا' ہم نے نماز پڑھی تو بادل کا پردہ دور ہو گیا اور سورج ابھی ظہر کی نماز تک بھی نہ پہنچا تھا-

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اعرابی کہاں ہے؟ اعرابی سامنے آیا تو

marfat.com

آپ نے فرمایا، تم نے مجھے بے وقت تکلیف دی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے گھر میں ایک نہایت ضروری کام میں مشغول تھا۔ خدا تعالیٰ کی قسم حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کام میں مشغول ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ سورج کی رفتار کو روک دیتا۔ سورج اس وقت تک کھڑا رہتا جب تک آپ فارغ نہ ہوتے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں کام میں مشغول ہوں تو سورج نماز کے وقت سے آگے نکل جائے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر اعرابی کو کہا کہ میں نے غصے کے عالم میں تجھے مارا ہے اور تم بدلہ یعنی قصاص لے لو، میں تو قصاص نہیں لے سکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر بخش دو۔ اس نے کہا میں تو خود محتاج ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اونٹ خرید کر اسے دے دیا اور فرمایا

''العدل من ربکم جل جلاله''

(معارج النبوت جلد۳ ص ۶۲۷)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

دریا بر دلڑکی زندہ ندا یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام:

امیر المومنین حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ ''یا رسول

marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے زمانہ جہالت میں اپنی لڑکی کو ایک دریا میں ڈبو دیا تھا-

کیونکہ ان دنوں عربوں میں یہ رسم تھی کہ نوجوان لڑکی کو زندہ درگور کر دیتے یا دریا برد کر دیتے تھے- وہ شخص چاہتا تھا کہ اس کی لڑکی زندہ ہو جائے اس کی آہ و زاری سے متاثر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے اس مقام پر لے گئے جہاں وہ لڑکی ڈبوئی گئی تھی- آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام لے کر بلایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ چنانچہ یہ آواز سنتے ہی لڑکی پکار اٹھی- ''لبیک وسعدیک یا رسول الله'' علیک الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا تمہارے والدین اسلام قبول کر چکے ہیں' کیا تم چاہتی ہو کہ تمہیں والدین کے سپرد کر دیا جائے -لڑکی نے کہا ''یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا اللہ تعالیٰ میرے والدین سے بہت ہی زیادہ مہربان اور کریم ہے مجھے اسی کے حوالے فرما دیں- اب مجھے ماں باپ کی ضرورت نہیں- (معارج النبوت جلد۳' ص ۶۳۴)

میت نے یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پکارا:

نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان مدینہ پاک میں وفات پا گیا- اسے ایک تختے پر لٹا دیا گیا اور اوپر چادر دے دی گئی- بہت سی عورتیں اس کی نعش کے ارد گرد جمع ہو گئیں اور رونے دھونے لگیں اسی اثنا میں نعش سے آواز بلند ہوئی کہ خاموش ہو جاؤ اور سنو-

marfat.com

"محمد رسول النبی الامی و خاتم النبین کان ذلک فی الکتاب مسطورا"

اور پھر کہنے لگا یہ سچ ہے اسی وقت صحابہ اکرام علیہم الرضوان کے اسماء گرامی بھی یاد کیے اور کہا "السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" یہ کلمات کہتے ہی وہ اپنی اصلی حالت میں آ گیا اور پھر واصل بحق ہو گیا۔ (معارج النبوت جلد۳ ص ۶۳۴)

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

فاطمہ بنت اسد نے فوتگی کے بعد یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ مکرمہ فاطمہ بن اسد فوت ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے غمزدہ ہوئے فرمانے لگے۔ اس نے میری پرورش ماں کی طرح کی میرے ساتھ اچھا سلوک کرتی کہ میرے چچا ابو طالب نے بھی سلوک نہیں کیا۔ یہ کہتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی چادر مبارک دی اور اپنا کرتہ مبارک عنایت فرمایا تاکہ اس کو تکفین کے وقت کام میں لایا جاسکے' آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب غسل کر چکیں تو مجھے اطلاع دینا' تو جب تجہیز و تکفین

marfat.com

کی جا چکی تو اسے تختے پر لٹا کر جنازہ گاہ لایا گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور قبر میں رکھا گیا۔ تو آپ نے زور سے فرمایا۔ فاطمہ! جواب میں آواز آئی "لبیک یا رسول اللہ"

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جس بات کی ضمانت مجھ سے چاہی تھی وہ میں نے پوری کر دی ہے۔ تو نے جس ایمان کو قبول کیا تھا اس کے بدلے اللہ تعالیٰ تجھے زندگی اور موت کے بعد بھی جزائے خیر دے گا۔ اس کے بعد اس کی قبر پر مٹی ڈال دی گئی۔

اس قریشی نے آگے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ "یا رسول اللہ" علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے بیشتر آپ نے کسی مردے سے یوں معاملہ نہیں کیا؟ آج کیا بات ہے کہ آپ مردے سے بھی گفتگو فرما کر اس کی بخشش کی ضمانت دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے پاس ایک دن بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے قرآن کریم کی یہ آیت سنائی۔

ولقد جئتمونا فرادا کما خلقنا کم اول مرۃ"

اس نے مجھ سے پوچھا کہ فرادا کا کیا مطلب ہے؟ میں نے فرمایا اس کا مطلب ہے' ننگا' برہنہ' لباس سے خالی بدن' کہنے لگی۔ واسواناہ! اللہ تعالیٰ اس برہنگی سے مجھے محفوظ رکھے۔ میں نے اس وقت ضمانت دے دی تھی کہ موت کے وقت بے ستری نہیں ہوگی اور قبر میں بھی لباس سے عاری نہیں ہوگی۔ اس کے بعد منکر ونکیر کی آمد کے بارے میں دریافت فرمایا میں نے ان کے آنے کی کیفیت

marfat.com

اور سوالات کرنے کے طریقہ کی وضاحت کی۔

اس نے کہا و الغوثاہ باللہ منہا (میں اللہ تعالیٰ سے فریاد چاہتی ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کی قبر میں منکر نکیر اچھی شکل وصورت میں آئیں۔ اچھا سلوک کریں اور قبر کشادہ ہو جائے اور حشر میں بھی وہ کفن کے ساتھ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمالیا میں نے اسی لیے اس کی قبر پر یہ سوال کیا تھا ''ھل رایت ما ضمنت لک (کیا تم نے دیکھ لیا جس کی میں نے ضمانت دی تھی وہ درست نکلی) اس نے میرے جواب میں کہا ''جزاک اللہ عنی خیر الجزاء فی المحیاء و الممات ''اس کے بعد حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست پاک سے قبر کو کشادہ ہونے کا اشارہ کیا تو یہ قبر بہت کشادہ ہو گی۔ (معارج النبوت جلد ۳ ص ۶۲۰)

مختلف الفاظوں کے ساتھ ان کتابوں میں بھی موجود ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۴: ۲-۳۵۱ المعجم الاوسط للطبرانی ۱: ۳-۱۵۲ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۳: ۱۲' مجمع الزوائد ۹: ۷-۲۵۶ العلل المتناہیۃ للجوزی' ۱: ۹-۲۶۷

نہ ہو مایوس آئی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے
(حدائق بخشش)

خلیفہ اول نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پر یا محمد علیک الصلوٰۃ والسلام پکارا:

امام قسطلانی' ابن منیر سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی

marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی اطلاع ملی تو روتے ہوئے حاضر ہوئے اور چہرہ انور سے کپڑا اٹھا کر یوں عرض کرنے لگے۔

ولو ان موتک کان اختیار الجد نا لموتک بالنفوس اذ کرنا یا محمد عند ربک ولنکن من بالک۔ بحواله (احمد بن محمد القسطلانی، امام (م ۹۲۳ھ) مواهب للدنيه (مع شرح الزرقانی) ج ۸ ص ۳۲۲

ترجمہ: اگر آپ کی موت میں ہمیں اختیار دیا جاتا تو ہم آپ کے وصال کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیتے۔ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس ہمیں یاد کرنا اور ہمارا خیال ضرور رکھنا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ندا:

جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجر و فراق کے ان لمحات میں یہ کلمات عرض کیے۔

السلام علیک یا رسول الله بابی انت و امی لقد کنت تخطبنا علی جزع نخلة فلما کثر الناس اتخذت منبرا لتسمعهم فحن الجزع لفراقک حتیٰ جعلت یدک علیه مسکن فامتک اولیٰ بالخین الیک لما فارقتها بابی انت وامی "یا رسول الله" لقد بلغ من فضیلتک عنده ان جعل طاعتک طاعته فقال عزوجل من یطع الرسول فقد اطاع

marfat.com

الله (الرسول ۲۲-۲۳)

ترجمہ: یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ پر میرے ماں باپ قربان اور سلام ہو آپ ہمیں کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے- کثرت صحابہ اکرام علیہم الرضوان کے پیش نظر منبر بنایا گیا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس تنے کو چھوڑ کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اس نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا- آپ نے اس پر دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہو گیا جب اس بے جان کھجور کے تنے کا یہ حال ہے تو اس امت کو آپ کے فراق پر نالہ ءشوق کا حق زیادہ ہے- ''یارسول اللہ'' علیک الصلوٰۃ والسلام میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں- اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی فضیلت عطا کی ہے کہ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے- پس اللہ عزوجل نے فرمایا ''جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی-''

دوسری روایت:

بابی انت وامی یا رسول الله لقد بلغ من تواضعک انک جالستنا وتزوجت منا واکلت معنا وبست الصوت ورکبت الدواب واردقت خلفه ووضعت طعامک علی الارض تواضعا منک (الرسول۲۲-۲۳)

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کی تواضع اور انکساری کی حد ہے کہ (عرش کے مہمان ہو کر ہم فرشیوں

marfat.com

کے ساتھ رہے ہماری خاطر نکاح کیا اور کھایا' صوف کا لباس پہنا' گھوڑے پر سواری فرمائی بلکہ ہم جیسوں کو پیچھے بٹھایا۔

درود پاک کی برکت

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں۔ ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیصلہ کرا لیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ دیکھا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں۔ جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے۔ اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ عزوجل! مجھے پھر زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا' دیکھتا ہوں ندا آتی ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ

marfat.com

ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں- یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ عزوجل! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا اور میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے- میں نے عرض کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ''مرحبا'' فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا- پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے- فرمایا درود پاک کی کثرت کرو- پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں-

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا- پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ

marfat.com

تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے- لٰہذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا-

میں نے عرض کی ہاں- یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے منظور ہے- پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے- میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے- پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں زمین و آسماں کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نبی و رسول ہر ولی حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بحر وذخار سے سب نے چلو بھرا ہے- تو جب مجھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے-

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جانب بیٹھا تھا-

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان

marfat.com

کو بشارتیں دیں، لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا- اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھتکار دیا اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے تو پیچھے ہٹ جا، میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور جب سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے فرمایا اب تم جاؤ- اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کرکے) رہنے دو-

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے میں نے عرض کی کیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد پاک سے ہوں- فرمایا ہاں تو میری نسل پاک سے ہے- تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا- پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے-

میں بیدار ہوا تو سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ اسے ترک کردوں- بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** "فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے- (سعادۃ دارین ص ۱۰۵)

شب و روز حضور کے روضے پہ جبرائیل امین بھی آتا ہے
جو روضے پہ آتا ہے ارے خالی کب وہ جاتا ہے
میرے آقا کے دربار سے دیکھو ارے منہ مانگا مل جاتا ہے

marfat.com

یا ایہا النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وظیفہ

عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے

''السلام علیک ایہا النبی ورحمة الله وبرکاته''

تو سن لیتے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وعلیک السلام یا شیخ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور کبھی کبھی السلام علیک ایہا النبی کو بار بار پڑھتے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دو جہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سید الوجود رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خضر والیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

marfat.com

اوراد فتحیہ میں سترہ بار ندائے یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ

الصلوٰۃ والسلام غیلک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من افتادہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من رسلہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا کرمہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

الصلوٰۃ ز السلام علیک یا امام المتقین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین

marfat.com

درود پاک کے متعلق فرماتے ہیں:

''فریضہ نماز بامداد گزار و چوں سلام دہد باوراء فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از برکات انفاس چہار صد ولی کامل شدہ است

ترجمہ: جب صبح کی نماز پڑھے اور سلام پھیرے تو اوراد فتحیہ کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے جو چار سو اولیاء اللہ کے انفاس پاک سے تکمیل کو پہنچا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اوراد فتحیہ کے متعلق فرمایا ہے غور وخوض کریں کہ اس کو چار سو اولیاء اللہ کی زبانوں سے مکمل کیا ہے۔ منکرین کے اعتقاد کے مطابق تو چاہیے تھا کہ ایک ولی اللہ بھی اوراد کو بنظر پسندیدگی نہ دیکھتا چہ جائیکہ اس کی تکمیل میں مدد دیتا جس میں ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب حاضر کیا گیا ہے تو کیا حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ جیسے محدث بھی شرک کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے اور وہ لوگوں کو کفر وشرک کی تعلیم دیتے رہے؟ کیا ایسے جید بزرگ کو بھی معاذ اللہ مشرک گردانا جائے گا۔؟ (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ)

دلائل الخیرات میں ندا کے اشعار:

یا رحمہ اللہ انی خائف وجل

یا لغمۃ اللہ انی مفلس عان

اے رحمت خدا کی بے شک میں ڈرنے والا ہوں لرزنے والا ہوں

اے نعمت خدا کی بے شک میں محتاج عاجز ہوں

marfat.com

ولیس لی عمل القی العلیم بہ

سوے محتبک العظمیٰ و ایمانی

اور نہیں کوئی میرا عمل کہ جس سے ملوں میں خدا سے

سوائے تیری محبت بزرگ اور اپنے ایمان کے

دلائل الخیرات علماء دیو بند وہابیوں کے نزدیک:

”(دیوبندی علماء کے نزدیک) ہمارے نزدیک حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب ہے- خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مولفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں- گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا (کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا- خود ہمارے شیخ مولوی گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل الخیرات کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ دلائل الخیرات کو روایت کرتے رہے اور مولوی گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے-“ (کتاب المہند ص ۱۵)

marfat.com

اشرفعلی تھانوی کا نظریہ

ایک سوال کے جواب میں دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ

''دلائل الخیرات کا پڑھنا پڑھانا بغیر اجازت لیے جائز تو ہے مگر وہ فائدہ نہ ہوگا جو اجازت سے ہوتا ہے۔ اگر بلا اجازت کوئی شخص پڑھتا پڑھاتا ہو وہ بھی نفع سے محروم نہ ہوگا۔'' (فتاویٰ اشرفیہ امدادیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ج ۳ ص ۱۴۰)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی'' (افضل الصلوٰۃ ص ۴۵۵)

ترجمہ: اے میرے سردار اے رسول خدا آپ پر صلوٰۃ والسلام میری تدبیریں ختم ہوگئیں اب آپ ہی میری مدد کیجیے۔

غلام احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یارسول اللہ

مولوی اشرف علی تھانوی اور ندا:

مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ میں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) (شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص ۱۸)

marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردوں کو پکارا:

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ خداوندی قدوس کے دربار میں یہ عرض کیا کہ یا اللہ عزوجل! تو مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا اس پر تمہارا ایمان نہیں ہے؟ تو آپ نے عرض کیا کہ یا اللہ عزوجل! کیوں نہیں؟ میں اس پر ایمان تو رکھتا ہوں لیکن میری تمنا یہ ہے کہ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو قرار آجائے- تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم چار پرندوں کو پالو اوران کو خوب کھلاؤ پلاؤ اچھی طرح ہلا ملا لو- پھر تم انہیں ذبح کر کے اوران کا قیمہ بنا کر اپنے گردونواح کے چند پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا گوشت رکھ دو اور تم مردوں کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے- چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرغ، ایک کبوتر، ایک گدھ، ایک مور، ان چار پرندوں کو پالا اور ایک مدت تک ان چار پرندوں کو کھلا پلا کر خوب ہلا ملا لیا- پھر ان چاروں پرندوں کو ذبح کر کے ان کے سروں کو اپنے پاس رکھ لیا اور ان چاروں کا قیمہ بنا کر تھوڑا تھوڑا گوشت اطراف وجوانب کے پہاڑوں پر رکھ دیا اور دور سے کھڑے ہو کر ان پرندوں کا نام لے کر پکارا کہ ''یاایھا الدیک (اے مرغ) یا ایھا الحمامۃ (اے کبوتر) یا ایھا النسر (اے گدھ) یا ایھا الطاؤس (اے مور) آپ کی پکار پر ایک دم پہاڑوں سے گوشت کا قیمہ اڑنا شروع ہو گیا ہوا اور ہر پرندہ کا گوشت پوست ہڈی پر الگ ہو کر چار پرند تیار ہو گئے اور وہ چاروں پرند بلا سروں کے دوڑتے ہوئے

marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئے۔ اپنے سروں سے جڑ کر دانہ چگنے لگے اور اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے مردوں کے زندہ ہونے کا منظر دیکھ لیا اور ان کے دل کو اطمینان و قرار مل گیا۔ (جمل جلد اول ص ۲۱۷ بیضاوی)

یہی واقعہ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں بھی موجود ہے۔

"واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ ○ قال اولم تومن ○ بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی ط قال فخز اربعةً من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزء ثم ادعھن یا تینک سعیاً ○ واعلم ان اللہ عزیز حکیم ○ (البقرہ آیت نمبر ۲۶۰)

ترجمہ: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

marfat.com

درس ہدایت:

مذکورہ بالا قرآنی واقعہ سے مندرجہ ذیل چند مسائل پر خاص طور سے روشنی پڑتی ہے- ان کو بغور پڑھیے اور ہدایت کا نور حاصل کیجیے اور دوسروں کو بھی روشنی دکھایئے-

مردوں کو پکارنا:

چاروں پرندوں کو قیمہ بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہاڑوں پر رکھ دیا تھا- پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ **ثم ادعھن** یعنی ان مردوں کو پکارو- چنانچہ آپ نے چاروں کا نام لے کر پکارا تو اس سے یہ مسئلہ ثابت ہو گیا کہ مردوں کو پکارنا شرک نہیں ہے- کیونکہ مردہ پرندوں کو اللہ تعالیٰ نے پکارنے کا حکم فرمایا اور ایک جلیل القدر پیغمبر نے ان مردوں کو پکارا تو ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ہوسکتا- کیونکہ خداوند کریم کبھی بھی کسی کو شرک کا حکم دے گا نہ کوئی نبی علیہ السلام ہرگز ہرگز کبھی شرک کا کام کرسکتا ہے- تو جب مرے ہوئے پرندوں کو پکارنا شرک نہیں تو وفات پائے ہوئے خدا کے ولیوں اور شہیدوں کو پکارنا کیونکر شرک ہوسکتا ہے؟ جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پکارنے کو شرک کہتے ہیں اور یا غوث ''یا رسول اللہ'' علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعرہ لگانے والوں کو مشرک کہتے ہیں انہیں تھوڑی دیر سر جھکا کر سوچنا چاہیے تاکہ اس قرآنی واقعہ کی روشنی میں انہیں ہدایت کا نور نظر آجائے اور وہ اہل سنت و جماعت کے طریقے پر صراط مستقیم کی شاہراہ پر چل پڑیں (**واللہ الموفق**)

marfat.com

دلائل الخیرات کو جلانا' مزارات کی جگہ بیت الخلاء بنانا' اذان کے بعد درود شریف پڑھنے والے کو قتل کرنا:

مفتی حرم شریف علامہ سید احمد بن زینی علیہ الرحمۃ نے بھی ابو الوہابیہ نجدی کے قبائح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

احراقه كثيراً من كتب العلم وقتله كثيراً من العلماء وخواص الناس وعوافهم واستباحة دمائهم واموالهم ونبشه لقبور الاولياء وقد امر فى الاحساء ان تجعل بعض قبورهم محلاً لقضاء الحاجة ومنع الناس ومن الرواتب والاذكار ومن قرادة المولد الشريف ومن الصلوٰة على النبى عليه الصلوٰة والسلام فى المنائر بعد الاذان وقتل من فعل ذالك ومنع الدعاء بعد الصلات وكان يصرح بكفر المتوسل بالانبياء والملائكة والاولياء ويزعم ان من قال لاحد مولانا او سيد نا فهو كافر (الدرر السنیہ ص۵۲-۵۳)

ترجمہ: محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بہت سی کتابوں کو جلا دیا - بہت سے علماء اور خواص و عوام کو قتل کر دیا اور ان کے جان و مال کو حلال سمجھ کر لوٹ لیا - وتنقیص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء والمرسلین والاولیاء نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء الرحمٰن علیہم

marfat.com

الرضوان کی تنقیص کی اوران کی قبریں اکھیڑ ڈالیں- احساء میں حکم دے دیا کہ بعض قبور اولیاء الرحمٰن کو بیت الخلاء بنا لیا جائے- لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود و وظائف اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے سے منع کر دیا جس نے ایسا کیا اس کو قتل کر ڈالا- نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کر دیا- انبیاء ملائکہ اور اولیاء اللہ سے توسل کرنے والے کو صاف طور پر کافر کہتا تھا اور گمان کرتا- اس عبارت کے برعکس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ' مولوی رشید احمد گنگوہی' مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندیوں کے حکیم الامت وغیرہم نے دلائل الخیرات کو اچھا کہا ہے کہ اس کے پڑھنے سے فوائد حاصل ہوئے ہیں بلکہ اپنے مریدین کو حکم دیتے کہ اس کتاب کا وظیفہ جاری رکھیں- لیکن اہلحدیث و دیو بندیوں کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دلائل الخیرات پڑھنے والوں کو مشرک کہا ہے- اس سے معلوم ہوا کہ دیو بندی' غیر مقلدین وہابی سب کے سب مشرک ہیں جو دلائل الخیرات کو خود بھی پڑھتے ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ان کے نزدیک تلقین کرتے ہیں-

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا خود اعتراف:

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بھی اس حقیقت کا اقرار اپنے رسالہ میں ان الفاظ میں کیا ہے-

ولا نامر باتلاف شی من المولفات اصلاً الا ما اشتمل علیٰ

marfat.com

ما یرقع الناس فی الشرک الروض الریاحین وما یحصل بسببه خلل فی العقائد کعلم المنطق فانه قد حرمه جمع من العلماء علی انا لا نفحص عن مثل ذالک و کالدلائل

(الهدیة السنیة ص ۴۵-۴۶)

ترجمہ: ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے - مگر ہاں اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو- جیسے روض الریاحین کتب منطق اور دلائل الخیرات کو تلف کرا دیا جاتا ہے-

محمد بن عبدالوہاب نجدی کون تھا؟

اس کے متعلق خبر مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی اور طرح طرح سے اس فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا-

چنانچہ مشکوٰۃ جلد دوم باب ذکر ایمن والشام میں بخاری کے حوالہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دریائے رحمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوش میں ہے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جا رہی ہے کہ

اللھم بارک لنا فی شامنا

(اے اللہ ہمارے لیے شام میں برکت دے)

اللھم بارک لنا فی یمننا

marfat.com

اے اللہ ہم کو یمن میں برکت دے

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا کہ "وفی نجدنا" یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی دعا فرمائی - شام اور یمن کا ذکر فرمایا - مگر نجد کا نام نہ لیا - انہوں نے پھر توجہ دلائی وفی نجدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی دعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو غرض تین بار یمن اور شام کے لیے دعائیں فرمائیں - بار بار توجہ دلانے پر نجد کو دعا نہ فرمائی بلکہ آخر میں فرمایا -

هناک الز لازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطٰن"

ترجمہ: میں اس ازلی محروم خطہ کو دعا کس طرح فرماؤں - وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا -

اس فرمان عالی کے مطابق بارہویں صدی میں نجد سے محمد ابن عبدالوہاب پیدا ہوا - اس نے کیا کیا - اہل حرمین ودیگر مسلمانوں پر ظلم کیے - اس کی داستان توسیف الجبار، بوارق محمدیہ علیٰ ارغامات النجدیہ وغیرہ کتب تواریخ میں دیکھو - ان کے کچھ ظلم علامہ شامی نے اپنی کتاب ردالمختار جلد سوم باب البغات کے شروع میں اس طرح بیان فرمائے ہیں -

كما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبو على الحرمين وكانوا ينتحلون الیٰ الحنا بلة لكن هم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خلف

marfat.com

اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذالک قتل اهل السنة وقتل علمآء هم حتیٰ کسر الله شوکتهم وخرب بلادهم وظفربهم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین وماتین والف

ترجمہ: جیسے کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ شریف پر انہوں نے غلبہ کرلیا- اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدے کے خلاف ہے وہ مشرک ہے- اس لیے انہوں نے اہل سنت و جماعت کا قتل جائز سمجھا اور ان کے علماء کو قتل کیا- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہابیوں کی شوکت توڑی اور ان کے شہروں کو ویران کردیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی- یہ واقعہ سنہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا-

کیا محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں؟

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں-

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں- ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا- البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں- اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا سا ہے- (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب التقلید صفحہ ۱۱۹)

marfat.com

وہابی فتنہ کے متعلق مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا بیان:

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

جماعت اہل حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ ان میں سے بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض پرانے کانگریسی ہیں جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لیے ایک نہایت گہری زمین دوز (Underground) تجویز کے تحت انگریزی پالیسی (Devide and Conquer) تفرقہ ڈالو اور فتح کرو سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصاً اہل حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (احیاء المیت ص ۲۶)

بن عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری
گستاخ پیغمبر کو کب دین سمجھ آئے
شیوہ ہو سدا جس کا عیاری و مکاری

اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا اور یا رسول علیک الصلوٰۃ والسلام کہنا:

جب موذن کہے اشھد ان محمد الرسول اللہ تو اس کو سن کر اپنے دونوں انگوٹھے یا کلمے کی انگلی چوم کر آنکھوں سے لگانا اور "یا رسول اللہ" صلی اللہ

marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنا مستحب ہے اس میں دنیاوی و دینی بہت فائدے ہیں اس کے متعلق احادیث وارد ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر عمل رہا- عامۃ المسلمین ہر جگہ اس کو مستحب جان کر کرتے ہیں-فرمایا:

یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشھادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ قرت عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابھامین علی العینین فانہ علیہ السلام یکون قائداً لہ الیٰ الجنۃ کذا فی کنز العباد قھستانی ونحوہ فی الفتاویٰ الصوفیہ وفی کتب الفردوس من قبل ظفری ابھامیہ عنہ سماع اشھد ان محمداً رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ وتمامہ فی حواشی البحر للرملی- (شامی جلد اول باب الاذان)

ترجمہ: اذان کی پہلی شہادت پر یہ کہنا مستحب ہے-صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے وقت یہ کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر تو حضور علیہ السلام اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے-اسی طرح کنز العباد میں ہے اور اسی کے مثل فتاویٰ صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر تو میں اس کو اپنے

marfat.com

پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا اور اسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

اس کی پوری بحث بحرالرائق کے حواشی رملی میں ہے۔ اس عبارت سے چھ کتابوں کے حوالے معلوم ہوئے (شامی، کنز العباد، فتاویٰ صوفیہ، کتاب الفردوس، قہستانی وغیرہ)

شرح نقایہ

شرح نقایہ میں ہے

وعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاولىٰ من الشهادة الثانية صلى الله عليك "يا رسول الله" وعند الثانية منها قرة عينى بك "يارسول الله" بعد وضع ظفرى ابهامين على العينين فانه عليه السلام يكون قائد الى الجنة كذا فى كنز العباد۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ مستحب یہ ہے کہ دوسری شہادت کے پہلے کلمہ سن کر یہ کہے قرة عينى بك يا رسول الله" اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے تو حضور علیہ السلام اس کو جنت میں اپنے پیچھے پیچھے لے جائیں گے۔ اسی طرح کنز العباد میں ہے۔

اکابر دیوبند کا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نام نامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ مولوی اشرف علی

marfat.com

تھانوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی، احمد حسن کانپوری، مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے پیر و مرشد، مولوی محمد قاسم نانوتوی نے ان کے متعلق کہا تھا۔

وہ عالم کیا؟ بلکہ عالم گر ہے، یہی حاجی صاحب اپنی ''کتاب کلیات امدادیہ ص ۸۷ مطبوعہ دیوبند میں فرماتے ہیں

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
اے حبیب کبریا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

ندا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراضات و جواب

قرآن کریم فرماتا ہے۔

(۱) ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك (پ ۱۱ سورہ ۱۰ آیت ۱۰۶)

ترجمہ: اور اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا کر سکے۔ (کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ غیر خدا کا پکارنا منع ہے۔

ويدعون من دون الله ما لا ينفعهم ولا يضرهم

ترجمہ: خدا کے سوا ان کو پکارتے ہیں جو ان کے لیے نافع و مضر نہیں۔

marfat.com

ثابت ہوا کہ غیر خدا کو پکارنا بت پرستوں کا کام ہے۔

ترجمہ: ان جیسی آیتوں میں جہاں بھی لفظ دعا ہے اس سے مراد بلانا نہیں بلکہ پوجنا (دیکھو جلالین اور دیگر تفاسیر) معنی یہ ہیں کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کو مت پوجو۔ دوسری آیات اس معنی کی تائید کرتی ہیں۔ رب فرماتا ہے

ومن یدع مع اللہ الٰھاً آخر (پ۱۸ سورہ النور آیت ۱۱۱) اور جو اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو پوجے (عبادت کرے) معلوم ہوا کہ غیر خدا کو خدا سمجھ کر پکارنا شرک ہے۔ کیونکہ یہ غیر خدا کی عبادت ہے۔ اگر ان آیات کے یہ معنی نہ کیے جائیں تو ہم نے جو آیات و احادیث اور علماء دین کے اقوال پیش کیے جن میں غیر خدا کا پکارا گیا ہے۔ سب شرک ہوگا۔ پھر زندہ کو پکارو یا مردہ کو۔ سامنے والے کو پکارو یا دور والے کو سب ہی شرک ہوگا۔ روزانہ ہم لوگ بھائی بہن دوست آشنا کو پکارتے ہی ہیں تو عالم میں کوئی شرک سے نہ بچا۔ نیز شرک کہتے ہیں غیر خدا کو خدا کی ذات یا صفات میں شامل کرنا کسی کو آواز دینا' پکارنا۔ اس میں کون سی صفت الٰہی میں داخل کرنا ہے پھر یہ شرک کیوں ہوا؟

(۲) فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ: تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے (کنز الایمان)

اس سے معلوم ہوا اٹھتے بیٹھتے غیر خدا کا نام جپنا شرک ہے صرف خدا ہی کا ذکر کرنا چاہیے۔

marfat.com

جواب: اس آیت مقدسہ سے ذکر رسول اللہ صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کو حرام یا شرک سمجھنا نادانی ہے۔ آیت تو یہ فرمارہی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ہر حال میں ہر طرح خدا کا ذکر کر سکتے ہو یعنی نماز میں تو پابندی تھی کہ بغیر وضو نہ ہو۔ سجدہ رکوع اور قعدہ میں تلاوت قرآن کریم نہ ہو بلا عذر بیٹھ کر یا لیٹ کر نہ ہو۔ مگر جب نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ پابندیاں اٹھ گئیں۔ اب کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طرح خدا کو یاد کر سکتے ہو۔

اس آیت میں چند امور قابل غور ہیں ایک یہ کہ یہ امر فاذکروا اللہ وجوب کے لیے نہیں صرف جواز کے لیے ہے کہ نماز کے علاوہ چاہے خدا کو یاد کرو خواہ غیر خدا کو خواہ بالکل خاموش رہو ہر بات کی اجازت ہے دوسرے یہ کہ اگر یہ امر وجوب کے لیے بھی ہو تو بھی ذکر غیر اللہ ذکر اللہ کی نقیض نہیں تا کہ ذکر اللہ کے واجب ہونے سے یہ حرام ہو جائے۔ بلکہ ذکر اللہ کی نقیض عدم ذکر اللہ ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ذکر اللہ کی نقیض ذکر غیر اللہ مان بھی لی جائے تب بھی ایک نقیض کے واجب ہونے سے دوسری نقیض زیادہ سے زیادہ حرام ہوگی نہ کہ شرک۔ مگر خیال رہے کہ حرام یا فرض ہونا فعل کی صفت ہے نہ کہ عدم فعل کی۔ چوتھے یہ کہ حضور علیہ السلام کا ذکر بالواسطہ خدا ہی کا ذکر ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله (پارہ ۵ سورہ ۴ آیت ۸۰)

ترجمہ: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا (کنز الایمان)

marfat.com

جب کلمہ نماز حج درود خطبہ اذان غرض کہ ساری عبادات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر داخل اور ضروری ہے تو نماز سے خارج انکا ذکر اٹھتے بیٹھتے کیوں حرام ہوگا- جو شخص ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے درود شریف یا کلمہ پڑھے تو حضور کا ذکر کر رہا ہے ثواب کا مستحق ہے- پانچویں اس طرح کہ تبت یدا ابی لھب اور سورہ منافقون اور وہ آیات جن میں کفار یا بتوں کا ذکر ہے ان کا پڑھنا ذکر اللہ ہے یا نہیں- ضرور ہے کیونکہ یہ قرآنی آیات ہیں- ہر کلمہ پہ ثواب ہے اگرچہ ان آیات میں مذکور کفار یا بت ہیں مگر کلام تو اللہ عز وجل کا ہے- کلام الٰہی کا ذکر تو ذکر اللہ عز و جل ہو- مگر رحمت الٰہی یا نور الٰہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ذکر اللہ نہ ہو یہ کیا انصاف ہے؟ قرآن میں ہے قال فرعون فرعون نے کہا قال پڑھے پر تیس نیکیوں کا ثواب اور لفظ فرعون پڑھنے پر پچاس کا ثواب کیونکہ ہر حرف کے بدلے دس کا ثواب ہے تو فرعون کا نام پڑھا گیا- پچاس نیکیاں ملیں اور محمد رسول اللہ'' کا نام لیا تو مشرک ہوگیا- یہ کیا عقل ہے؟ ساتویں اس طرح کہ حضرت یعقوب علیہ السلام فراق حضرت یوسف علیہ السلام میں اٹھتے بیٹھتے حضرت یوسف علیہ السلام کے نام کی رٹ فرماتے تھے اور ان کی یاد میں اس قدر روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں- اسی طرح حضرت آدم فراق حضرت حوا علیہا السلام میں' حضرت امام زین العابدین فراق امام حسین میں اٹھتے بیٹھتے ان کے نام جپا کرتے تھے اور بزبان حال یہ کہتے تھے-

marfat.com

حال من در ہجرت والد کم از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ایم

بتاؤ ان پر یہ حکم شرک جاری ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو آج تو عاشق ہر حال میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے وہ کیوں مشرک ہوگا؟ ایک تاجر دن رات تجارت کا ذکر کرتا رہتا ہے- طالب علم دن رات ہر حال میں سبق یاد کرتا ہے- وہ بھی غیر خدا کا نام جپ رہا ہے وہ کیوں مشرک نہیں؟

نوٹ: دینا نگر پنجاب میں ہمارا اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اسی مسئلہ ندا یا رسول اللہ پر مناظرہ ہوا- ثناء اللہ صاحب نے یہ ہی آیت پیش کی- ہم نے صرف تین سوال کیے ایک یہ کہ قرآن میں امر کتنے معنی میں آیا ہے اور یہاں کون سے معنی میں استعمال ہوا؟ دوسرے یہ کہ ایک نقیض کے واجب ہونے سے دوسری نقیض حرام ہوگی یا نہیں؟ تیسرے یہ کہ ذکر اللہ کی نقیض کیا ہے؟ ذکر غیر اللہ یا عدم ذکر اللہ؟ جس کا جواب یہ دیا کہ آپ نے ان سوالات میں اصول فقہ اور منطق کو دخل دیا ہے- یہ دونوں علم بدعت ہیں گویا کہ جاہل رہنا سنت ہے پھر ان سے سوال کیا کہ بدعت کی صحیح تعریف ایسی کر دو جس سے محفل میلاد تو حرام رہے اور اخبار اہل حدیث نکالنا سنت ہو- یہ سوالات اب تک ان تمام پر قائم ہیں- ابھی وہ زندہ ہیں کوئی صاحب ان سے جوابات دلوا دیں- ہم مشکور ہوں گے مگر اب افسوس کہ ثناء اللہ صاحب تو بغیر جواب دیے دنیا سے چلے گئے کاش کوئی ان کے معتقد صاحب جواب دے کر ان کی روح کو خوش کریں-

marfat.com

اعتراض:

بخاری شریف جلد دوم کتاب الاستیذان بحث مصافحہ باب الاخذ بالیدین میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضور علیہ السلام نے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سکھایا۔ فلما قبض قلنا السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضور علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو ہم نے التحیات میں یوں پڑھا اسلام علی النبی۔

عینی شرح بخاری میں اس حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں۔

فظاهر ها انهم كانوا يقولون السلام عليك بكاف الخطاب في حياة النبي عليه السلام لما مات تركو الخطاب وذكروه بلفظ الغيبة فصاروا يقولون السلام على النبي

ترجمہ: حدیث کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ صحابہ کرام حضور علیہ السلام کی زندگی پاک میں السلام علیک کاف خطاب سے کہتے تھے۔لیکن جب کہ حضور علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو خطاب چھوڑ دیا اور لفظ غائب سے ذکر کیا اور کہنے لگے۔

السلام على النبي

اس حدیث اور شرح کی عبارت سے معلوم ہوا کہ التحیات میں السلام علیک کہنا زندگی پاک مصطفیٰ علیہ السلام میں تھا۔حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد التحیات میں بھی ندا کو چھوڑ دیا گیا۔تو جب صحابہ کرام نے التحیات میں سے ندا کو

marfat.com

نکال دیا تو جو شخص نماز کے خارج میں یارسول اللہ وغیرہ کہے تو بالکل ہی شرک ہے

جواب: بخاری اور عینی کی یہ عبارات تو آپ کے خلاف بھی ہیں- کیونکہ آج تک کسی امام مجتہد نے التحیات کے بدلنے کا حکم نہ دیا- امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن مسعود کی امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی التحیات اختیار فرمائیں- مگر دونوں التحیات السلام علیک ایہا النبی ہے غیر مقلد بھی خواہ ثنائی ہوں یا غزنوی یہ ہی خطاب والی التحیات پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اکرام نے اپنے اجتہاد سے التحیات کو بدلا اور حدیث مرفوع کے مقابل اجتہاد صحابی قبول نہیں اور ان صحابہ کرام نے بھی اس لیے تبدیل نہ کیا کہ ندا غائب حرام ہے- ورنہ زندگی میں دور رہنے والے صحابہ کرام علیہ الرضوان خطاب والی التحیات نہ پڑھتے- آخر یمن' خیبر' مکہ مکرمہ' نجد' عراق تمام جگہ نماز ہوتی تھی تو اس میں وہ ہی التحیات پڑھی جاتی تھی- ندا غائب برابر ہوتی ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حجاز میں تشریف فرما تھے اور ندا والی التحیات ہر جگہ پڑھی جا رہی تھی- نہ حضور علیہ السلام نے منع فرمایا نہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کچھ شبہ کیا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات سکھاتے وقت یہ نہ فرمایا تھا کہ یہ التحیات صرف ہماری زندگی پاک میں ہے اور ہماری وفات شریف کے بعد دوسری پڑھنا-

(فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب العقائد صفحہ نمبر ۱۷ میں ہے) لہٰذا صیغہ خطاب کو بدلنا ضروری نہیں اور اس میں تقلید بعض صحابہ کی ضروری نہیں- ورنہ حضور علیہ السلام فرماتے کہ بعد میرے انتقال کے خطاب نہ کرنا-

marfat.com

بہر حال صیغہ خطاب رکھنا اولیٰ ہے- اصل تعلیم اسی طرح ہے- خلاصہ جواب یہ ہوا کہ بعض صحابہ کا یہ فعل حجت نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ پاک میں شرک ہوتا رہا اور منع نہ فرمایا گیا- بعد میں بھی بعض نے بدلا نہ کہ کل نے- بلکہ مرقات باب التشہد اخیر فصل میں ہے-

"واما قول ابن مسعود کنا نقول الخ فھور وایته ابی عوانته و روایته البخاری اصح فیھا بینت ان ذالک لیس من قول ابن مسعود بل من فھم الراوی عنه ولفظھا فلما قبض قلنا سلام یعنی علی النبی فقوله قلنا سلام یحتمل انه اراد به استمرر نا علیٰ ما کنا علیه فی حیاته

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے التحیات ہرگز نہ بدلی- یہ صرف راوی کی فہم ہے نہ کہ اصل واقعہ

(۴) بعض وہابی یہ کہتے ہیں کہ کسی نبی علیہ السلام یا ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کو دور سے یہ سمجھ کر پکارنا کہ وہ ہماری آواز سنتے ہیں شرک ہے کیونکہ دور کی آواز سننا تو خدا ہی کی صفت ہے- غیر خدا میں یہ طاقت ماننا شرک ہے- اگر یہ عقیدہ نہ ہو تو "یا رسول اللہ" یا غوث وغیرہ کہنا جائز ہے- جیسے ہوا کو ندا دیا کرتے ہیں- "سن اے باد صبا" وغیرہ کہ وہاں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہوا سنتی ہے آج کل عام وہابی یہ ہی عذر پیش کرتے ہیں- فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ میں اسی پر زور دیا ہے-

جواب: دور سے آواز سننا ہرگز خدا کی صفت نہیں- کیونکہ دور سے آواز تو وہ

marfat.com

سنے جو پکارنے والے سے دور ہو- رب تعالیٰ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے خود فرماتا ہے-

نحن اقرب الیه من حبل الورید ۰ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب نحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون۰

(پارہ ۲۶ سورہ قٓ آیت ۱۶، سورہ بقرہ آیت ۱۸۶، سورہ واقعہ آیت ۸۵)

ترجمہ: ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں اور ہم اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں- (کنز الایمان)

لہٰذا پروردگار تو قریب ہی کی آواز سنتا ہے ہر آواز اس سے قریب ہی ہوتی ہے کہ وہ خود قریب ہے اور اگر مان لیا جائے کہ دور کی آواز سننا اس کی صفت ہے تو قریب کی آواز سننا بھی تو اس کی صفت ہے- لہٰذا چاہیے کہ قریب والے کو بھی سامع سمجھ کر نہ پکارو- ورنہ مشرک ہو جاؤ گے- سب کو بہرا جانو- نیز جس طرح دور کی آواز سننا خدا کی صفت ہے اسی طرح دور کی چیز دیکھنا، دور کی خوشبو پالینا بھی تو صفت الٰہی ہے کہ اولیاء اللہ کے لیے دور و نزدیک یکساں ہیں- جب ان کی نظر دور و قریب کو یکساں دیکھ سکتی ہے تو اگر ان کے کان دور و نزدیک کی آوازیں سن لیں تو کیوں شرک ہوا؟ یہ وصف ان کو بہ عطا الٰہی حاصل ہوا- اب ہم دکھاتے ہیں کہ دور کی آواز انبیاء و اولیاء سنتے ہیں-

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ

marfat.com

السلام کی قمیص کی خوشبو پالی اور فرمایا انی لا جد ریح یوسف بتاؤ یہ شرک ہوا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ پاک سے حضرت ساریہ علیہا السلام کو آواز دی جو مقام نہاوند میں جنگ کر رہے تھے اور حضرت ساریہ نے وہ آواز سن لی (مشکوٰۃ باب الکرامات فصل ثالث) حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ نے دور سے دیکھا حضرت ساریہ کے کان نے دور سے سنا۔ تفسیر روح البیان وجلالین ومدارک وغیرہ تفاسیر میں زیر آیت۔

واذن فی الناس بالحج ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر پہاڑ پر کھڑے ہو کر تمام روحوں کو آواز دی کہ اے اللہ عزوجل کے بندو چلو قیامت تک جو بھی پیدا ہونے والے ہیں۔ سب نے وہ آواز سن لی جس نے لبیک کہہ دیا وہ ضرور حج کرے گا اور جو روح خاموش رہی وہ کبھی حج نہیں کر سکتی۔ کہیے یہاں تو دور کے علاوہ پیدائش سے پہلے سب نے حضرت خلیل علیہ السلام کی آواز سن لی۔ یہ شرک ہوا یا نہیں؟ اسی طرح حضرت خلیل علیہ السلام نے بارگاہ رب جلیل میں عرض کیا کہ مولیٰ مجھے دکھا دے کہ تو مردے کو تینک سعیاً پھر انہیں پکارو دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ دیکھو مردہ جانوروں کو پکارا گیا اور وہ دوڑے ہوئے آئے تو کیا اولیاء اللہ ان جانوروں سے بھی کم ہیں؟ آج ایک شخص لندن میں بیٹھ کر بذریعہ ٹیلیفون ہندوستان کے آدمی سے بات کرتا ہے اور یہ سمجھ کر اس کو پکارتا ہے کہ ہندوستان کا آدمی اس آلہ کے ذریعہ میری بات سنتا ہے یہ پکارنا شرک ہے کہ نہیں؟ تو اگر کسی مسلمان کا عقیدہ یہ ہو کہ قوت نبوت ٹیلیفون کی قوت سے زیادہ ہے

marfat.com

اور حضرات علیہم السلام انبیاء قوت خدا تعالیٰ داد سے ہر ایک کی آواز سنتے ہیں۔ پھر پکارے ''یا رسول اللہ'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الغیاث تو کیوں شرک ہوا؟

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک سفر میں جاتے ہیں تو ایک جنگل میں چیونٹی کی آواز دور سے سنی وہ کہتی ہے۔

یایھا النمل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنکم سلیمٰن وجنودہ وھم لا یشعرون (پارہ ۱۹ سورہ ۲۷ آیت نمبر ۱۸)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
ایسے برے مذہب پر لعنت کیجیے

(حدائق بخشش)

ترجمہ: تفسیر روح البیان وغیرہ میں اسی آیت کے تحت ہے کہ آپ نے تین میل سے چیونٹی کی یہ آواز سنی خیال کرو کہ چیونٹی کی آواز اور تین میل کا فاصلہ کہیے یہ شرک ہوا کہ نہیں؟ مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر میں ہے کہ دفن کے بعد میت قبر میں سے باہر والوں کے پاؤں کی آواز سنتی ہے اور زائرین کو دیکھتی ہے اور پہچانتی ہے اسی لیے قبرستان میں جا کر اہل قبور کو سلام کرنا چاہیے۔ اس قدر مٹی کے نیچے ہو کر اتنی آہستہ آواز کو سننا کس قدر دور کی آواز سننا ہے۔ کہو شرک ہوا یا کہ نہیں؟ اسی طرح مشکوٰۃ کتاب الدعوات کی حدیث میں ہے کہ اللہ کا ولی خدائی طاقت سے دیکھتا' سنتا اور چھوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنی قوت سے عطا فرمادے۔ وہ اگر دور سے سن لے تو کیوں شرک ہے؟ مخالفین کے معتمد اور معتبر عالم مولوی

marfat.com

عبدالحی صاحب لکھنوی فتاویٰ عبدالحی کتاب العقائد صفحہ نمبر ۳۴ میں اس سوال کے جواب میں کہ ایک شخص کہتا ہے **لم یلد ولم یولد** حضور علیہ السلام کی شان ہے اور **قل ھو اللہ احد** حضور علیہ السلام کی صفت ہے ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ ''یارسول اللہ'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا جبکہ آپ چہل روزہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مادر مشفقہ نے میرا ہاتھ مضبوط باندھ دیا تھا۔ اس کی اذیت سے مجھ کو رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان دنوں آپ چہل روزہ (چالیس دن) کے تھے یہ حال کیوں کر معلوم ہوا؟ فرمایا لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا اور فرشتے عرش کے نیچے تسبیح کرتے تھے اور میں تسبیح کی آواز سنتا تھا۔

حالانکہ شکم مادر میں تھا اس روایت سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والدہ ماجدہ کے شکم میں ہی عرش وفرش کی تمام آوازیں سنتے تھے۔

حدیث میں ہے کہ جب کوئی عورت اپنے نیک شوہر سے لڑے تو جنت میں حور پکار کر اسے ملامت کرتی ہے (مشکوٰۃ باب معاشرہ النساء) معلوم ہوا کہ گھر کی کوٹھڑی کی جنگ کو حور اتنی دور سے دیکھتی اور سنتی ہے اور پھر اسے علم غیب بھی ہے کہ اس آدمی کا انجام بخیر ہوگا۔ دوربین سے دور کی چیزیں دیکھتے ہیں ریڈیو ٹیلی ویژن سے دور کی آواز سنتے ہیں۔ تو کیا نبوت ولایت کی طاقت بجلی کی طاقت سے بھی کم ہے۔ معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت میں حضرت بلال رضی

marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کی قدم کی آہٹ سنی حالانکہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معراج نہ ہوئی تھی اور اپنے گھر میں تھے- یہاں نماز تہجد کے لیے چل پھر رہے ہوں گے وہاں آہٹ سنی جارہی تھی اور اگر بلال رضی اللہ عنہ بھی بجسم مثالی جنت میں پہنچے تو حاضر وناظر کا ثبوت ہوا- ان سب باتوں کے متعلق مخالف یہ ہی کہے گا کہ وہ تو خدا نے سنایا تو ان حضرات نے سن لیا- پس ہم بھی یہی کہتے ہیں انبیاء واولیاء کو خدا تعالیٰ دور کی باتیں سناتا ہے تو یہ سنتے ہیں خدا تعالیٰ کی یہ صفت ذاتی ان کی عطائی' خدا کی یہ صفت قدیم' ان حضرات کی حادثات' خدا کی یہ صفت کسی کے قبضہ میں نہیں- ان کی یہ صفت خدا کے قبضے میں خدا تعالیٰ عزوجل کا سننا بغیر کان وغیرہ عضو کے- ان کا سننا کان سے اتنے فرق ہوئے شرک کیسا؟

بڑے علماں تے عقلاں والے اوتھے پل نہ اڑدے نے
میں سنیا دیکھ کے اس نوں پتھر بھی کلمہ پڑھدے نے

اعتراض:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

یا یھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیماً

لہٰذا تم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہو فقط یا رسول اللہ کہنا بے ادبی ہے-

marfat.com

جواب:

ہم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے بھی منکر نہیں مگر یہاں سوال فقط یا رسول اللہ کا ہے اگر یا رسول اللہ کہنا بے ادبی ہے تو پھر تو (معاذ اللہ) خداوند کریم علیم وخبیر نے ''یا ایھا النبی ''یا ایھا الرسول 'یا ایھا المزمل 'یا ایھا المدثر پکار کر اپنی مخلوق کو بے ادبی کی تعلیم دی ہے-قرآن پاک میں غور کرنے سے واضح ہو جاتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی صفات کے ذریعے پکارنا یہ تو احترام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور سنت خدا ہے- نیز کتب حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمیشہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے تھے- کیا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے تھے؟ زمانہ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صحابہ اکرام علیہم الرضوان میدان جنگ میں یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے تھے (فتوح الشام) کیا وہ نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے تھے؟

اعتراض:

صحابہ اکرام علیہم الرضوان جب پکارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس موجود ہوتے تھے اور آگے وہ اپنا مطلب بیان کرتے تھے لیکن تم نہ کوئی مطلب بیان کرتے ہو نہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے سامنے ہوتے ہیں بلکہ ویسے ہی پکارتے ہو-

marfat.com

جواب:

حضورؐ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنوں کے پاس ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں- جیسا کہ دیوبندیوں کی کتابوں ''آب حیات'' اور ''تحذیر الناس'' میں ہے اور صحیح مسلم کے آخیر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ ''یا رسول اللہ'' ''یا رسول اللہ'' پکارتے تھے- لیکن کوئی مطلب بیان نہیں کرتے تھے- مولوی وحید الزمان غیر مقلد کہتے ہیں کہ یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا- ثابت ہوا کہ تصور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ذکر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر فرطِ محبت میں یا رسول اللہ پکارنا سنت صحابہ اکرام علیہم الرضوان ہے-

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منفی پہلو:

اللہ تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت کرتے تھے- مگر یہی پکارنا اور منتیں مانی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ

marfat.com

معاملہ کرے گا کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ٦)

(۲) جب انبیاء علیہم السلام کو بھی علم غیب نہیں ہوتا تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳ مصنف مولوی رشید احمد گنگوہی)

(۳) کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی کفر و شرک ہے۔ (بہشتی زیور جلد ا ص ۳۷)

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اثباتی پہلو

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ خدائے ذوالجلال نے انبیاء و اولیاء کو ایسی قوت سماعت بخشی ہے جس سے وہ دور و نزدیک کی پکار کو سن لیتے ہیں اور ان کی مدد فرماتے ہیں۔ لیکن دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک غیر خدا کو پکارنا' ان کو اپنا حمایتی سمجھنا' ان سے مدد مانگنا کفر و شرک ہے۔

اگر علمائے دیوبند اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں تو انہیں پوری جرات کے ساتھ اپنے بیگانے کا فرق کیے بغیر کفر و شرک کا فتویٰ صادر کر دینا چاہیے جنہوں نے غیر خدا کو پکارا ہے اور مدد مانگی ہے۔

مدد کر اے کرم احمدی کے تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی)

marfat.com

اس شعر میں مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ صرف پکارا ہے بلکہ مدد بھی مانگی ہے۔

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہے ڈوباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

اس شعر میں حاجی امداد اللہ صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا ہے۔

دستگیری کیجیے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پر آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے میرے مولیٰ خبر لیجیے میری

(شمیم الطیب ترجمہ شمیم الحبیب' مصنف مولوی اشرف علی تھانوی ص ۱۴۵)

ان اشعار میں مولوی اشرف علی تھانوی نے جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا ہے وہیں مدد بھی مانگی ہے۔

نانوتوی صاحب کا یہ کہنا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے سوا قاسم کوئی حامی نہیں یا تھانوی صاحب کا کہنا کہ جز تمہارے میری پناہ کہاں ہے کیا یہ لازم نہیں آتا کہ وہ توحید کو چھوڑ کر مشرکانہ بولی بول رہے ہیں۔ الحق

marfat.com

ماشھدت به الاعداد

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

اور مولوی محمود الحسن دیو بندی وہابی نے رشید احمد گنگوہی دیو بندی وہابی کے مرثیہ میں لکھا-

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہء حاجات روحانی و جسمانی
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

علماء دیو بند سے چند سوالات

(۱) اگر تقویۃ الایمان، بہشتی زیور، فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ صحیح ہے تو حاجی امداد اللہ صاحب، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی غیر خدا کے پکارنے اور ان سے مدد مانگنے کے جرم میں، کافر و مشرک ہوئے یا نہیں اور اگر انہیں مسلمان ٹھہراتے ہیں تو ان کتابوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

(۲) ان حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا سمجھ کر پکارا اور مدد مانگی ہے یا خدا کا بندہ اور اس کی مخلوق سمجھ کر اگر جواب ثانی میں ہے جب بھی آپ حضرات کے لیے ''تقویۃ الایمان'' نے کسی تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے-تقریب ذہن کے لیے ایک بار پھر سے خاص خاص عبارت کا سرسری جائزہ

marfat.com

لے لیں۔

اللہ تعالیٰ نے عالم میں کسی کو تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ عزوجل کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔

(۳) ''تقویۃ الایمان'' کے فتوے کو تسلیم کرنے کے بعد آپ میں یہ ہمت و جرات ہے کہ صاف لفظوں میں یہ اعلان کر دیں کہ حاجی امداداللہ صاحب' مولوی قاسم نانوتوی صاحب' مولوی اشرف علی تھانوی اور ابوجہل سب شرک میں برابر ہیں

(۴) کیا آپ حضرات کا سکوت یا بے جا تاویل اس بات کی غمازی نہیں کر رہا ہے کہ آپ اپنے مسلمات سے گریز کر رہے ہیں؟

حفظ الایمان کا سرسری تنقیدی جائزہ

دیوبندی مکتبہ فکر کے مذہبی پیشوا اشرف علی تھانوی سے کسی نے سوال کیا کہ زید علم غیب کی دو قسمیں کرتا ہے۔(۱) ذاتی (۲) عطائی

ذاتی علم غیب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ رہا عطائی اس کے معنی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ زید کا کہنا درست ہے یا نہیں جس کے جواب میں موصوف نے ایک کتاب ''بنام حفظ الایمان'' لکھی جس میں

marfat.com

سرور کائنات صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو جانوروں اور چوپاؤں سے تشبیہ دے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں کھلے بندوں توہین کی۔

کتاب کی اصل عبارت پڑھیے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد کل غیب ہے یا بعض غیب اگر بعض علوم غیب مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر (ہر عامی انسان) بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنوں (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے (نعوذ باللہ) اس عبارت پر علمائے عرب و عجم کی گرفت یہ ہے کہ اس میں لفظ ایسا کے ذریعہ رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو جانوروں اور چوپاؤں سے تشبیہ دے کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں توہین کی گئی ہے اور توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتکب بالاتفاق کافر ہے۔

اس گرفت کو اٹھانے کے لیے مصنف سے لے کر ان کے معتمد وکلاء تک نے طرح طرح کی تاویلات پیش کی ہیں۔ ہم یہاں صرف دو تاویل نقل کرتے ہیں پڑھیے اور ان کی تضاد بیانی کا دل کش نظارہ ملاحظہ فرمائیے۔

پہلی تاویل:

مولوی اشرف علی تھانوی کے معتمد خلیفہ مرتضیٰ حسن در بھنگوی نے عبارت

marfat.com

مذکورہ کی تاویل یوں کی ہے کہ اس عبارت میں ایسا تشبیہ کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اتنا اس قدر کے معنی میں ہے اگر تشبیہ کے معنی میں تو البتہ تکفیر کی وجہ نکل سکتی تھی۔ اصل عبارت یوں ہے واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں۔'' (توضیح البیان ص ۸ بحوالہ جام نور کلکتہ اکتوبر و نومبر ۶۸ء)

دوسری تاویل

دیوبندوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد صاحب نے زیر بحث عبارت کی تاویل میں کہا ہے کہ عبارت میں لفظ ایسا کی بجائے لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں کے علم کے برابر کر دیا۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

جناب یہ تو ملاحظہ کیجیے کہ حضرت مولوی (تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں نے علم کے برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔'' (شہاب ثاقب ص ۱۰۲)

حفظ الایمان کی زیر بحث عبارت کی تاویل میں مولوی حسین احمد کہتے ہیں کہ یہاں لفظ ایسا تشبیہ کے لیے ہے اگر یہاں بجائے لفظ ایسا کے لفظ اتنا ہوتا تو البتہ

marfat.com

یہ احتمال ہوسکتا تھا کہ حضور علیہ السلام کے علم پاک کو جانوروں کے علم کے برابر کر دیا- جب کہ مولوی مرتضیٰ حسین در بھنگوی کہتے ہیں کہ اس عبارت میں لفظ ایسا ''اتنا'' کے معنی میں ہے اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو البتہ تکفیر کی وجہ نکل سکتی تھی- اس بے جا تاویل پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں-

اگر مولوی حسین احمد کی تاویل تسلیم کر لی جائے تو مولوی مرتضیٰ حسین کے نزدیک تھانوی صاحب کی تکفیر درست ہے اور اگر مولوی مرتضیٰ حسن کی تاویل صحیح مانی جائے تو مولوی حسین احمد کے نزدیک یہ لازم آتا ہے کہ تھانوی صاحب نے حضور علیہ السلام کے علم پاک کو جانوروں کے علم کے برابر کر دیا اور چونکہ تھانوی صاحب نے اپنے دونوں وکیلوں میں سے کسی کی تردید نہیں کی لہٰذا دونوں تاویلیں اپنی اپنی جگہ صحیح اور دونوں ایک دوسرے کی تاویل پر تھانوی صاحب کے کفر پر متفق ہیں کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اپنے گھر کی تضاد بیانی اور اپنے مسلمات سے گریز کے بارے میں

حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عقل وفہم کی دولت عطا فرمائی ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ حب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کی روح ہے-

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

marfat.com

شریعت مطہرہ نے ہر مسلمان پر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اس کے تمام خویش واقارت اعزہ واحباب سے زیادہ لازم کی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقتر فتموھا وتجارۃ تخشون کساد ھا ومسکن ترضو نھآ احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفٰسقین o (التوبہ ۲۴)

ترجمہ: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (کنزالایمان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

مان کان لاھل المدینۃ ومن حولھم من الاعراب ان یتخلفوا عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ...... (التوبہ ۱۲۰)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری

marfat.com

سمجھیں۔(کنزالایمان)

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری شریف ص ۷)

ترجمہ: تم میں کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ واولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اورانہی سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

ثلاث من کن فیه وجد حلاوۃ الایمان ان یکون الله ورسوله احب الیه مما سواھما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکرہ ان یعوذ فی الکفر کما یکرہ ان یقزف فی النار (بخاری ص ۷)

ترجمہ: جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت وحلاوت پائے گا۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول علیہ السلام اس کو تمام ماسوا سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور تیسری یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانا ایسا برا سمجھتے جیسا کہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے

حضرت سہل بن عبداللہ التستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن لم یرو لایة الرسول صلی الله علیه وسلم علیه فی جمیع احواله ولم یر لفسه فی ملکه لم یذق حلاوۃ سنة لا نه

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من نفسہ

ترجمہ: جو ہر حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا مالک نہ جانے اور اپنی ذات کو ان کی ملکیت میں نہ سمجھے وہ حلاوت سنت سے محروم ہے- کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی جان سے زیادہ اس کو محبوب نہ ہو جاؤں (زرقانی علی المواہب ص ۳۱۳ شرح شفا للقاری ص ۳۵' ۲/ ۶) ان دو آیتوں اور تین حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ و اولاد' عزیز و اقارب' دوست و احباب' مال و دولت' مسکن و وطن اور اپنی جان غرض کہ ہر چیز کی محبت سے زیادہ ضروری ولازم ہے اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت ومحبت نہ رکھے یا ان کی مخالفت کرے تو خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو اس سے دوستی اور محبت رکھنا جائز نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا ابآء کم واخوانکم اولیآء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون (التوبہ ۲۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہی ظالم ہیں-

marfat.com

(کنز الایمان)

نیز فرمایا

لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الاخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانو اباآءھم او ابنآءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضو عنہ اولئک حزب اللہ الآ ان حزب اللہ ھم المفلحون○ (المجادلہ۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنزل الایمان)

ان آیتوں سے صراحتہً ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کریں اور ایمان پر کفر کو پسند کریں اگرچہ وہ بہت ہی زیادہ قریبی ہوں ان سے دوستی و محبت رکھنا جائز نہیں بلکہ ظلم ہے اور بے دینی ہے۔ اس مضمون کی متعدد آیتیں اور

marfat.com

حدیثیں موجود ہیں۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان ونجات کا دارومدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے تو جس مومن کے دل میں آپ کی محبت کامل ہو گی ورنہ ناقص اور اگر آپ کی محبت مطلقاً نہیں تو وہ قطعاً ایمان سے محروم ہے۔

اس مقام پر یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ اسلام کے دعوے دار تمام فرقے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے مدعی ہیں۔ محبت ایسی چیز نہیں جو ظاہر ہو' اس کا تعلق دل سے ہے اور ظاہر ہے کہ دلوں کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ ایسی صورت میں ہم کس گروہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبت قرار دے کر مومن سمجھیں اور کسی فرقہ کے دعویٰ محبت کو غلط جان کر اسے ناری قرار دیں؟

اس الجھن کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دین متین اور عقل سلیم کی روشنی میں محبت کا ایسا معیار تلاش کریں جس کے ذریعے حقیقت واقعہ منکشف ہو جائے اور ہم بخوبی جان لیں کہ اصلی محبت کا حامل کون ہے۔

معیار محبت:

اس سلسلے میں بعض حضرات کا مسلک تو یہ ہے کہ محبت کا معیار محبوب کی اتباع اور اس کی پیروی ہے کیونکہ محبّ' محبوب کا مطیع اور متبع ہوتا ہے۔

ان المحب لمن یحب مطیع

قرآن کریم میں بھی فرمایا

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبو نی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۱)

marfat.com

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (کنزالایمان)

آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ محبت کی شرط اتباع و اطاعت ہے۔ لہٰذا جو گروہ متبع سنت اور پابند شریعت ہے، وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محب اور صحیح معنی میں مومن ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ اتباع و اطاعت جسے معیار محبت قرار دیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ و اعمال مقدسہ کے مطابق مطلقاً عمل کرنے کا نام اتباع و اطاعت ہے یا اس میں کوئی قید بھی ملحوظ ہے؟ اگر "مطلق عمل" یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اعمال مقدسہ کی صرف نقل کو اتباع و اطاعت قرار دیا جائے جن کی موافقت شرعاً مطلوب ہے تو وہ منافقین اور دشمنان دین بھی حضور کے متبع اور اللہ تعالیٰ کے محبوب قرار پائیں گے جو باوجود منافق ہونے اور اپنے دل میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت رکھنے کے نماز روزہ اور دیگر اعمال حسنہ کرتے تھے۔ بلکہ صحیح احادیث میں یہاں تک وارد ہوا ہے کہ ایک بے دین و گمراہ قوم آخر زمانہ میں پیدا ہوگی وہ قرآن پڑھے گی مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ سچے اور خالص مسلمان ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے مثل ہوں گے ان کے پاجامے ٹخنوں سے اونچے اور سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

ایسی صورت میں اس ظاہری اتباع و سنت اور سنن کریمہ کے نقل کو کیونکر معیار

marfat.com

محبت اور دلیل ایمان قرار دیا جا سکتا ہے- یہ تو نری نقالی ہے جو کسی حال میں محمود و مستحسن نہیں ہو سکتی- اس لیے ضروری ہے کہ اتباع و اطاعت کے معنی پر غور کیا جائے اور صحیح معیار محبت تلاش کرنے کی کوشش کی جائے-

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں **فاتبعونی یحببکم اللہ** فرما کر ہمیں یہ بتا دیا کہ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت ہے محبوب کا دشمن کبھی محبوب نہیں ہو سکتا- پھر اللہ تعالیٰ کے محبوب کا دشمن اللہ تعالیٰ کا محبوب کیونکر ہو سکتا ہے- ثابت ہوا کہ اس آیہ کریمہ میں اتباع کے معنی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر صرف ان کے سنن کریمہ کی نقل کرنا نہیں بلکہ فاتبعونی کے معنی یہ ہیں کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نشے میں مخمور اور ان کی الفت کے جذبات سے معمور ہو کر بتقاضائے الفت و محبت ان کی اداؤں کے سانچے میں ڈھل جاؤ گے تو تم بھی محبوب و پیارے ہو جاؤ گے یہ اتباع قطعاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی دلیل ہے-

مگر بات جہاں تھی وہیں رہی- سوال یہ ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ فلاں گروہ یا فلاں شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی الفت و محبت کے ساتھ ان کی سنن کریمہ پر عمل کر رہا ہے اور فلاں آدمی بغیر محبت کے محض نقالی میں مصروف ہے- آیئے اس سوال کا حل اور معیار محبت تلاش کریں- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبک الشئ یعمی

marfat.com

ویصم (مسند امام احمد، ابوداؤد ص ۳۳۴ ج ۲)

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کو جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ محبت اس کو (محبوب کا عیب دیکھنے سے) اندھا اور (محبوب کا عیب سننے سے) بہرہ کر دیتی ہے

اس مبارک حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ محبت کی ناقابل تردید دلیل اور صحیح معیار یہ ہے کہ مدعی محبت کی آنکھ اور کان محبوب کا عیب دیکھنے اور سننے سے پاک ہو۔ عقل سلیم کے نزدیک بھی محبت کا صحیح معیار یہی ہے کیونکہ محبت کا مرکز حسن و جمال ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب کی ذات میں کوئی عیب نظر آئے اور اگر کسی کو محبوب میں عیوب و نقائص نظر آتے ہیں تو وہ دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ محبت والی آنکھ کو واقعی عیب نظر نہیں آتا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بے عیب ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں غرض کرتے ہیں۔

واحسن منک لم ترقط عینی

واجمل منک لم تلد النسآء

خلقت مبراً من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشآء

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری آنکھ نے آپ سا حسین و جمیل اور کوئی دیکھا نہیں کیونکہ آپ سا حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں آپ تو ہر

marfat.com

عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں- گویا کہ آپ ایسے پیدا کیے گئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے-

ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عیب ہیں اور جسے بے عیب میں عیب نظر آئے اس کا دعویٰ محبت کیونکر درست ہوگا- اسی معیار پر موجودہ فرقوں کو پرکھ لی جیے کوئی گروہ خلفاء راشدین علیہم الرضوان اور محبوبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافر منافق کہہ کر ذات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کفر ونفاق کی محبت کا عیب لگا رہا ہے- کوئی آل اطہار کی شان میں گستاخیاں کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچا رہا ہے- کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال خاتمیت کا انکار کر کے تنقیص شان نبوت پر کمر باندھی ہوئی ہے-

کوئی گروہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس احادیث کا انکار کر کے سرکار علیہ السلام توہین وتکذیب میں مصروف ہے-

اس نے آقا دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات علمیہ وعملیہ کا انکار کر کے تنقیص رسالت علیہ السلام کی-

کوئی کہتا ہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے- (نعوذ باللہ)

(تقویۃ الایمان ص ۵۰ مطبوعہ دیوبند)

وہ ہمارے ہی جیسے بشر تھے وہ ہمارے بڑے بھائی کے برابر تھے اور ان کی تعظیم فقط بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے- (نعوذ باللہ)

(تقویۃ الایمان ص ۵۰ مطبوعہ دیوبند)

marfat.com

اور کوئی کہہ رہا ہے جیسا علم ان کو ہے ایسا تو ایرا' غیرا' نتھو غیرا اور ہر پاگل اور ہر نابالغ اور ہر حیوان اور ہر چار پائے کو بھی ہے۔ (نعوذ باللہ) اور کوئی کہہ رہا ہے کہ حضور علیہ السلام کا علم تو شیطان لعین اور ملک والموت کے علم سے بھی کم ہے۔ (نعوذ باللہ) (حفظ الایمان ص ۸ چھاپہ دیو بند)

اور کوئی کہہ رہا ہے کہ ان کا میلاد شریف کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہنود گھنیا کا جنم دن مناتے ہیں (نعوذ باللہ) (براہین قاطعہ ص ۱۴۸ چھاپہ دیو بند)

کوئی کہتا ہے نماز میں ان کی طرف خیال لے جانا زنا کے وسوسے اپنی بی بی کی مجامعت کے خیال اور بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (نعوذ باللہ) (صراط مستقیم ضیائی ص ۹۶)

اور کوئی علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ ان سے بے شمار غلطیاں ہوئیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا۔ (نعوذ باللہ)

کسی نے کہا کہ جس طرح ہم بھول جاتے ہیں اسی طرح وہ بھی بھولا کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ) غرض کہ کیا کیا لکھا جائے؟

معمولی سمجھ رکھنے والا انسان اس حقیقت کو نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ عقل و شرح سے جب کہ یہ بات ثابت ہو گی محبت کو محبوب میں کوئی عیب نظر آتا نہیں اور نہ ان کا کان محبوب کا عیب سن سکتا ہے تو جس قوم کا شب و روز یہی وتیرہ ہو کہ قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آقا نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں عیوب و نقائص ثابت کرنے کے درپے ہو وہ

marfat.com

کیونکر سرکار کی محبت کے دعوے میں صادق ہو سکتی ہے۔

خدا کی قسم حضور علیہ السلام تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور محمد کے معنی ہی بے عیب ہیں تو جس نے محمد علیہ السلام کے اندر عیب مانا اس نے محمد علیہ السلام کو محمد علیہ السلام ہی نہ مانا۔ حضور کو محمد صلی علیہ السلام وہی مانتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے عیب مانتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ وہ تمام فرقوں میں سے وہ فرقہ اپنے دعویٰ محبت میں سچا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عیوب ونقاص سے منزہ اور پاک مانتا ہے۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

ماخذ

۱- تفسیر ابن جریر امام ابوجعفر محمد جریر الطبری علیہ الصلوٰۃ والسلام ۳۱۱

۲- تفسیر بیضاوی موست الاعلمی مطبوعات بیروت لبنان علامہ قاضی ناصر الدین ابی سعید عبداللہ بن عمر شافعی ۶۸۵

۳- تفسیر کبیر دار الکتب العلمیہ بیروت طہران امام محمد فخر الدین محمد بن رازی ۶۰۶ ھ علیہ الرحمۃ

۴- تفسیر خازن علامہ علاء الدین علی بن محمد خازن = علیہ الرحمۃ ۷۲۵ھ

۵- تفسیر جلالین قدیمی کتب خانہ کراچی علامہ حافظ جلال الدین سیوطی ومحلی = ۹۱۱ھ علیہ الرحمۃ

۶- تفسیر روح البیان مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ علامہ اسماعیل حقی = ۱۱۳۷ھ علیہ الرحمۃ

۷- تفسیر مظہری بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی

marfat.com

علیہ الرحمۃ ۱۲۲۵ھ

۸۔ تفسیر جمل علامہ سید سلیمان جمل = علیہ الرحمۃ

۹۔ تفسیر عزیزی مطبع فاروقی دہلی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۲۳۹ھ

۱۰۔ تفسیر حقانی مولانا عبدالحق صاحب = علیہ الرحمۃ

۱۱۔ تفسیر روح المعانی داراحیاء التراث العربی بیروت علامہ سید محمود الوسی بغدادی علیہ الرحمۃ ۱۲۷۰ھ

۱۲۔ شعب الایمان للبیہقی امام احمد بن حسین بیہقی = ۴۵۸ھ علیہ الرحمۃ

۱۳۔ شرح السنۃ للبغوی امام حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمۃ = ۵۱۶ھ

۱۴۔ سراجاً منیراً مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۵۔ تاریخ اہل حدیث مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۶۔ خطبات مدراس مولوی سلیمان ندوی

۱۷۔ رحمۃ للعالمین قاضی سلیمان منصور پوری

۱۸۔ شرح نسیم ریاض شہاب خفاجی امام شہاب الدین خفاجی ۱۰۶۹

۱۹۔ تاریخ ابن جریر امام محمد بن جریر طبری

۲۰۔ فتوح الشام مطبوعہ مصر ابوعبداللہ محمد بن واقدی

marfat.com

۲۱۔ مسلک الختام نواب صدیق حسن بھوپالی ۱۳۰۷ھ

۲۲۔ جلاء الافہام ابن قیم ۷۵۱ھ

۲۳۔ کتاب الروح ابن قیم ۷۵۱ھ

۲۴۔ شواہد الحق امام یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵۰ھ

۲۵۔ طبقات ابن رجب حافظ ابن ذہبی علیہ الرحمۃ

۲۶۔ القرآن مجید

۲۷۔ صحیح بخاری قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۸۱ امام بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ ۲۵۶ھ

۲۸۔ صحیح مسلم قدیمی کتاب خانہ کراچی ۱۳۸۱ امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمہ ۲۶۱ھ

۲۹۔ جامع الترمذی فاروقی کتب خانہ ملتان امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ

۳۰۔ سنن ابوداؤد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ

۳۱۔ سنن نسائی قدیمی کتب خانہ کراچی امام احمد بن شعیب نسائی ۳۰۳ھ

۳۲۔ سنن ابن ماجہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی امام محمد بن یزید قزوینی بن ماجہ ۲۷۵

marfat.com

۳۳۔ مشکوٰۃ امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ

۳۴۔ مسند امام احمد المکتب اسلامی بیروت امام احمد بن محمد بن حنبل ۲۴۱ھ

۳۵۔ طبرانی امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی ۳۶۰ھ

۳۶۔ سنن دارمی نشر السنۃ ملتان پاکستان امام ابومحمد عبداللہ دارمی ۲۵۵ھ

۳۷۔ الادب المفرد دار البشائر الاسلامیہ بیروت امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶

۳۸۔ مرقاہ شرح مشکوٰۃ امام ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ

۳۹۔ فتح الباری امام شہاب الدین احمد قسطلانی ۹۱۱ھ

۴۰۔ عمدۃ القاری شرح بخاری امام بدر الدین عینی ۸۵۵ھ

۴۱۔ زرقانی امام محمد بن عبد الباقی ۱۱۲۲ھ

۴۲۔ شفا شریف امام علی القاری ۱۰۱۴ھ

۴۳۔ کنز العمال موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان علامہ علاء الدین علی المتقی الہندی ۹۷۵ھ

۴۴۔ صحیح ابن حبان موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان امام محمد بن حبان ۳۵۴ھ

۴۵۔ مسند ابویعلی امام احمد بن علی بن المثنی تمیمی ۳۰۷ھ

marfat.com

۴۶- مصنف ابن ابی شیبہ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ۲۳۵ھ

۴۷- مسند ابو داؤد الطیاسی دار المعرفہ بیروت لبنان حافظ سلیمان بن داؤد ابوداؤد الطیاسی ۲۰۴ھ

۴۸- مواہب اللدنیہ امام احمد قسطلانی ۹۱۱ھ

۴۹- مسند ابوعوانہ امام ابوعوانۃ یعقوب بن اسحاق ۳۱۶ھ

۵۰- مجمع الزوائد دار الریان للتراث حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی ۸۰۷ھ

۵۱- تہذیب التہذیب امام ابن حجر احمد بن علی عسقلانی ۸۵۲ھ

۵۲- الخصائص الکبریٰ امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی ۹۱۱ھ

۵۳- الطبقات الکبریٰ امام ابوعبداللہ محمد بن سعد بصری ۲۳۰ھ

۵۴- تاریخ بغداد حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی ۴۶۳ھ

۵۵- البدایہ والنہایہ حافظ عماالدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

۵۶- التوسل ولوسیلۃ امام احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ ۷۲۸ھ

۵۷- الاستعاب فی معرفۃ الاصحاب امام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی ۴۶۳ھ

۵۸- کتاب الاذکار مطبعۃ الخیریہ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی ۶۷۶ھ

۵۹- اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ شاہ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۲ھ

marfat.com

۶۰- القول البدیع محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی ۹۰۲ھ

۶۱- حصن حصین امام محمد بن محمد جزری ۸۳۳

۶۲- حجۃ اللہ علی العالمین امام یوسف اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ

۶۳- شرح صدور امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

۶۴- موارد الظمان الی زوائد ابن حبان حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی ۸۰۷

۶۵- میزان الاعتدال امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی ۷۴۸ھ

۶۶- رفع المنارۃ شیخ محمود سعید ممدوح

۶۷- التاریخ الکبیر امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ

۶۸- کتاب الثقات امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی ۳۶۷ھ

۶۹- کتاب الارشاد فی معرفۃ علماء اہل حدیث امام ابو یعلی خلیل بن عبداللہ خلیلی قزوینی ۴۴۵ھ

۷۰- کتاب الجرح و التعدیل امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی ۳۶۷

۷۱- دلائل النبوہ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی ۴۵۸ھ

۷۲- شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام امام تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی ۷۵۶ھ

marfat.com

۷۳- نشر الطیب مولوی محمد اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ

۷۴- شامی امام ابن عابدین ۱۲۵۲ھ

۷۵- الحاوی للفتاوی حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی ۹۱۱ھ

۷۶- ابن اثیر

۷۷- فیصلہ ہفت مسئلہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۳۱۷ھ

۷۸- کتاب المیزان امام شعرانی علیہ الرحمۃ ۹۷۳ھ

۷۹-

۸۰- عون المعبود مولوی شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۹ھ

۸۱- اوجز المسالک شیخ محمد زکریا

۸۲- مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۰۵۲ھ

۸۳- معارج النبوت مولانا ملا معین واعظ الکاشفی الہروی

۸۴- افاضات الیومیہ مولوی اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ

۸۵- اخبار محمدی دہلی

۸۶- مقدمہ المقاسد الحسنہ

۸۷-

۸۸- الفتوح الکبیر سیف بن تمیمی

۸۹- اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۰۵۲

marfat.com

۹۰- توضیح البیان خلیفہ مرتضی حسن در بھنگی

۹۱- شرح نقایہ ایچ ایم سعید کمپنی ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ

۹۲- فتویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی ۱۳۲۳ھ

۹۳- کنز العباد

۹۴- فتاویٰ صوفیہ

۹۵- کتاب الفردوس

۹۶- الرسول عبد الحلیم محمود شیخ الازہر

۹۷- امداد المشتاق مولوی اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ

۹۸- تبریز النواظر مولوی سرفراز گکھڑوی

۹۹- عقائد دیوبند مولوی مطیع الحق دیوبندی

۱۰۰- تنبیہ الغافلین امام فقیہ نصر بن محمد ابو اللیث سمرقندی متوفی ۳۷۵

۱۰۱- فتویٰ عالمگیری ملا نظام الدین علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۶۱

۱۰۲- التوسل احکامہ النواعہ علامہ ناصر الدین البانی

۱۰۳-

۱۰۴- ارغام المبتدی الغبی بجواز التوسل بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام عبد اللہ بن صدیق الغماری علیہ الرحمۃ

marfat.com

۱۰۵- سلسلہ الاحادیث الصحیحہ

۱۰۶- جمال الاولیاء مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ

۱۰۷- احیاء العلوم حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ۵۰۵ھ علیہ الرحمہ

۱۰۸- قصیدہ نعمان امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ

۱۰۹- تحذیر الناس قاسم نانوتوی دیوبندی ۱۲۹۷ھ

۱۱۰- تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی ۱۲۴۶

۱۱۱- اطیب النعم فی مدح سید العرب العجم شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۱۷۶ھ

۱۱۲- بہار شریعت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب متوفی ۱۳۷۶ھ

۱۱۳- حدائق بخشش اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۴۰ھ

۱۱۴- مثنوی شریف مولانا جلال الدین رومی ۶۷۲ھ علیہ الرحمہ

۱۱۵- شواہد النبوت حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ ۸۹۸ھ

۱۱۶- قصیدہ بردہ شریف امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ

۱۱۷- آب حیات قاسم نانوتوی ناظم دیوبند متوفی ۱۲۹۷ھ

۱۱۸- ردالمحتار علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی ۱۲۵۲ھ

marfat.com

۱۱۹- ہدایہ شریف علامہ ابوالحسن بن ابی بکر مرغینانی ۵۹۳ھ

۱۲۰- الاعتصام ابراہیم بن موسیٰ شاطبی ۷۹۰ھ

۱۲۱- مجمع البرکات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ

۱۲۲- ضیاء القلوب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۱۷ھ

۱۲۳- انیس الجلیس امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۹۱۱ھ

۱۲۴- ''عیون الحکایات'' محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ ۵۹۷ھ

۱۲۵- تنویر القلوب علامہ کروی اربلی علیہ الرحمۃ

marfat.com

التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ ۲۵۶ھ
تقریب التہذیب	حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
شرح السنۃ	امام حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمۃ ۵۱۶ھ
طبقات ابن رجب	حافظ ابن ذہبی علیہ الرحمۃ
طبقات ابن سعد	
افضل الصلوٰۃ	حضرت علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ
الرالسنہ	علامہ احمد بن ذینی وحلان مکی
الہدیۃ السنیۃ	سلیمان بن سحمان نجدی
احیاء المیت	مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
تاریخ اہل حدیث	مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
الجہد المقل	مولوی محمود الحسن
ہدیۃ المہدی	مولوی وحید الزماں حیدر آبادی
ما ثبت من السنۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۰۵۲ھ
التوسل باالنبی	علامہ ابوحامد مرزوق علیہ الرحمۃ
ذوق نعت	مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ
فتاویٰ ثنائیہ	مولوی ثناء اللہ امرتسری

marfat.com

خلاصہ الوفاء	امام علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ	
تاریخ ابن خلدون	علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون متوفی ۸۰۷ھ	
رسائل الارکان	علامہ بحرالعلوم عبدالعلی	
نام کتاب	نام مصنف	متوفی
الرسول	عبدالحلیم محمود شیخ الازہر	
اعلاء السنن	مولوی ظفر احمد عثمانی	۱۳۶۲ھ
الکامل فی التاریخ	علامہ ابوالحسن بن ابی الکرم شیبانی	۶۳۰ھ
تحفۃ الاحوذی	عبدالرحمٰن مبارک پوری	۱۳۲۵ھ
المطالب العالیہ	حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ	۸۵۲ھ
العلل المتناہیہ	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی	۵۹۷ھ
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسین زبیدی حنفی علیہ الرحمۃ	۱۲۰۵ھ
سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد حسین بیہقی	۴۵۸ھ
التوسل والوسیلہ	امام احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ	۷۲۷ھ

marfat.com

الحمد لله رب العالمين واجمل الصلوات واحسن التسليمات واكمل البركات واطيب التحيات علىٰ صاحب المقام المحمود و حامل لواء الحمد سيدنا محمد المبعوث رحمة العالمين وعلىٰ اله الطيبين الطاهرين وازواجه الطاهرات امهات المومنين وعلىٰ سائر الصابة والتابعين واولياء امته الكاملين وعلماء ملت الربانيين وعلينا معه الىٰ يوم الدين

الهم صلی وسلم وبارک علی طور التجليات الاحسانية ومهبط الانوار الرحمانية عبدک وحبيبک محمد وعلىٰ اله واصحابه ومن احبه اتبعه الىٰ يوم الدينo

عبدک المسکين

خادم اہل سنت قاری محمد اجمل نقشبندی رضوی

تمت بالخير

۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

marfat.com

عظیم اینڈ سنز کی عظیم کتابیں

AZEEM & SONS PUBLISHERS

Urdu Bazar Lahore. Voice # 042-7231806

9799698687396